

الخليفة محمد رشدي في الأحاديث الصحيحة

مؤلف: لطيف

المؤلف: الشيخ الإمام السيد حسين أحمد علي خرمه الخليلي

تقديم: تعليق وتحشية

مؤلف: جليل الرحمن صاحب قاضي أستاذ دار العلوم ديوبند

مؤلف: كاشف

مركز المعارف حسب رده هو جاني آسام

براج: بوبه محمد علي مسكون مقر مسجد بن 1955

عکس تحریریں آخر

الحجینی الکوفی وثقہ احمد بن سعید و النبی و قال ابو حاتم لا بأس بنقۃ صالح اخرجہ و مسلم و الترمذی و النسائی و ابن ماجہ و اما عمر بن قیس الماصر فہو الکوفی وثقہ ابن سعید و ابو حاتم و ابو داؤد و مسندہ تھمالی اخرجہ و ابو داؤد و الثعلبانی فی الادب الفرد و ذکرہ ابن حبان فی الثقات و ذکرہ ابن شاذان فی الثقات و قال تھمالی اخرجہ و ابن حبان فی الثقات و ابن قیس وثقہ و اما مجاہد فہو امام شیعہ و اخرجہ ابو داؤد و السنن و غیرہم تھمالی فی الروایۃ صحیحہ و جلیا ہا کلام مرثقہ و انہ اعلم

۳۸۰ حدیثا یزید بن ہارون نا ابن ابی ذئب عن سعید بن سمعان قال سمعت ابی ہریرۃ یخبر بانفاذہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال بیایع طرہا بنی المکرم و المقام و لن یستحل البیت الا اھلہ فاذا استقلوہ فلا تسئل من حلالہ العرب ثم قالی الحبشۃ فیخرجون خرا بالابو یمرعیدہ ابوہم الذین استخرجون کثرہ

اقول اما یزید بن ہارون فہو اسلی ابو خالد و اسلی احمد الاعلام الحافظ المشاہیر و عنہ السنۃ مالا یمکن حافظا متقنا و قال ابو حاتم امام لا یسئل عن مثلہ و اما ابن ابی ذئب فہو محمد بن عبد الرحمن بن المغیرۃ ابن الحارث بن ابی ذئب القرشی العامری الحدیثی و عنہ السنۃ مالا یمکن اخرجہ عنہ السنۃ قال احمد شیعہ ہاجن السیب و هو اصل و ادرج و اقوم بالحق من مالک و اما سعید بن سمعان فہو و نزار الزرقی اخرجہ و ابو داؤد و الترمذی و النسائی و الثعلبانی فی جزو القراءة قال النسائی وثقہ و ذکرہ ابن حبان فی الثقات و قال البرقانی فی الرافضیہ وثقہ و قال الحاکم مایع و عنہ و قال الاذری ضعیف

جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ

سلسلہ مطبوعات ۲۷

المصیلات

- * نام کتاب الخلیفۃ المہدی فی الاعدایث الصمیمۃ
- * مؤلف حضرت شیخ الاسلام مولانا سید حسین احمد مدنی نور اللہم قدرہ
- * تشریح و تعلیق مولانا حبیب الرحمن قاسمی مدرس دارالعلوم دیوبند
- * نحو و سنوین طارق ابن ثاقب - دیوبند
- * باہتمام عبدالرشید بستی
- * بار اول گیارہ ٹو ۱۹۹۳ء
- * قیمت
- * ناشر مرکز المعارف رجسٹرڈ ہوجائی آسام

براہنچ دیوبند محلہ محل (متصل مدنی مسجد) ۲۴۷۵۵۳

مکتبہ بکریہ

مرکز المعارف ہوجائی - دوگڈاں آسام

مکتبہ دیشیہ دیوبند

مرکز المعارف رجسٹرڈ ہوجائی آسام - براہنچ دیوبند محلہ محل (متصل مدنی مسجد) ۲۴۷۵۵۳

تعارف

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

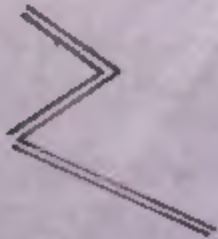
الحمد لله کہ ادارہ مرکز المعارف شاخ دیوبند کی اولین اردو عربی پیشکش "الخلافة المہدی فی الاتحاد بیٹا الصحیحہ" ناظرین کی خدمت میں پیش کی جا رہی ہے۔ جیسا کہ نام سے ظاہر ہے یہ کتاب حضرت مہدی آخر الزماں کے ظہور فیض گنہگار کے موضوع پر ہے۔ جسے حضرت شیخ الاسلام سید حسین احمد مدنی قدس سرہ نے مدینہ منورہ کے اپنے قیام کے زمانہ میں تالیف فرمایا تھا جس میں حضرت محدث مدنی قدس سرہ نے صحیح احادیث کی روشنی میں یہ بتایا ہے کہ خلیفہ مہدی کا آخری زمانہ میں ظہور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ایسی پیش گوئی ہے جو احادیث متواترہ سے ثابت ہے اس لئے از روئے شرع اس پر اعتقاد ضروری ہے اور اس سلسلے میں جن لوگوں نے اعتراضات پیش کئے ہیں ان کی ان احادیث کی روشنی میں کوئی وقت و اہمیت نہیں ہے۔

نیز نئی زمانہ کے ہاتھوں حضرت مدنی علیہ الرحمہ کی یہ علمی کاوش بشکل مخطوط ایک طویل عرصہ تک گرم شدگی کی حالت میں اہل علم کی نظروں سے اوجھل رہی تھی کہ خود حضرت شیخ الاسلام مولانا مدنی قدس سرہ اس کی بازیافت سے تقریباً ناامید ہو گئے تھے۔ قدرت نے اپنی کرشمہ سازیوں اور عجوبہ طرازیوں سے ہمیشہ ارباب غرور کو متحیر کر دیا ہے زیر نظر کتاب کی بازیافت کا تعلق بھی قدرت کی ان ہی کار سازیوں سے ہے اصل کتاب عربی میں ہے اس لئے اردو خواں طبقہ کے افادہ کی غرض سے اصل عربی کے ساتھ اس کا ترجمہ بھی شامل کتاب کر دیا گیا ہے۔ ابتداء میں ایک مبسوط مقدمہ بھی ہے جو اپنے علمی و تحقیقی مواد کے پیش نظر اپنے موضوع پر ایک خلاصہ کی چیز ہے۔ بلا تاویل یہ بات کہی جاسکتی ہے یہ تالیف لطیف اپنے موضوع پر لا جواب ہونے کے ساتھ پچند وجوہ بڑی خیر و برکت کی حامل ہے کیونکہ اس کے مولف حضرت شیخ الاسلام مولانا سید حسین احمد مدنی قدس سرہ ہیں جو اپنے عہد کے خامان خدا بندے تھے۔ کتاب کا اکثر حصہ رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے پاکیزہ ارشادات پر مشتمل ہے جس کی قرات

ظفر بخوری، حضرت مولانا مفتی اللہ صاحب اعظمی، جناب مولانا حبیب الرحمن صاحب قاسمی اور دیگر اساتذہ دارالعلوم دیوبند کے شکر گزار ہیں۔ خصوصاً صاحبزادہ محترم مولانا سید ارشد مدنی صاحب اور مولانا حبیب الرحمن صاحب قاسمی کے۔ کہ اول الذکر نے حرمین شریفین کے اسفار کے دوران اس اہم اور قیمتی علمی سرمایہ کو تلاش بسیار کے بعد حاصل کیا اور ادارہ کو طباعت کی سعادت بخشی اور مؤخر الذکر نے رسالہ کے آخر میں نوٹ صحیح روایات کا اضافہ، ہر روایت کی تخریج، رواۃ حدیث کی تحقیق، اسکا اجمالی تذکرہ، شروع میں ظہوری سے متعلق ایک سبب قیمت مقدمہ اور روایات کا اردو میں ترجمہ کر کے اسکی افادیت میں اضافہ اور اس کی اہمیت کو اجاگر کیا۔

آخر میں دعا ہے کہ اللہ رب العزت اس پیش کش کو شرف قبولیت بخشے اور ادارہ کو اکابر علماء دیوبند کی تصنیفات زیور طبع سے آراستہ کرنے کے لیے قبول فرمائے۔ آمین!

مخلص
بدر الدین اجمل قاسمی
صدر مرکز المعارف
۲/۸/۱۴۱۳ھ





تقریظ

مولانا قاضی اطہر مبارکپوری

نَحْمَدُكَ وَنُصَلِّيْ عَلَى رَسُوْلِكَ الْكَرِيْمِ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قرب قیامت کی جن علامات کو بیان فرمایا ہے۔ ان میں ظہور مہدی ایک اہم علامت ہے، جو احادیث کی مستند کتابوں میں شیعہ و ثبوت راویوں سے مروی ہے، اور روایہ کی کثرت کی وجہ سے حدیث تواتر تک پہنچتی ہے، علمائے سلف و خلف کے نزدیک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ پیشین گوئی ہر اعتبار سے مسلم و متیقن ہے اور بہت سے علماء و محدثین نے اس باب میں مستقل کتابیں لکھی ہیں اور اس پر سیر حاصل بحث کی ہے۔

اسی سلسلہ میں شیخ الاسلام حضرت مولانا سید حسین احمد مدنی رحمۃ اللہ علیہ بھی ایک کتاب میں احادیث صحیحہ کو جمع فرما کر ان کے راویوں پر محققانہ و محدثانہ انداز میں بحث کی ہے۔ یہ کتاب اب تک مخطوط کی شکل میں تھی۔

اور اب اس نادر و نایاب کتاب کو مولانا حبیب الرحمن صاحب قاسمی نے نہایت سلیقہ اور

محنت سے مرتب و مکمل کیا ہے، موصوف نے ابتدائیں ایک بسیط مقدمہ لکھا ہے جس میں متقدمین و متأخرین ائمہ دین اور علماء و محدثین کے اقوال و آراء اور تصریحات و رجحانات کی جس جس سے ثابت ہوتا ہے کہ ظہور مہدی کی احادیث مسند تواتر تک پہنچتی ہیں، اور اس باب میں کسی شک و شبہ کی گنجائش نہیں ہے، یہ طویل مقدمہ اپنے موضوع پر بجائے خود ایک دقیق رسالہ بن گیا ہے۔ اسی کے ساتھ تحقیق و تلاش کے بعد ظہور مہدی کے بارے میں کئی احادیث صحیحہ کا اضافہ کیا ہے۔

غیر اصل کتاب میں جن محدثین اور روایہ حدیث کا ذکر ہے، یا ان کے بارے میں کلام کیا گیا ہے، ان کے تراجم کے ماخذوں کا ذکر کر کے ان کے بارے میں مزید مفید اور ضروری معلومات درج کی ہیں۔

مولانا موصوف کے تعلیق و تحشیہ اور اضافہ نے اس کتاب کی افادیت کو دو بالا کر دیا ہے، اور اس سے ان کی فن حدیث و رجال میں بصیرت کا اندازہ ہوتا ہے، ان کیلئے یہی کیا کم ہے کہ حضرت مولانا مدنی رحمۃ اللہ علیہ کی کتاب پر تعلیق و تحشیہ کی سعادت نصیب ہو رہی ہے۔ اہل علم کے لیے یہ نعت بہت ہے۔

فی الجسد نسبتہ بتو کافی بود مرا

قاضی اطہر مبارکپوری

۸ جمادی الاولیٰ

۱۴۱۲ھ



مَقَلَّة

الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَى سَيِّدِ الْمُرْسَلِينَ وَحَافِظِ الْيَسِيرِينَ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ أَجْمَعِينَ

قیامت ایک امر غیبی ہے جس کا حقیقی علم بجز خدا کے عالم الغیب کے کسی کو نہیں ہے قرآن مجید ناطق ہے "إِنَّ اللَّهَ جُنْدُهُ عِلْمُ السَّاعَةِ" اللہ تعالیٰ ہی کو قیامت کا علم ہے۔ ایک دوسرے موقع پر ارشاد الہی ہے "يَسْأَلُونَكَ عَنِ السَّاعَةِ أَيَّانَ مُرْسِيهَا. فِيمَ أَنْتَ مِنْ ذِكْرِهَا إِلَى رَبِّكَ مُتَّبِعًا" آپ سے قیامت کے متعلق پوچھتے ہیں وہ کب آئے گی۔ آپ کو اس کے ذکر سے کیا کام اس کے علم کا منتہی تو آپ کے رب کے پاس ہے۔

رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث سے بھی یہ ثابت ہے کہ قیامت کے وقوع کا علم اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی نہیں تھا۔ حدیث جبریل میں ہے۔ "فَاخْبُرْنِي عَنِ السَّاعَةِ؟ قَالَ مَا الْمَسْئُولُ عَنْهَا بِأَعْلَمَ مِنَ السَّائِلِ" (مشکوٰۃ ص ۱۱) حضرت جبریل علیہ السلام نے جو تھا سوال کیا اچھا مجھے قیامت کے وقت وقوع کی خبر دیجیے؟ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے جواب میں اپنی لاعلمی کا اظہار کرتے ہوئے فرمایا۔ اس کے بارے میں مسؤل (پوچھا جانے والا) سائل (پوچھنے والے) سے زیادہ نہیں جانتا مطلب یہ ہے کہ قیامت کے وقت وقوع کے نہ جاننے میں ہم دونوں برابر ہیں۔

البتہ اس کی کچھ علامتیں ہیں جنہیں بطور پیشین گوئی کے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بیان فرمایا ہے۔ ان میں بعض علامتیں صغریٰ یعنی چھوٹی علامتیں کہلاتی ہیں جو معمول و عادت کے مطابق ظہور پذیر ہوتی رہیں گی۔ ان کی تعداد بھی بہت زیادہ ہے۔ مثلاً حدیث جبریل ہی میں پانچویں سوال کے جواب میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے قیامت کی جن علامتوں کا ذکر کیا ہے وہ علامت صغریٰ ہی کے قبیل سے ہیں۔ حدیث پاک کے الفاظ یہ ہیں:

"قَالَ فَاخْبُرْنِي مِنْ أَمَارَاتِهَا اس کی کچھ علامتیں بتائیے قَالَ إِنَّ تِلْكَ الْأَمَّةَ رَيْبَهَا وَإِنْ تَوَرَّى

الحفاة العراة العالقة بالشوارب يتناولون في البساتين" لونڈیاں اپنی مالک کو جتنے لگیں لڑکیوں اپنی ماؤں پر حکم چلانے لگیں اور ننگے پیر، ننگے بدن، تنگ دست بکریوں کے چرواہوں کو تو دیکھ کر عالی شان مکانات پر شعی بگھاڑے ہیں تو سمجھ لو کہ اب قیامت کا زمانہ قریب آگیا ہے۔

اسی طرح رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے درج ذیل فرمان میں جن علامتوں کا ذکر ہے ان کا تعلق بھی علامت صغریٰ سے ہے۔ "أَنْ مِنْ أَشْرَاطِ السَّاعَةِ أَنْ يَقُلَ الْعِلْمُ وَيَكْثُرَ الْجَهْلُ وَيَنْشُو الزُّنَا وَيَشْرِبَ الْخَمْرُ وَيَقُلَ الرِّجَالُ وَيَكْثُرَ النِّسَاءُ حَتَّى يَكُونَ لِكُلِّ خَمْسِينَ امْرَأَةً الْقِيمُ الْوَاحِدُ"

(بخاری مصنف العلم ص ۱۱۱)
قیامت کی نشانیوں میں سے یہ ہے کہ علم کم ہو جائے گا، جہالت بڑھ جائے گی، حرام کاری عام ہوگی، شراب نوشی بہت ہوگی، مرد کم ہو جائیں گے، اور عورتوں کی اس حد تک کثرت ہوگی کہ پچاس عورتوں پر صرف فرد واحد ننگراں ہوگا۔

ان مذکورہ علامتوں کا یہ مطلب نہیں ہے کہ ان کے ظہور کے بعد قیامت بالکل قریب آجائے گی۔ بلکہ یہ مطلب ہے کہ قیامت سے پہلے ان کا وجود میں آنا ضروری ہے اس لیے بہت سے واقعات و حوادث کے بارے میں آپ کا ارشاد ہے کہ قیامت اس وقت تک برپا نہیں ہوگی جب تک یہ واقعات ظہور پذیر نہ ہو جائیں۔ خود رحمت عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت بھی علامت قیامت میں شمار کی جاتی ہے۔ حالانکہ آپ کی بعثت کو چودہ سو سال ہو چکے ہیں اور خدا جانے ابھی کتنی مدت کے بعد قیامت قائم ہوگی۔

ان کے علاوہ بعض علامتیں وہ ہیں جنہیں علامت کبریٰ کہا جاتا ہے۔ یہ علامتیں بالعموم قیامت کے قریب تر زمانہ میں پے پے ظاہر ہوں گی اور عادت و معمول کے خلاف ہوں گی۔ ان علامتوں کا ذکر بھی بہت سی حدیثوں میں متفرق طور پر موجود ہے۔ اور حضرت حذیفہ بن یمان کی ایک روایت میں ان کئی دس علامتوں کا بیان ہے حضرت حذیفہ بیان کرتے ہیں:

اطلع النبی صلی اللہ علیہ وسلم علینا ونحن ننتذکر فقال ما تذکرون ؟ قالوا نذکر الساعة قال انما لن تقوم حتی تروا قبلی یا عشر آیات فذکر الدخان والدجال والدابة وطلوع الشمس من مغربها و نزول عیسیٰ ابن مریم ویا حوج ویا حوج وثلاثة خسوف بالخسوف والخسوف بالمغرب

وخسف بعزيرة العرب وأخذ الكفار تخرج من اليمن تطرد الناس

النبي محشرهم (مسلم باب الفتن واشترائط الساعة ص ۳۹۲ ج ۲)

حضرت عذیرہؓ روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم بالاخانہ سے ہماری طرف نمودار ہوئے اور ہم آپس میں باتیں کر رہے تھے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا تم لوگ کسی چیز کا تذکرہ کر رہے ہو۔ لوگوں نے عرض کیا قیامت کا۔ آپ نے فرمایا قیامت برپا نہیں ہوگی تا وقتیکہ تم اس سے پہلے دس علامتیں نہ دیکھ لو۔ پھر آپ نے ان دسوں کو بیان کیا جو یہ ہیں (۱) دھواں (۲) دجال (۳) دابۃ الارض (۴) پچھم سے سورج کا نکلنا (۵) حضرت عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام کا آسمان سے اترنا (۶) یا جوج ماجوج کا نکلنا (۷) زمین میں تین مقامات میں لوگوں کا دھنسنے جانا (۸) ایک مشرق میں دوسرے مغرب میں اور تیسرے عرب میں (۹) اور ان سب کے آخر میں آگ میں سبکھلنے کی جو لوگوں کو گھر کران کے محشر میں پہنچا دیگی۔ قیامت کی علامت کبریٰ ہی میں سے مہدیؑ آخر الزماں کا ظہور ان کی خلافت اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا ان کی تائید میں ایک نماز یعنی فجر کا پڑھنا وغیرہ بھی ہے۔ اور بحوالہ حدیث جن دس نشانیوں کا ذکر ہے ان سے پہلے حضرت امام مہدیؑ کا ظہور ہوگا۔ چنانچہ امام سفارینی لکھتے ہیں:

ای من العلامات العظمیٰ وہی اولیٰها ان یظهر الامام المقتدی الخاتم

للائمة..... محمد المہدی (لوائح الانوار البہیة ص ۲۲)

قیامت کی بڑی یعنی قریب ترا اور اولین نشانیوں میں خاتم الامم محمد مہدیؑ کا ظہور ہے۔ بخاری میں ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے عوف بن مالک رضی اللہ عنہ کو غزوہ تبوک کے موقع پر قیامت کی چھ نشانیاں بتائیں جن میں دینی الاصف یعنی ہمایوں اور مسلمانوں کے درمیان صلح ہو جانے کا بھی تذکرہ فرمایا اور یہ بھی فرمایا کہ عیسائی بدعہدی کر کے تمہارے مقابلے میں آئیں گے۔ اس وقت ان کے انٹی جھنڈے ہوں گے اور ہر جھنڈے کے تحت بارہ ہزار سپاہی ہوں گے یعنی ان کی مجموعی تعداد نو لاکھ ہوگی۔

احادیث سے معلوم ہوتا ہے کہ جب مسلمان ہر طرف سے گھر جائیں گے اور ان کی حکومت صرف مدینہ منورہ سے خیر تک رہ جائے گی تو مسلمان مایوس ہو کر امام مہدیؑ کی تلاش شروع کر دیں گے۔ وہ اس وقت مدینہ منورہ میں ہوں گے اور امامت کے بارگراں سے بچنے کی غرض سے مکر مکر چلے جائیں گے۔ مکہ کے لوگ انہیں پہچان لیں گے اور انکار کے باوجود ان سے بیعت خلافت کر لیں گے۔ خلافت کی خبر جب مشہور ہوگی تو ملک شام سے ایک لشکر آپ سے مقابلہ کے لیے نکلے گا، مگر اپنی منزل تک پہنچنے سے پہلے ہی مقام ہیرا میں جو کہ مدینہ کے درمیان ہے زمین میں دھنسا دیا جائے گا

اس واقعہ کی اطلاع پاکر شام کے ابدال اور عراق کے متقی لوگ حضرت مہدیؑ کی خدمت میں پہنچ جائیں گے۔ اس کے بعد آپ سے جنگ کے لیے ایک قریشی النسل بولکلب پر شل ایک لشکر بھیجے گا جس سے حضرت مہدیؑ کی فوج جنگ کرے گی اور فتحیاب ہوگی۔

احادیث میں امام مہدیؑ کا نام، ولادت، علیہ وغیرہ بھی بیان کیا گیا ہے نیز ان کے زمانہ خلافت میں عدل و انصاف کی ہر جگہ اور مال و دولت کی فراوانی کا تذکرہ بھی ہے۔ غرضیکہ امام مہدیؑ کے متعلق اس کثرت سے احادیث مروی ہیں کہ اصول حدیث کے اعتبار سے وہ حدیث کو پہنچ گئی ہیں۔ چنانچہ امام ابوالحسن محمد بن اسحاق السجری الحافظ المتوفی ۳۲۳ھ اپنی کتاب مناقب الشافعی میں لکھتے ہیں:

وقد تواترت الاخبار واستفاضت بکثرة روايتها عن المصطفى صلى الله عليه وسلم

ففي المهدى وانه من اهل بيته وانه يملك سبع سنين ويملأ الارض عدلا

وان عيسى عليه الصلوة والسلام يخرج فيساعده على قتل الدجال وانه يوم هذه

الامة وعيسى خلفه في طول من قصته وامره (تہذیب التہذیب ج ۲ ص ۲۲۲)

خالد الجندی المؤذن

امام مہدیؑ سے متعلق مروی روایتیں اپنے راویوں کی کثرت کی بنا پر تو ازراہ ہر ہر عام کے درجہ میں پہنچ گئی ہیں کہ وہ بیت رسولؐ سے ہوں گے۔ سات سال تک دنیا میں حکومت کریں گے۔ اپنے عدل و انصاف سے دنیا کو سمور کر دیں گے اور عیسیٰ علیہ السلام آسمان سے نازل ہو کر قتل دجال میں ان کی مساعدت اور نصرت کریں گے اور اس امت میں مہدیؑ کی امامت میں عیسیٰ علیہ السلام ایک، مساز ادا کریں گے وغیرہ، طویل واقعات ان کے سلسلے میں احادیث میں بیان ہوئے ہیں۔

حافظ آبروی کے اس قول کو حافظ ابن القیم نے المنازلینف میں اور شیخ محمد بن احمد سفارینی نے اپنی مشہور کتاب: لوائح الانوار البہیہ میں علامہ محمد بن یوسف الکرمی کی کتاب فوائد الفکر کے حوالے سے ذکر کیا ہے۔ علاوہ ازیں امام القسری صاحب الکامع الاحکام القرآن نے بھی التذکرۃ فی احوال الموتی وامور الآخرہ میں اسے نقل کیا ہے۔ شیخ محمد البرزنجی الدلی المتوفی ۱۱۱۳ھ الاشاعر الاشراط الساعۃ ص ۱۱۲ پر لکھتے ہیں:

وقد علمت ان احادیث المہدی وخص وجہ آخر الزمان وانه من عترۃ رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم من ولد فاطمة رضی اللہ عنہا بلقمت حد القوا توالعنوی

صلی اللہ علیہ وسلم من ولد فاطمة رضی اللہ عنہا بلقمت حد القوا توالعنوی

صلی اللہ علیہ وسلم من ولد فاطمة رضی اللہ عنہا بلقمت حد القوا توالعنوی

صلی اللہ علیہ وسلم من ولد فاطمة رضی اللہ عنہا بلقمت حد القوا توالعنوی

صلی اللہ علیہ وسلم من ولد فاطمة رضی اللہ عنہا بلقمت حد القوا توالعنوی

فلا معنی لانکارها۔

”محقق طور پر معلوم ہے کہ مہدی سے متعلق احادیث کہ آخری زمانہ میں ان کا ظہور ہوگا اور وہ آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کی نسل اور فاطمہ الزہراء رضی اللہ عنہا کی اولاد میں ہوں گے تو اتر معنوی کی حد کو
پہنچی ہوئی ہیں۔ لہذا ان کے انکار کی کوئی وجہ اور بنیاد نہیں ہے۔“
امام سفاری نے کیا بیان ہے:

قد كثرت الاقوال في المهدي حتى قيل لامهدي الاعيسى والصواب الذي
عليه اهل الحق ان المهدي غير عيسى وابنه يخرج قبل نزول عيسى عليه
السلام وقد كثرت بخروجه الروايات حتى بلغت حد التواتر المعنوي
وشاع ذلك بين علماء السنة حتى عدم معتقداتهم الا ان الاربابية مذهب
حضرت مہدی کے بارے میں بہت سارے اقوال ہیں جن کی یہ بھی کہا گیا ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام ہی مہدی ہیں
اور صحیح بات جس پر اہل حق ہیں یہ ہے کہ مہدی کی شخصیت حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے الگ ہے۔ ان کا
ظہور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے نزول سے پہلے ہوگا۔ ظہور مہدی سے متعلق روایات اتنی زیادہ ہیں کہ تواتر
معنوی کی حد کو پہنچ گئی ہیں اور علماء اہل سنت کے درمیان اس درجہ عام اور شائع ہو گئی ہیں کہ ظہور مہدی
کو ماننا اہل سنت و الجماعت کے عقائد میں شمار ہوتا ہے۔

حضرت جابر، حذیفہ، ابو ہریرہ، ابو سعید خدری اور حضرت علی رضی اللہ عنہم سے منقول روایتوں کے ذکر اور
نشان دہی کے بعد لکھتے ہیں:

وقد روى عن ذكر من الصحابة وغير ما ذكر منهم رضى الله عنهم بروايات
متعددة وعن التابعين من بعدهم ما يفيد مجموعة العلم القطعي فالإيمان
بخروج المهدي واجب كما هو مقرر عند اهل العلم ومدون في عقائد اهل
السنة والجماعة (ایضاً ص ۲۷۲)

اور پر مذکور حضرات صحابہ اور ان کے علاوہ دیگر اصحاب رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے اور ان کے بعد تابعین سے
اتنی روایتیں مروی ہیں کہ ان سے مسلم قطعی حاصل ہو جاتا ہے۔ لہذا ظہور مہدی پر ایمان لانا واجب
ہے جیسا کہ یہ اہل علم کے نزدیک ثابت شدہ ہے اور اہل سنت اور جماعت کے عقائد میں مدون

رتب ہے۔

یہی بات شیخ اکمن بن علی البرہاری الکنبلی المتوفی ۱۲۳۵ھ نے بھی اپنے عقیدہ میں لکھی ہے عقیدۃ البرہباری
کواہن ابی یعلیٰ نے طبقات اسکناہ میں شیخ البرہباری کے ترجمہ میں مکمل نقل کر دیا ہے۔
واب صدیق حسن خاں قنوجی بھوپالی المتوفی ۱۳۳۵ھ اپنی تالیف الاذاعہ لماکان ویكون بین یدی الساعۃ
میں صراحت کرتے ہیں:

”والاحادیث الواردة في المهدي على اختلاف رواياتها كثيرة جدا تبلغ حد
التواتر وهي في السنن وغيرها من دواوين الاسلام من المعاجم والمسانيد
(ص ۵۲ مطبوعہ مسکنہ مطبع الصدیقی بھوپال)

امام مہدی سے متعلق احادیث مختلف روایتوں کے ساتھ بہت زیادہ ہیں جو حد تواتر کو پہنچی ہوئی ہیں یہ
حدیثیں سنن کے علاوہ معاجم، مسانید وغیرہ اسلامی دفتروں میں موجود ہیں۔
اسی کتاب کے صفحہ ۵۲ پر لکھتے ہیں:

اقول لا شك ان المهدي يخرج في آخر الزمان من غير تعيين لشهر وعام لما
لواتر من الاخبار في الباب واتفق عليه جميع هور الامم خلفاء سلف الا
من لا يعتد بخلافه

میں کہتا ہوں اس بات میں ادنیٰ شک نہیں ہے کہ آخری زمانہ میں ماہ و سال کی تعیین کے بغیر امام
مہدی کا ظہور ہوگا کیوں کہ اس باب میں احادیث متواتر ہیں اور سلف سے خلف تک جہور امت کا
اس پر اتفاق ہے۔ البتہ بعض ایسے لوگوں نے اس میں اختلاف کیا ہے جن کے اختلاف کا اہل علم کے
نزدیک کوئی اعتبار نہیں ہے۔

علامہ محمد بن جعفر الکاتبی المتوفی ۱۳۳۵ھ اپنی مشہور تصنیف نظم المتناثر من احادیث المتواتر میں رقم طراز ہیں:
وتتبع ابن خلدون في مقدمته طرق احاديث خروجه مستوعبا على حسب
وسعه فلم تسلم له من علة لكن ردوا عليه بان الاحاديث الواردة فيه على
اختلاف رواياتها كثيرة جدا تبلغ حد التواتر وهي عند احمد والترمذي
والبی داود وابن ماجه والحاكم والطبرانی والبی یعلیٰ الموصلی والبیزار وغيرهم

من دواوين الاسلام من السنن والمعاجم والمسانيد واسندوها الى
 جماعة من الصحابة فانكارها مع ذلك مما لا ينبغي (ص ۱۴۵)
 مشہور فیلسوف مؤرخ علامہ ابن خلدون نے اپنے مقدمہ میں اپنی وسعت علمی کے مطابق جملہ طرق
 احادیث کی تخریج کے استیعاب کی کوشش کی ہے اور نتیجتاً ان کے نزدیک کوئی حدیث علت سے
 خالی نہیں ہے۔ لیکن محدثین نے علامہ ابن خلدون کے اس خیال کو رد کر دیا ہے کیونکہ امام مہدی کے
 بارے میں وارد احادیث اپنے راویوں کے مختلف ہونے کے باوجود بہت زیادہ ہیں جو حدیث تواتر کو
 پہنچ گئی ہیں۔ جن میں امام احمد بن حنبل، امام ابو داؤد، امام ابن ماجہ، امام حاکم، امام طبرانی، امام ابویعلیٰ
 موصلی امام بزار وغیرہ نے دواوین اسلام یعنی سنن، معاجم، مسانید میں روایت کی ہیں اور ان احادیث
 کو صحابہ کی ایک جماعت کی جانب منسوب کیا ہے۔ لہذا ان امور کے ہوتے ہوئے ان کا انکار کسی طرح
 مناسب و درست نہیں ہے۔

امام مہدی سے متعلق جن حضرات صحابہ سے حدیثیں منقول ہیں ان میں حسب ذیل اکابر صحابہ رضوان اللہ علیہم
 شامل ہیں:۔ خلیفہ راشد حضرت عثمان غنی، خلیفہ راشد حضرت علی مرتضیٰ، طلحہ بن عبید اللہ، عبدالرحمن بن عوف، عبداللہ
 بن مسعود، عبداللہ بن عمر، عبداللہ بن عمر، عبداللہ بن عباس، ام المومنین ام سلمہ، ام المومنین ام حبیبہ، ابو ہریرہ، ابوسعید
 خدری، جابر بن عبداللہ، انس بن مالک، عمران بن حصین، حذیفہ بن یمان، عمار بن یاسر، جابر بن ماجہ صدیقی، ثوبان
 مولیٰ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، عوف بن مالک رضی اللہ عنہم اجمعین۔
 علامہ ابن خلدون اگرچہ فن تاریخ اور علم الاجتماع میں بلند مقام و مرتبہ کے مالک ہیں لیکن محدث نہیں تھے۔ اس لئے
 اس باب میں ان کی بات علمائے حدیث اور ارباب جرح و تعدیل کے مقابلہ میں لائق قبول نہیں ہے۔ چنانچہ علامہ محمد بن
 ہجر الکفائی مزید لکھتے ہیں:

ولولا مخافة التطويل لاوردت ههنا ما وقعت عليه من احاديثه لاني رايت
 الكثير من الناس في هذا الوقت يتشككون في امره ويقولون ما تری هل احاديثه
 قطعية ام لا وكثير منهم يفت مع كلام ابن خلدون ويعتمدوا - مع انه
 ليس من اهل هذا الميدان والحق الرجوع في كل فن لاربابه،

ونظم المتناثر من الحديث المتواتر (۱۴)

”اگر کتاب کے دراز ہو جائے گا اندیشہ ہو گا تو میں اس موقع پر امام مہدی سے متعلق ان احادیث کو جمع
 کرتا جن کی مجھے واقفیت ہے۔ کیوں کہ اس وقت بہت سارے لوگوں کو دیکھ رہا ہوں کہ انہیں امام
 مہدی کے ام میں تردد ہے اور اس سلسلے میں وہ یقینی معلومات کے متلاشی ہیں اور دیگر بہت سے
 لوگ ابن خلدون کے قول پر قائم اور اسی پر اعتماد کرتے ہیں جب کہ ابن خلدون اس میدان کے آدمی
 نہیں تھے۔ اور حق تو یہ ہے کہ ہر فن میں اس فن کے ماہرین کی جانب رجوع کیا جائے۔“

ان ساری تفصیلات سے یہ بات روز بروز روشن کی طرح آشکارا ہو گئی کہ امام مہدی سے متعلق احادیث نہ صرف
 صحیح وثابت ہیں بلکہ متواتر اور اپنے مدلول پر قطعی الدلالت ہیں جن پر ایمان لانا بحسب تصریح علامہ سفارینی واجب
 اور ضروری ہے۔ اسی بنا پر ظہور مہدی کا مسئلہ اہل سنت و اجماعت کے عقائد میں شمار ہوتا ہے البتہ اتنی بات ضرور
 ہے کہ یہ اسلام کے اہم ترین اور بنیادی عقائد میں داخل نہیں ہے۔ مسئلہ کی اسی اہمیت کے پیش نظر ہر دور کے محدثین و اکابر
 علماء نے مسئلہ مہدی پر ضمتاً و مستقلاً شرح و بسط کے ساتھ دلائل کلام کیا ہے جن میں سے بہت سی کتابوں کی نشاندہی
 خود علامہ ابن خلدون نے بھی مقدمہ میں کی ہے۔

اسی طرح علماء حدیث اور ماہرین نے اس مسئلہ سے متعلق ابن خلدون کے نظریہ کی پرزور تردید کی ہے اور اصلاً
 محدثین کی روشنی میں علامہ ابن خلدون کے ظاہر کردہ اشکالات کو دور کر کے ظہور مہدی کی حقیقت اور سچائی کو پورے
 طور پر واضح کر دیا ہے۔

علماء امت کی ان مساعی جمیلہ کے باوجود ہر دور میں ایک ایسا طبقہ موجود رہا ہے جو علامہ ابن خلدون کے
 بیان کردہ اشکالات سے متاثر ہو کر ظہور مہدی کے بارے میں شکوک و شبہات میں مبتلا رہا۔ اس لیے علمائے
 دین بھی اپنے اپنے عہد میں حسب ضرورت تحریر و تقریر کے ذریعہ اس مسئلہ کی وضاحت کرتے رہے۔

حضرت شیخ الاسلام مولانا سید حسین احمد مدنی قدس سرہ نے بھی اسی مقصد کے تحت یہ زیر نظر رسالہ مرتب کیا
 تھا۔ چنانچہ اپنے ابتدائے میں لکھتے ہیں:

انه قد جرى ببعض اندية العلم ذكر المهدي الموعود فاندكر بعض الفضلاء
 الصالحين صحة الاحاديث الواردة فيه فأحببت ان اجمع الاحاديث
 الصحيحة في هذا الباب واترك الحسن والضعاف رجاء انتفاع الناس
 وتبليغ ما اتى به النبي عليه السلام وان لا يفتر الناس بكلام بعض المحسنين

الذین لا اثم لهم بعلم الحديث فكأن خلدون وغيره فانههم وان كانوا
من المعتمدين في التاريخ وامثالهم ولا اعتد ادلهم في علم الحديث انهم
بعض مجالس طلبة میں مہدی موعود کا ذکر آیا تو کچھ ماہرین علم نے مہدی موعود سے متعلق وارد حدیثوں کی
صحت سے انکار کیا تو مجھے یہ بات اچھی لگی کہ اس موضوع سے متعلق مروی حسن و ضعیف روایتوں سے
قطع نظر صحیح حدیثوں کو جمع کر دوں تاکہ لوگ اس سے نفع اٹھائیں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کے فرمان کی تسلیح بھی ہو جائے۔ نیز ان حدیثوں کے جمع و تدوین سے ایک غرض یہ بھی ہے کہ بعض
ان مصنفین کے کلام سے لوگ دھوکا نہ کھا جائیں جنہیں علم حدیث سے لگاؤ نہیں ہے جیسے علامہ
ابن خلدون وغیرہ یہ حضرات اگرچہ فن تاریخ میں معتد و مستند ہیں لیکن علم حدیث میں ان کے قول کا
اعتبار نہیں ہے۔

حضرت شیخ الاسلام نے اپنے اس رسالہ میں بطور خاص اس بات کا التزام فرمایا ہے کہ جن صحیح احادیث پر
علامہ ابن خلدون نے کلام کر کے ان کی صحت مشکوک ثابت کرنے کی کوشش کی تھی جرح و تعدیل سے متعلق اگر حدیث
کے مقرر کردہ اصول کی روشنی میں ان کی صحت و حجت کو بدل و مبرہن کر دیا ہے۔ اس اعتبار سے یہ رسالہ ایک
قیمتی دستاویز کی حیثیت کا حامل ہے۔ اور اس موضوع پر لکھی گئی ضخیم کتابوں سے بھی زیادہ مفید ہے۔



حضرت مؤلف قدس سرہ کے مختصر حالات زندگی

محدث کبیر، مجاہد طویل، شیخ الاسلام سید حسین احمد مدنی ۱۹ شوال ۱۴۹۶ھ کو پیدا ہوئے۔ مکتبی تعلیم اپنے والد ماجد
مولانا سید حبیب اللہ رحمہ اللہ سے اپنے آبائی وطن ٹانڈہ ضلع فیض آباد میں حاصل کی۔ ناظرہ قرآن مجید اور اردو فارسی
کی تکمیل کے بعد اسکول میں داخل ہو گئے اور ریاضی، جبر و مقابلہ، اقلیدس، تاریخ و جغرافیہ وغیرہ میں صرف بارہ سال
کی عمر میں اپنی خاصی دست ٹھکانے لگے۔

اعلیٰ دینی تعلیم کے لیے اوائل صفر ۱۳۰۹ھ میں دیوبند کا سفر کیا اور حضرت شیخ الہند مولانا محمود حسن دیوبندی قدس سرہ
کے جوار شفقت میں تعلیم رہ کر دارالعلوم دیوبند میں تعلیم و تحصیل کا سلسلہ شروع کر دیا۔ حضرت شیخ الہند ہی کے ایام و مشورہ
سے حضرت مولانا طفیل احمد محدث سہارنپوری نے میزان العرف کی ابتدا کرائی، اس طرح ایک شیخ وقت کے زیر سایہ
اکابر کے مجسم میں آپ کی عربی و دینی تعلیم کا مبارک آغاز ہوا۔ اور اس وقت سے لے کر ۱۳۱۶ھ تک دارالعلوم دیوبند
میں داخل رہ کر ماہرین اساتذہ سے علمی استفادہ کیا۔ اوقات درس کے علاوہ خارج وقتوں میں بہت سی چھوٹی بڑی
کتابیں خصوصی طور سے حضرت شیخ الہند سے پڑھیں اس طرح جملہ فنون مذاکرہ کی تحصیل کے بعد حضرت شیخ الہند
صدر المدرسین دارالعلوم دیوبند سے صحیح بخاری، جامع ترمذی، سنن ابوداؤد، مواطین اور حضرت مولانا عبدالحلیم
محدث بریلوی سے صحیح مسلم، سنن نسائی اور سنن ابن ماجہ پڑھ کر فارغ التحصیل ہوئے۔ بقیہ اساتذہ دارالعلوم جن سے
حضرت شیخ الاسلام نے اکتساب علم کیا، مندرجہ ذیل ہیں:

حضرت مولانا ذوالفقار علی دیوبندی، والد ماجد حضرت شیخ الہند، حضرت مولانا طفیل احمد محدث سہارن پوری
صاحب ہندل المجد و شرح سنن ابی داؤد، حضرت مولانا غلام رسول بنوری، حضرت مولانا مفتی عزیز الرحمن عثمانی

حضرت مولانا شفقت علی دیوبندی، حضرت مولانا حکیم محمد حسن دیوبندی، برادر خرد حضرت شیخ اہد حضرت مولانا مفتی احمد سکس بن حضرت جتہ الاسلام مولانا محمد قاسم مانووی، حضرت مولانا حبیب الرحمن قمانی رحمہم اللہ تعالیٰ سلسلہ میں جب کہ حضرت شیخ الاسلام نعیم تحصیل سے فارغ ہو چکے تھے آپ کے والد ماجد بارادہ ہجرت مع اہل و عیال مازم مدینہ منورہ ہوئے۔ شیخ مدنی بھی ان کے ہمراہ حجاز مقدس پہلے گئے۔ مگر منظر میں جب ماضی ہوئی تو وہاں سید الطائفہ حاجی امداد اللہ مہاجر کی قدس سرہ کی خدمت میں باریاب ہو کر روحانی فیوض و برکات سے مستفیض ہوئے۔ بعد ازاں مدینہ الرسول علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام روانہ ہوئے اور منزل مقصود پر پہنچ کر پورے صدق و اخلاص کے ساتھ قیام پزیر ہو گئے۔ اور رہائش وغیرہ کے معاملات سے فرقت کے بعد مدینہ منورہ کے مشہور و معروف شیخ آفندی برادہ سے بطور خاص فن ادب کی اہم کتابیں پڑھیں اور اسی کے ساتھ اپنے استاد دوملی حضرت شیخ اہد کی ہدایت کے مطابق درکس و افادہ کا سلسلہ بھی شروع کر دیا۔ اور کم و بیش ۸ برس تک مسہم نبوی میں صاحب کتاب و سنت کے زیر نظر قرآن و حدیث اور فقہ وغیرہ کا درس دیا، اور اس شان کے ساتھ کہ دیگر متابج حرم نبوی کی مجالس درکس کی رونق بخشی پڑ گئی۔ رب العزت نے حضرت مدنی قدس سرہ کو ایسی مقبولیت عطا فرمائی جو وہاں مقیم کسی عالم و فاضل کو میسر نہیں تھی۔ حتیٰ کہ ۲۳ سال کی نوعمری ہی میں شیخ اکرم اور شیخ العرب العجم کے معزز القاب مشہور ہو گئے تھے۔

مدینہ منورہ کے دوران قیام میں چند بار ہندوستان آکر اپنے شیخ و مرشد قطب ارشاد مولانا رشید احمد گنگوہی قدس سرہ سے احسان و سلوک کی تکمیل کی اور ان کی جانب سے مجاز بیعت و ارشاد ہوئے۔ نیز حضرت شیخ اہد دوبارہ جامع ترمذی اور مسیح بخاری پوری بحث و تحقیق کے ساتھ پڑھی۔

۱۲۳۵ھ میں جب حضرت شیخ اہد نے حج و زیارت اور اپنی تحریک سے متعلق بعض امور کی انجام دہی کی غرض سے حرمین شریفین کا سفر فرمایا اور مکہ مکرمہ میں طواف و زیارت سے فارغ ہو کر مدینہ منورہ حاضر ہوئے تو حضرت شیخ الاسلام کی خدمت و صحبت میں معروف ہو گئے اور انہیں کی معیت میں مدینہ منورہ سے مکہ مکرمہ حاضر ہوئے اس وقت پہلی جنگ عظیم اپنے شباب پر تھی اور بد قسمتی سے شریف مکہ انگریزوں کے اشارے پر خلافت عثمانیہ سے باغی ہو چکا تھا۔ چنانچہ انگریزوں ہی کے منشاء پر حضرت شیخ اہد، حضرت شیخ الاسلام اور ان کے باقی تین رفقا کو گرفتار کر کے حکومت برطانیہ کے سپرد کر دیا گیا جس نے ان ہزرگوں کو تین سال سے زائد مائٹس نظر بند رکھا۔ قید و نگاہے ربانی کے اندر حضرت شیخ اہد قدس سرہ کی معیت میں ہندوستان وارد ہوئے اور پھر ہمیشہ کے لیے یہیں رہ گئے۔

۱۲۳۵ھ میں جب کہ حضرت محمد حضرت مولانا اورتہ کشمیری، حضرت مولانا شفیق احمد عثمانی اپنے بہت سارے رفقا و طلبہ کے ساتھ دارالعلوم دیوبند سے الگ ہو کر ڈابھیل چلے گئے اور دارالعلوم شدید بھران میں مبتلا ہو گئے تو اس وقت سامنے اکر کی نظر انتخاب آپ ہی پڑی۔ اور باصر آپ کو دارالعلوم کی صدارت تدریس پر فائز کر دیا گیا اس وقت سے لے کر ۳۳ برس تک مسلسل دارالعلوم دیوبند میں مسیح بخاری و جامع ترمذی کا درکس دیا اس مدت میں ۲۴۸۳ طلبہ نے حدیث پاک کا درس لے کر آپ سے سند و اجازت حاصل کی۔

دارالعلوم دیوبند کی سند صدارت پر اکابر علماء و محدثین جلوہ افروز ہوئے اور مسلم حدیث کی شمع روش کی جس کے گرد حدیث کے پروانے اکٹھا ہو گئے، مگر زمانہ شاد اور تاریخ گواہ ہے کہ اس مدنی محدث نے جب شیخ حدیث فوزان کی تو اس پر اس قدر دواں کا نجوم ہوا کہ دارالعلوم دیوبند کی سابق تاریخ میں اس کی مثال نہیں ملتی۔ دارالعلوم دیوبند نے اپنے ابتدائے قیام ۱۲۸۳ھ سے ۱۳۵۷ھ تک کل ۶۲۵۷ فضل پیدا کیے جن میں ۲۴۸۳ صرف حضرت شیخ الاسلام مدنی قدس سرہ کے شاگرد ہیں باقی ۷۷۷۴ دیگر مشائخ رحمہم اللہ کے۔

حضرت شیخ الاسلام کا درس علوم و معارف کا خلاصہ ہوا کرتا تھا۔ قرات حدیث کے بعد اسناد کی تحقیق فرماتے اور دو پڑھن رجال و اصول محدثین کی روشنی میں بحث فرماتے، صحابہ کرام میں سے جب کسی صحابی کا ذکر آتا تو ان کی خصوصیات بیان کرتے، پھر متن حدیث کا مفہوم اس طرح واضح کرتے کہ طلبہ کو اچھی طرح ذہن نشین ہو جاتا۔ غریب و مشکل الفاظ کی مدنی تحقیق بھی کرتے اور خط بہ متعارض حدیثوں کا تعارض رفع فرماتے اور ہر ایک کا صحیح و عمدہ عمل بیان کرتے ان مشا کے ساتھ بوقت ضرورت کوئی ترکیب فنی اصطلاح کی ترمیم، مسل، احکام اور امور شرعیہ کے عقلی و مشاہداتی دلائل پر بھی روش ڈالتے جاتے تھے۔ اگر کوئی حدیث اخلاقی مسئلے سے متعلق ہوتی تو تفہیم حدیث کے بعد اختلاف ائمہ مع دلائل نقل کرتے اور آخر میں مذہب حق کے وجہ ترجیح قوی دلائل سے پیش کرتے۔

جو لوگ حضرت شیخ الاسلام کے حالات و معمولات سے واقف ہیں وہ جانتے ہیں کہ ان کی زندگی مسلسل سے تعبیر تھی۔ جس دن کون نام کی وہاں کوئی چیز نہیں تھی۔ درس و تدریس کی ہر غیر مشغولیت کے ساتھ حریت وطن کے لیے سی ہیہم اور ہر بار سرگرمیاں جس کے نتیجے میں متعدد دہر سمت یونیورسٹی کی سعادت سے بھی بہرہ ور ہوئے۔ جمعیت علماء ہند کی قیادت و سیادت، پھر دیوبندی و تبلیغی اجتماعات میں شرکت، اسی کے ساتھ توسیع و ترقی کی اصلاح و تربیت، وادین و صدائین سے طاقت، مہالوں کی خاطر و عمارات جن کا سال کے بارہ مہینے بجوم رہتا تھا، مختلف النوع معروضات و فتویوں کے ساتھ آہ کو حاکمی کا مشغل اور بہت کرب و روق نے لے لیا سے مرض و نیاز و زندگی کا ایک جزو بن گیا تھا اور کسی حال میں بھی اس

محبوب ترین مہول میں فرق نہیں آتا تھا۔ الغرض آپ کی زندگی فی القبر رُحبان و فی المناہج فرماں۔ ۔ ۔ ۔
ایک مکمل نمونہ تھی۔

ظاہر ہے اس نجوم بھلا، درمصر دفن زندگی میں اس کا موقع ہی کہاں تھا کہ قرعہ اس رقم لے کر کسی گوشہ عافیت میں
آجیٹ کر کتابیں تصنیف کرتے ہی وجہ ہے کہ حضرت شیخ الاسلام کی تصنیفات کی تعداد بہت کم ہے۔ بالخصوص حدیث میں
زیر نظر رسالہ کے علاوہ کوئی تالیف منفعت شہود پر نہ آسکی البتہ آپ کے بہت سے ذی صلاحیت تلامذہ نے درس حدیث
کے وقت آپ کی تقریروں کو قلم بند کر لیا تھا جن میں بعض مکمل بعض کے چند اجزاء طبع ہو کر شائع ہو چکے ہیں جن سے آپ کے
دوسو فی اس حدیث اور تہر طبعی کا کسی حد تک اندازہ ہو سکتا ہے۔ دیگر تعانیف میں خود نوشت سوانح "نقش حیات"
اور جلدوں میں، الشہاب الثاقب علی المسترق الکاذب، امیر باطل، قول جمل، متحدہ قومیت، دستور جماعت مودودی،
صعراج جسمانی، دارلہمی کی شرعی حیثیت، مکتوبات شیخ الاسلام چار جلد وغیرہ۔

آخر عمر میں دینی محبت و غیرت کا اس قدر غلبہ ہو گیا تھا کہ خلاف شرع امور یا مخصوص خلاف سنت دارلہمی وغیرہ کو
برداشت نہیں کر پاتے تھے۔ اور بسا اوقات اس سلسلے میں انتہائی شدت و حدت کا ظہور ہو جاتا تھا۔ نیز رقت و
لغویت بھی بہت بڑھ گئی تھی۔ بالآخر وقت موعود آئی پہنچا اور ۱۳ جمادی الاولیٰ ۱۳۷۷ھ مطابق ۵ دسمبر ۱۹۵۷ء کو
پنے محبوب حقیقی کی آغوش رحمت میں پہنچ گئے۔ اور مضطرب و بے قرار رُوح ہمیشہ کے لیے آسودہ قرار ہو گئی۔
حضرت شیخ الاسلام مولانا سید حسین احمد مدنی قدس سرہ اپنے علمی، تحریر، صدق و اخلاص، علویت، مہربانیت
جسد و ایشا، سخاوت و سماعت وغیرہ میں یگانہ و نادرہ روزگار تھے۔ آپ جیسی جامع کمالات شخصیتیں کئی صدیوں
میں ہی پیدا ہوتی ہیں۔ ۔ ۔

ہزاروں سال زگس اپنی بے لوری پہ روتی ہے
بڑی مشکل سے ہوتا ہے جن میں دیدہ و سپیدا



کچھ باتیں کتاب کے متعلق

آج سے دس گیارہ سال پہلے کی بات ہے کہ ایک دن میٹھا مہنامہ ارشدیہ میواں کا خصوصی شمارہ مدنی و اقبال نمبر
دیکھ رہا تھا اس میں حضرت شیخ الاسلام قدس سرہ کے غیر طبعی و مکتوبات کا ایک مختصر مجموعہ ترجمان محمد دین شوق مصنف
لکھنا "مکتوبات مدنیہ" بھی شریک اشاعت ہے۔ اسے بعد میں الگ سے پاکستان کے ایک کتبہ نے شائع کر لیا
ہے، اس مجموعہ کا تیسرا مکتوب جو ڈبن افریقہ کے کسی صاحب کے جو ۲۲ صفحہ ۱۲۵۳ء کو لکھا گیا ہے اس میں اسام
مہدی آخر ازمنہ کے بارے میں حضرت شیخ الاسلام تحریر فرماتے ہیں،

"حضرت امام مہدی قیامت سے پہلے بلکہ زول میسی علیہ سلام و خروج و حال اور فتنہ یا جوج وہ جوج و
قابضہ الارض و سلوک خمس من المغرب وغیرہ سے پہلے ظاہر ہوں گے قیامت میں نوٹہم انبیاء و اولیاء
کا اجتماع ہوگا حضرت مہدی دنیا میں وہاب، اسلام کی زندگی اور اس کی تقویت کے باعث ہوں گے
وہ اس وقت ظہور فرمائیں گے جب کہ دنیا ظلم و ستم سے بھر گئی ہوگی۔ ان کی وجہ سے دنیا بدل و انصاف
دین و ایمان سے بھر جائے گی ان کا اور ان کے باپ کا نام خاتم رسوں قدس سرہ علیہ وسلم کے نام اور
آپ کے و مدائنہ کے نام کے مطابق ہوگا صورت بھی آپ کی صورت کے مشابہ ہوگی آپ ہی کی اولاد سے
ہوں گے یہی حضرت مہدی رضی اللہ عنہما کی نسل میں سے۔

کہ مکرر میں ظاہر ہوں گے، انہی جماعت ان کے ہاتھ پر بیت کرے گی وہ تین سو تیرہ آدمی ہوں گے
صوبہ مدائنہ اصحاب مدراء اصحاب طلوٹ لوگوں میں یکبارگی انقلاب پیدا ہوگا حجاز کی اصلاح کے
بعد یریز اور فلسطین وغیرہ کی صلاح کریں گے۔ دارالسلطنت بیت المقدس ہوگا انکی حکومت پانچ یا ستا
یا نو برس ہوگی اس بارہ میں صحیح روایتیں تو دنیا جانیس میں ہی نظر سے گزر رہی ہیں اور حسن و ضعیف
بہت زیادہ ہیں۔ ترمذی شریف، مستدرک، حاکم ابو داؤد مسلم شریف وغیرہ میں یہ روایات موجود ہیں

۱۔ اصل میں والدہ ماجدہ سے جو ظاہر کتابت کی غلطی ہے
۲۔ اصل میں صوبہ مدائنہ سے جو غلطی طور پر غلط ہے۔

آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ اگر قیامت آنے میں صرف ایک دن باقی رہ جائے گا جب صلی اللہ علیہ وسلم کو حوزہ ظاہر کرے گا اور قیامت ان کے بعد لائے گا۔ لہذا اس میں بکسر تسلیم کوئی چارہ نہیں۔ بہت سے مجھوٹوں نے اب تک مہدی ہونے کا دعویٰ کیا مگر کسی میں یہ علامتیں نہیں پائی گئیں جو مہدی موعود کے متعلق ذکر کی گئی ہیں۔

میں نے مالتا جانے سے پہلے درہنہ منورہ کے کتب خانہ میں تلاش کر کے مسیح صحیح روایتیں جمع کی تھیں، مگر افسوس کہ وہ رسالہ روکی انقلاب میں جاتا رہا۔ اب میرے پاس وہ نہیں رہا اور جن لوگوں نے اس کو نقل کیا تھا وہ بھی وفات پا گئے۔ اور رسالہ ہی نہ مل سکا۔

اس مکتوب سے پہلے نہ کسی سے سنا تھا اور نہ کسی کی تحریر میں دیکھا تھا کہ حضرت شیخ الاسلام قدس سرہ کی اس مہنوج پر کوئی تالیف ہے۔ اس لیے فکری طور پر اس نئے انکشاف پر بے حد مسرت ہوئی اور ساتھ ہی دل میں خواہش بھی مچنے لگی کہ اسے کاش کی طرح یہ قیمتی رسالہ دستیاب ہو جاتا تو اسے شائع کر دیا جاتا۔ لیکن حضرت کے اس آخری جملے سے کہ "اب میرے پاس وہ نہیں رہا" اور رسالہ پھر مل نہ سکا۔ "ایک طرح کی مایوسی طاری ہو جاتی اسی بیم ورجا اور امید کی ناامیدی کی ٹی جہلی کیفیت کے ساتھ اس درمکھوں کی طلب و تمغیس کی تدبیر یہاں سوچنے لگا۔ ایک دن اچانک دل میں یہ بات آئی کہ اس انقلاب میں حضرت کا سارا اثاثہ حکومت نے ضبط کر لیا تھا۔ اس لیے ممکن ہے کہ اس ضلعی کے بعد آپ کی کتابیں اور دیگر کاغذات کسی سرکاری کتب خانے میں جمع کر دئے گئے ہوں اس میں وہوم خیال نے دھیرے دھیرے جرد پکڑ لیا اور ناامیدی پر امید کا غلبہ ہو گیا۔ بالآخر اس خیالی کا اظہار اپنے لائق صدا احترام اور مشفق و مہربان رفیق بلکہ بزرگ صاحبزادہ محترم مولانا سید ارشد مدنی اعلیٰ اللہ مراتب سے کیا اور ان سے عرض کیا کہ حرمین شریفین کے سفر میں اہم سرکاری کتب خانوں میں پتالنگائیں۔ میں ممکن ہے کہ کہیں یہ گمشدہ رسالہ مل جائے، چونکہ مولانا موصوف کو حضرت شیخ قدس سرہ کے بعض تلامذہ کے ذریعہ یہ بات پہنچی تھی کہ دوران درس حضرت نے اس رسالہ کا تذکرہ فرمایا تھا اس لیے اس تماش علی جس کے وہ بچے حقدار ہیں ان میں خود طلب و جستجو کی فکر تھی چنانچہ جب معمول عمرہ و زیارت کے لیے شہان میں حرمین شریفین حاضر ہوئے تو اہل علم و خبر سے اس سلسلے میں معلومات کی گر کہیں کوئی سراغ نہ مل سکا۔ دوسرے سال جب پھر جانا ہوا تو مزید تلاش حاصل کیں۔ وہاں مقیم بعض لوگوں نے نشاندہی کی کہ اگر یہ رسالہ ضائع نہیں ہوا ہے تو اندازہ ہے کہ کتبہ المحرم کو منظر میں مرزد

ہو گا مولانا مصروف مکتبہ الحرمہ پینچ گئے اور خدا کی قدرت مخطوطات کی فہرست میں یہ مل گیا اور خود شیخ الاسلام قہر کی سرفہ کے ہاتھ لاکھیا ہوا۔ چنانچہ اس کا فوٹو لے لیا۔ اس طرح تقریباً پانچ سو صدی کی گم نامی کے بعد یہ نادر قیمتی علمی سرمایہ دوبارہ معرضِ ظہور میں آ گیا۔

حضرت شیخ الاسلام قدس سرہ کے مکتوب سے پتہ چلتا ہے کہ یہ رسالہ امام مہدی سے متعلق صحیح چالیس احادیث پر مشتمل تھا اور لوگوں نے اس کی نقل بھی لی تھی۔ گردستیاب مخطوط میں کل ۳۷ احادیث ہیں پھر اس میں متعدد مقامات پر ملک و ملک بھی ہے بعض جگہ جہت قلی بھی ہے اس لیے اندازہ یہ ہے کہ یہ میبذ کی بجائے اصل مستودہ ہے۔ واللہ اعلم بالصواب۔

مہدی موعود سے متعلق بہت سی کتابیں لکھی گئی ہیں جن میں بعض بہت مفصل اور ضخیم بھی ہیں۔ لیکن یہ مختصر رسالہ اس اعتبار سے خاص اہمیت و افادیت کا حامل ہے کہ اس میں صرف صحیح احادیث کو جمع کیا گیا ہے جب کہ دوسری کتابوں میں اس کا التزام نہیں ہے علاوہ ازیں امام ابن خلدون نے اپنے مقدمہ میں مہدی موعود سے متعلق وارد احادیث پر جو ناقذانہ کلام کیا ہے جس سے متاثر ہو کر بہت سے اہل علم بھی مہدی موعود کے ظہور کے بارے میں منکر یا متروک ہیں حضرت شیخ نے علامہ ابن خلدون کے اعٹائے ہوئے سارے اعتراضات کا اسماے رجال اور اصولی محدثین کی مددگی میں حساب ازہ لے کر مدلل طور پر ثابت کر دیا ہے کہ ان کے یہ اعتراضات درست نہیں ہیں اور بلاریب رسالہ میں منقول احادیث صحیح و محض ہیں۔ اس لیے یہ رسالہ بقامت کثر و بقیمت بہتر کا صحیح مصداق ہے۔ احقر نے اپنی بضاعت و بہت کے مطابق اس نادر و نیش بہا علی تحفہ کو مفید سے مفید تر بنانے کی پوری کوشش کی ہے۔ حضرت شیخ الاسلام قدس سرہ نے جن کتب حدیث سے احادیث نقل کی ہیں ان کی جلد و صفحہ کا حوالہ دے دیا ہے۔ اسی طرح رجال سند پر حضرت نے جہاں جہاں کلام کیا ہے اس کا حوالہ نقل کر دیا ہے۔ اور حسب ضرورت بعض رجال پر حضرت کے متفقہ کلام کی تفصیل کر دی ہے۔ بعض احادیث کے بارے میں نشانہ ہی کر دی ہے کہ کن کن اثر حدیث نے ان کی تخریج کی ہے، غریب شکل لفاظ کی کتب لغت سے تشریح بھی نقل کر دی ہے۔ اسی کے ساتھ رسالہ کو مکمل تر بنانے کی غرض سے بطور تملک آخر میں چند احادیث بھیجہ کا اضافہ بھی کیا گیا ہے پھر اس قیمتی علمی سرمایہ کو مفید عام بنانے کی غرض سے تمام حدیثوں کا ترجمہ بھی کر دیا ہے و بحولہ اللہ جمعۃ فتم النصائح و صل اللہ علی ائمتہ و علیٰ آلہم و علیٰ جمیع اصحابہ و مبارک و سلم۔

حبیب الرحمن قاسمی

قائم التدریس دارالعلوم دیوبند

کتاب میں منقول احادیث کا اردو ترجمہ

۱: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دنیا اس وقت تک ختم نہ ہوگی یہاں تک کہ میرے اہل بیت (آل اولاد) میں سے ایک شخص عرب کا بادشاہ ہو جائے جس کا نام میرے نام کے مطابق (یعنی محمد ہوگا)۔ (ترمذی ج ۲ ص ۴۷)

۲: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرے اہل بیت سے ایک شخص خلیفہ ہوگا جس کا نام میرے نام کے موافق ہوگا۔ حضرت ابو ہریرہؓ سے مروی ایک روایت میں ہے کہ اگر دنیا کا ایک ہی دن باقی رہ جائے گا تو اللہ تعالیٰ اسی دن کو دراز کر دیں گے یہاں تک کہ وہ شخص (یعنی مہدی) خلیفہ ہو جائے۔ (ترمذی ج ۲ ص ۴۷)

ان دونوں حدیث پاک کا حاصل یہ ہے اس میں اہل بیت کا قیامت آنے سے پہلے خلیفہ ہونا ضروری ہے اس کی خلافت کے بعد ہی قیامت آئے گی۔

۳: حضرت ام المومنین (یعنی عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا) روایت کرتی ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا زمانہ قریب میں مکہ معظمہ کے اندر ایک قوم پناہ گزین ہوگی جو شوکت و شہرت اور افرادی اور ہتھیاروں کی طاقت سے تہی دست ہوگی۔ اس سے جنگ کے لیے ایک لشکر (ملک شام سے) چلے گا یہاں تک کہ یہ لشکر جب (مکہ مدینہ کے درمیان) ایک چٹیل میدان میں پہنچے گا تو اسی جگہ زمین میں دھنسا دیا جائے گا۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے ایک دوسری روایت میں یوں مروی ہے کہ ایک مرتبہ خندق کے حالات میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے جسم مبارک میں (خلاف معمول) حرکت ہوئی تو ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ! آج (نہند) میں آپ سے ایسا کام ہوا جسے آپ نے (اس سے پہلے) کبھی نہیں کیا؟ (اس سوال کے جواب میں)

آپ نے فرمایا عجیب بات ہے کہ کعبۃ اللہ میں پناہ گزین ایک قریبی (یعنی مہدی) سے جنگ کے ارادے سے میری امت کے کچھ لوگ آئیں گے اور جب مقام پیدا (یعنی مکہ مدینہ کے درمیان واقع چٹیل میدان) میں پہنچیں گے تو زمین میں دھنسا دیے جائیں گے ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ! ان میں تو بہت سے راہ گیر بھی ہو سکتے ہیں (جو اتفاقاً راستہ میں ان کے ساتھ ہو گئے ہوں گے تو انہیں کس جرم میں دھنسا دیا جائے گا) آپ نے فرمایا ہاں ان میں کچھ بارادہ جنگ آنے والے ہوں گے کچھ مجبور ہوں گے (یعنی زبردستی انہیں ساتھ لے لیا جائے گا) اور کچھ راہ گیر ہوں گے۔ یہ سب کے سب اکٹھا دھنسا دیے جائیں گے۔ البتہ قیامت میں اس کا مشرک کی نیت کے لحاظ سے ہوگا۔

مطلب یہ ہے کہ نزول عذاب کے وقت مجرمین کے ساتھ رہے والے بھی عذاب سے محفوظ نہیں ہوں گے بلکہ عذاب کی برگیری میں وہ بھی شامل ہوں گے۔ البتہ قیامت کے دن سب کے ساتھ معاملہ ان کی نیت و عمل کے مطابق ہوگا (صحیح مسلم ج ۲ ص ۳۸۸)

۴: ابونضرہ ثامی بیان کرتے ہیں کہ ہم حضرت جابر بن عبداللہ کی خدمت میں تھے کہ انہوں نے فرمایا قریب ہے وہ وقت جب بل شام کے پاس نہ دینار لائے جا سکیں گے اور نہ ہی غذا ہم نے پوچھنا یہ بندش کن لوگوں کی جانب سے ہوگی؟ حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے فرمایا وہ یوں کی طرف سے۔ پھر تھوڑی دیر خاموش رہ کر فرمایا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے۔ میری آخری امت میں ایک خلیفہ ہوگا (یعنی خلیفہ مہدی) جو مالِ لب بھر بھرے گا اور اسے شمار نہیں کرے گا۔

اس حدیث کے راوی ابوبکر بن ابی کبیر کہتے ہیں کہ میں نے (اپنے شیخ) ابونضرہ اور ابوالعلا سے دریافت کیا کیا آپ حضرات کی رائے میں حدیث پاک میں مذکور خلیفہ حضرت عمر بن عبدالعزیز ہیں؟ تو ان دونوں حضرات نے فرمایا نہیں یہ خلیفہ حضرت عمر بن عبدالعزیز کے علاوہ ہوں گے (صحیح مسلم ج ۲ ص ۳۹۵)

اوپر مذکور ان احادیث میں اگرچہ مراد خلیفہ مہدی کا ذکر نہیں ہے۔ لیکن دیگر صحیح حدیثوں میں (تفسیر) صاف طور پر مذکور ہے کہ کعبۃ اللہ میں پناہ لینے والے خلیفہ مہدی ہی ہوں گے جن سے جنگ کے لیے سفیانی کا لشکر شام سے چلے گا اور جب مقام پیدا میں پہنچے گا تو دھنسا دیا جائے گا۔ اسی طرح صحیح احادیث میں تصریح موجود ہے کہ بغیر شمار کیے لب بھر مال عطا کرنے والے خلیفہ مہدی ہی ہیں۔ اس لیے اگر یہ ان مذکورہ حدیثوں میں خلیفہ مہدی کی طرف واضح اشارہ ہے۔ اور یہ حدیثیں انہیں سے متعلق ہیں۔

۵: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر دنیا کا صرف ایک دن باقی بچے گا تو اللہ تعالیٰ اسی دن کو دروازہ فراہم کرے تاکہ میرے اہل بیت سے ایک شخص کو پیدا فرمائیں جس کا نام اور ولدیت میرے نام اور ولدیت کے مطابق ہوگی۔ وہ زمین کو عدل و انصاف سے بھر دے گا (یعنی پوری دنیا میں عدل و انصاف ہی کی حکمرانی ہوگی) جس طرح وہ (اس سے پہلے) ظلم و زیادتی سے بھری ہوگی۔

(ابوداؤد ج ۲ ص ۵۸۸)

۶: حضرت علی رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کرتے ہیں کہ اگر زمانہ سے ایک ہی دن باقی رہ جائے گا (جب بھی) اللہ تعالیٰ میرے اہل بیت میں سے ایک شخص کو بھیجے گا جو زمین کو عدل و انصاف سے بھر دے گا جس طرح وہ (اس سے قبل) ظلم سے بھری ہوگی (ایضاً)

۷: حضرت ام المومنین ام سلمہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ مہدی میری نسل اور فاطمہ (رضی اللہ عنہا) کی اولاد سے ہوگا (ابوداؤد ج ۲ ص ۵۸۸)

۸: حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مہدی محمد سے ہوگا (یعنی میری نسل سے ہوگا) اس کا چہرہ خوب نوزانی پھلک دار اور ناک ستواں و بلند ہوگی۔ زمین کو عدل و انصاف سے بھر دے گا، جس طرح پہلے ظلم و جور سے بھری ہوگی (مطلب یہ ہے کہ مہدی کی خلافت سے پہلے دنیا میں ظلم و زیادتی کی حکمرانی ہوگی، اور عدل و انصاف کا نام و نشان تک نہ ہوگا) (ایضاً)

۹-۱۱: حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کرتی ہیں کہ ایک خلیفہ کی وفات کے وقت (نئے) خلیفہ کے انتخاب پر مدینہ کے مسلمانوں میں اختلاف ہوگا ایک شخص (یعنی مہدی) اس خیال سے کہیں لوگ مجھے نہ خلیفہ بنادیں (مدینہ سے مکہ چلے جائیں گے۔ مکہ کے کچھ لوگ (جو انہیں بحیثیت مہدی کے انھیں پہچان نہیں گے) ان کے پاس آئیں گے اور انھیں (مکان) سے باہر نکال کر حجر اسود و مقام ابراہیم کے درمیان ان سے عیب (خلافت) کر لیں گے (جب ان کی خلافت کی خبر عام ہوگی) تو ملک شام سے ایک لشکر ان سے جنگ کے لیے روانہ ہوگا (جو آپ تک پہنچنے سے پہلے ہی) مکہ و مدینہ کے درمیان بیدار (جھیل میدان) میں زمین کے اندر دھنیا دیا جائے گا (اس جہت خیز ہلاکت کے بعد) شام کے ابدال اور عراق کے اولیاء آکر آپ سے بیعت خلافت کریں گے۔ بعد ازاں ایک قریشی نسل شخص (یعنی سفیانی) جس کی نہال قبیلہ کلب میں ہوگی خلیفہ مہدی اور ان کے جوان و انصار سے جنگ کے لیے ایک لشکر بھیجے گا یہ لوگ اس علاقہ اور لشکر پر قابض ہوں گے یہی

(جنگ) کلب ہے اور خارہ ہے اس شخص کے واسطے جو کلب سے حاصل شدہ غنیمت میں شریک نہ ہو (اس فتح و کامرانی کے بعد) خلیفہ مہدی خوب داد و بخش کریں گے اور لوگوں کو ان کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت پر چلائیں گے اور اسلام مکمل طور پر زمین میں تکمیل ہو جائے گا (یعنی دنیا میں پورے طور پر اسلام کا رواج و غلبہ ہوگا) (بجائے عافیت، مہدی دنیا میں سات سال و دوسری روایات کے اعتبار سے نو سال رہ کر فوت ہو جائیں گے اور مسلمان ان کی نماز خانہ ادا کریں گے۔ (ابوداؤد ج ۲ ص ۵۸۹)

۱۲: ضروری وضاحت
”ابدل“ بدل کی جمع ہے۔ ابدال اولیائے کرام کی اس جماعت کو کہتے ہیں جن کا بدل اللہ تعالیٰ پیدا کرتا رہتا ہے۔ دنیا ان کے وجود سے کبھی خالی نہیں ہوتی۔ ایک کی وفات ہوتی ہے تو دوسرا اس کی جگہ آجاتا ہے تبادلہ کے، اسی غیر منقطع سلسلہ کی بنیاد پر انھیں ابدال کہا جاتا ہے ابدال کے بارے میں امام سخاویؒ نے ”مقاصد حسنہ“ میں طویل کلام کیا ہے اسی طرح امام سیوطیؒ نے ”الانوار فی المصنوعہ“ میں مبسوط بحث کی ہے۔ علاوہ ازیں ایک مستقل رسالہ بھی اس موضوع پر لکھا ہے جو ان کے فتاویٰ الکھادی میں شامل ہے۔ ابدال سے تعلق اگرچہ اکثر روایتیں غیر معتبر اور بے اصل ہیں۔ لیکن بلاشبہ بدلتے رہتے ہیں صحیح بھی ہیں۔ چنانچہ پیش نظر روایت صحیح ہے اور اس میں بھارت ابدال کا ذکر موجود ہے اس لیے جس لوگوں نے اس سلسلہ کی روایتوں کو سرے سے باطل قرار دے دیا ہے ان کا قول صحت سے بعید ہے۔

ابو اسحاق السبکی روایت کرتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اپنے برادر وار حضرت حسنؒ کو دیکھتے ہوئے کہا میرا یہ شاہید ہے مگر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے سید سے نامزد کیا ہے۔ اس کی اولاد میں ایک شخص پیدا ہوگا اس کا نام وہی ہوگا جو محمدؐ سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا اسم گرامی ہے (یعنی اس کا نام محمد ہوگا) سیرت و اخلاق میں (میرے بیٹے) حسنؒ کے مشابہ ہوگا اور شکل و صورت میں اس کے مشابہ نہ ہوگا۔ اس کے بعد پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد نقل کیا کہ یہ شخص زمین کو عدل و انصاف سے بھر دے گا۔ (ابوداؤد ج ۲ ص ۵۸۹)

تنبیہ و تشبیہ فی الخلق ولا تشبیہ فی المخلوق۔ کا ترجمہ بعض حضرات نے یہ کیا ہے کہ وہ سیرت و اخلاق میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مشابہ ہوں گے اور شکل و صورت میں مشابہ نہیں ہوں گے۔ اس ترجمہ میں تشبیہ کی غیر مفعول کوئی علیہ السلام کی جانب راجع کیا ہے۔ لیکن میرے نزدیک یہ ترجمہ درست نہیں ہے کیونکہ ایک حدیث میں صراحت کے ساتھ مذکور ہے کہ خلیفہ مہدی شکل و صورت میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مشابہ ہوں گے۔ اس لیے اس حدیث کے پیش نظر مفعول کی

ضمیر کا مرجع بجائے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حضرت حسن ہی میں۔ واللہ اعلم بالصواب۔

۱۱ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میری امت کے ایک شخص (مہدی) سے کن حجر اسود اور مقام ابراہیم کے درمیان اہل بدر کی تعداد کے مثل (یعنی ۱۲۳) افراد بیعت خلافت کریں گے بعد ازاں اس خلیفہ کے پاس عراق کے، ولید اور شام کے اہل بیت آئیں گے (بیعت خلافت کی خبر مشہور ہو جائے گی) اس خلیفہ سے جنگ کے لیے ایک لشکر شام سے روانہ ہوگا۔ یہاں تک کہ یہ لشکر جب (مکہ مدینہ کے درمیان) پیدا میں پہنچے گا زمین کے اندر دھنسا دیا جائے گا۔ اس کے بعد ایک قریشی لہنس جس کی نیناں کلب میں ہوگی (مہدی سفیانی) چڑھائی کرے گا اللہ تعالیٰ اسے بھی شکست دے گا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس وقت کہا جائے گا آج کے دن وہ شخص خسارے میں رہا کلب کی غنیمت سے محروم رہا۔ (مسندک ج ۲ ص ۴۲۱)

۱۲ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: محروم وہ شخص ہے جو کلب کی غنیمت سے محروم رہا۔ اگرچہ ایک عقاب ہی کیوں نہ ہو۔ اس ذات پاک کی قسم جس کی قدرت میں میری جان ہے۔ بلاشبہ کلب کی عورتیں (بحیثیت لونڈی کے) دمشق کے راستے پر فروخت کی جائیں گی یہاں تک کہ (انہیں سے) ایک عورت پٹنڈی ٹوٹی ہوئی لٹائی ہوئی بنیاد پر واپس کر دی جائے گی (مسندک ج ۲ ص ۴۲۱) مطلب یہ ہے کہ جو شخص خلیفہ مہدی کے زیر قیادت سفیانی کے لشکر سے جس میں غالب اکثریت قبیلہ کلب کے سپاہیوں کی ہوگی جنگ نہیں کرے گا اور ان کے مال کو بطور غنیمت حاصل نہیں کرے گا خواہ وہ مال مثل عقاب کے معمولی قیمت ہی کا کیوں نہ ہو وہ دین و دنیا دونوں ہتکے اندر خسارہ میں رہے گا کہ جہاد کے ثواب سے بھی محروم رہا اور مال غنیمت بھی حاصل نہ کر سکا۔ بعد ازاں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے خلیفہ مہدی کی کامیابی کی بشارت سنائی کہ ان کا لشکر سفیانی کی فوج پر غالب ہوگا اور ان کی عورتوں کو جو غنیمت میں حاصل ہوں گی فروخت کرے گا۔

۱۳ عبید اللہ بن القطیبہ بیان کرتے ہیں کہ حارث بن ربیعہ اور عبداللہ بن صفوان حضرت ام المومنین ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے پاس حاضر ہوئے ہیں میں بھی ان دونوں حضرات کے ساتھ تھا۔ ان دونوں حضرات نے حضرت ام المومنین سے اس لشکر کے بارے میں پوچھا جو زمین میں دھنسا دیا جائے گا۔ یہ اس زمانہ کی بات ہے جب عبداللہ بن مہران بن اسلم نے عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما پر چڑھائی کی تھی۔ حضرت ام سلمہ نے ان کے جواب میں فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ ایک پناہ لینے والا حرم کعبہ میں پناہ گزین

ہوگا۔ تو اس پر ایک لشکر طے کے لیے چلے گا اور جب مقام پیدا میں پہنچے گا تو زمین میں دھنسا دیا جائے گا۔ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا بعض وہ لوگ جو مجھوڑا ان کے ہمراہ ہو گئے ہوں گے آخر وہ کس جرم میں ادھتے جائیں گے تو آپ نے فرمایا: یہ لوگ بھی ان کے ساتھ ہی دھنسا دیے جائیں گے۔ البتہ قیامت کے دن ان کی نیت و ارادہ کے مطابق ان کا حشر ہوگا۔ پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بطور تاکید کے دوبارہ فرمایا پناہ لینے والا پناہ لے گا (مسندک ج ۲ ص ۴۲۹)

۱۴ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دنیا کے روزِ شب ختم نہ ہوں گے۔ یہاں تک کہ میرے اہل بیت سے ایک شخص خلیفہ ہوگا جس کا نام اور ولایت میرے نام اور ولایت کے مطابق ہوگی (یعنی اس کا نام محمد بن عبد اللہ ہوگا) جو زمین کو عدل و انصاف سے بھر دے گا جس طرح وہ ظلم و جور سے بھری ہوگی (مسندک ج ۲ ص ۴۲۲)

۱۵ حضرت ابو ہریرہ حضرت ابوقحافہ رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک شخص (مہدی) سے حجر اسود اور مقام ابراہیم کے درمیان بیعت (خلافت) کی جائے گی اور بیت اللہ کی حرمت دین کے لوگ پامال کریں گے۔ اگر جب یہ پامالی ہوگی تو اس وقت اہل عرب کی ہر گیر ہلاکت ہوگی۔ بعد ازاں مثنی قوم چڑھائی کرے گی اور کعبۃ اللہ کو بالکل ویران کر دے گی اس ویرانی کے بعد یہ کبھی آباد نہ ہوگا یہی مثنی اس کا (مدون) خزانہ نکال کر لے جائیں گے (مسندک ج ۲ ص ۴۵۲)

۱۶ حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ انہوں نے فرمایا وہ وقت قریب ہے جب کہ عراق والوں کے پاس روپے اور غلے آنے پر پابندی لگا دی جائے گی۔ حضرت جابر سے پوچھا گیا: یہ پابندی کن لوگوں کی جانب سے ہوگی؟ تو انہوں نے فرمایا انہیوں کی جانب سے؟ پھر کچھ دیر خاموش رہنے کے بعد کہا وہ وقت قریب ہے جبکہ اہل شام پر بھی یہ پابندی عائد کر دی جائے گی۔ پوچھا گیا یہ روکاؤ کس کی جانب سے ہوگی؟ فرمایا اہل روم کی جانب سے! پھر فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ میری امت میں ایک خلیفہ ہوگا (یعنی خلیفہ مہدی) جو لوگوں کو (انوال) اپ بھر بھر دے گا اور شمار نہیں کرے گا۔ نیز آپ نے فرمایا اس ذات پاک کی قسم جس کی قدرت میں میری جان ہے یقیناً (اسلام) اپنی پہلی حالت کی طرف لوٹے گا۔ یقیناً سارا یمن دینے کی طرف لوٹے گا۔ جس طرح کہ بتدریج مدینہ سے ہوتی تھی حتیٰ کہ ایمان صرف مدینہ میں ہوگا۔ پھر آپ نے فرمایا مدینہ سے جب بھی کوئی اس سے بے رغبتی کی بنا پر نکل جائے گا۔ اللہ تعالیٰ اس سے

بہتر کو وہاں آباد کر دے گا۔ کچھ لوگ نہیں گئے کہ فلاں جگہ ارزانی اور باغ و زراعت کی فراوانی ہے تو امیر کو چھوڑ کر وہاں چلے جائیں گے۔ حالانکہ ان کے واسطے مدینہ ہی بہتر تھا۔ کاش کہ وہ لوگ اس بات کو جانتے

(مسند رک ج ۴ ص ۴۵۶)

حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تمھارے حزانہ کے پاس تیس شخص جنگ کریں گے۔ یہ تینوں خلیفہ کے لڑکے ہوں گے پھر بھی یہ خزانہ اس میں سے کسی کی طرف منتقل نہیں ہوگا۔ اس کے بعد مشرق کی جانب سے سیاہ جھنڈے نمودر ہوں گے اور وہ تم سے اس شدت کے ساتھ جنگ کریں گے کہ اس سے پہلے کسی قوم نے اس قدر شدید جنگ نہ کی ہوگی اور وہی حدیث یعنی حضرت ثوبان کہتے ہیں کہ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کوئی بات بیان فرمائی (جس کو یہ سمجھ نہ سکے۔ ابن ماجہ کی روایت میں اس جملہ کی تصریح بایں الفاظ ہے: *ثم يرحل حليعة الله المهدى* یعنی پھر اللہ کے خلیفہ مہدی کا قہقہہ ہوگا۔ پھر فرمایا کہ جب تم لوگ انھیں دیکھنا تو ان سے بیعت کر لینا اگرچہ اس بیعت کے لیے برف پر گھسٹ کر آنا پڑے، بلاشبہ وہ اللہ کے خلیفہ مہدی ہوں گے۔ (مسند رک ج ۴ ص ۴۶۳)

حافظ ابن حجر مفسر فتح الباری شرح بخاری ج ۳ ص ۸۱ پر اس حدیث کو نقل کرنے ضروری وضاحت کے بعد لکھتے ہیں: اس حدیث مذکور میں خزانہ سے مراد اگر وہ خزانہ ہے جس کا ذکر حضرت ابو ہریرہ کی حدیث میں ان الفاظ کے ساتھ کیا گیا ہے: *يوشك الفرات ان يحصر عن كسر من الذهب* قریب ہے کہ دریائے فرات خشک ہو کر، سونے کا خزانہ ظاہر کر دے گا۔ تو یہ حدیث اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ یہ واقعات ظہور مہدی کے وقت رونما ہوں گے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: دمشق کے اطراف سے سفیانی نامی ایک شخص خروج کرے گا جس کے عام پیروکار قبیلاً کلجے لوگ ہوں گے یہ جنگ کرے گا یہاں تک کہ عورتوں کے پیٹ چاک کرے گا اور بچوں تک کو قتل کرے گا۔ اس کے مقابلہ کے لیے قبیلہ قیس کے لوگ مجتمع ہوں گے۔ سفیانی ان سے بھی جنگ کرے گا اور اس کثرت سے لوگوں کو قتل کرے گا کہ مقتولین سے کوئی وادی خالی نہ بچے گی (اسی دوران) میرے اہل بیت میں سے ایک شخص کا ظہور حرم میں ہوگا (مراد خلیفہ مہدی ہیں) سفیانی کو اس کی اطلاع پہنچے گی تو اپنا ایک لشکر ان سے جنگ کے لیے بھیجے گا۔ اس کا لشکر شکست کھا جائے گا تو خود سفیانی اپنے ہمراہیوں کو لے کر چلے گا۔ یہاں تک کہ جب مقام بیدل

یعنی مکہ و مدینہ کے درمیان واقع خلیل میدان) میں پہنچے گا تو ان سب کو زمین میں دھنسا دیا جائے گا اور ہر ایک حجر کے کوئی بچہ نہ بچے گا (مسند رک ج ۴ ص ۵۲۰)

حدیث ابو الطفیل رضی اللہ عنہ محمد بن اکنفیہ سے روایت کرتے ہیں کہ محمد بن اکنفیہ نے کہا کہ وہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی مجلس میں بیٹھے تھے کہ اس شخص نے اس سے مہدی کے بارے میں پوچھا تو حضرت نے بر بنائے لطف فرمایا: دور ہو۔ پھر ہاتھ سے اشارہ کرتے ہوئے کہا کہ مہدی کا ظہور آخر زمانہ میں ہوگا (اور بے دینی کا استحقاق ظہور تک کہ اللہ کے نام سے والے کو قتل کر دیا جائے گا) ظہور مہدی کے وقت اللہ تعالیٰ ایک جماعت کو ان کے پاس اکٹھا کر دے گا جس طرح مادل کے متفرق ٹکڑوں کو مجتمع کر دیتا ہے اور ان میں محاکمت و الفت پیدا کرے گا یہ نہ تو کسی سے متوحش ہوں گے اور نہ کسی کو دیکھ کر خوش ہوں گے (مطلب یہ ہے کہ ان کا باہمی ربط و ضبط سب کے ساتھ یکساں ہوگا) خلیفہ مہدی کے پاس یہ اکٹھا ہونے والوں کی تعداد اصحاب بدر (غزوہ بدر میں شریک ہونے والے صحابہ کرام) کی تعداد کے مطابق (یعنی ۳۱۳) ہوگی اہل جماعت کو ایسی (خاص و جزوی) افضلیت حاصل ہوگی جو ان سے پہلے والوں کو حاصل ہوئی ہے نہ بعد والوں کو حاصل ہوگی نیز اس جماعت کی تعداد اصحاب طاوت کی تعداد کے برابر ہوگی تنہا نے طاوت کے ہمراہ نہر (اردن) کو عبور کیا تھا۔ حضرت ابو الطفیل کہتے ہیں کہ محمد بن اکنفیہ نے مجمع سے پوچھا کہ تم اس جماعت میں شریک ہونے کا ارادہ اور خواہش رکھتے ہو۔ میں نے کہا ہاں تو انہوں نے اکعبہ شریف کے دوستوں کی جانب اشارہ کرتے ہوئے کہا کہ خلیفہ مہدی کا ظہور انھیں کے درمیان ہوگا۔ اس پر حضرت ابو الطفیل نے فرمایا بعد ازاں ان سے تاحیات جہاد ہوں گا (راوی حدیث کہتے ہیں) چنانچہ حضرت ابو الطفیل کی وفات کے منظر ہی میں ہوئی (مسند رک ج ۴ ص ۵۵۲)

حدیث ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: قیامت قائم نہیں ہوگی۔ یہاں تک کہ زمین ظلم و جور اور کثرت سے بھر جائے گی بعد ازاں میرے اہل بیت سے ایک شخص (مہدی) پیدا ہوگا جو میں کو عدل و انصاف سے بھر دے گا مطلب یہ ہے کہ خلیفہ مہدی کے ظہور سے پہلے قیامت نہیں آئے گی (مسند رک ج ۴ ص ۵۵۷)

حدیث ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مہدی میری نسل سے ہوگا اس کی ماں ستواں و بلند اور پیشانی روشن اور نورانی ہوگی۔ زمین کو عدل و انصاف سے بھر دے گا جس طرح اس سے پہلے وہ ظلم و زیادتی سے بھر گئی ہوگی۔ اور انھیں پر شہار کے بتایا کہ (وہ)

خلافت کے بعد) سات سال تک زندہ رہے گا (مسند رک ج ۲ ص ۵۵۷)

۲۳: حضرت ام المومنین ام سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مہدی کا تذکرہ فرمایا (اور اس میں فرمایا کہ) وہ فاطمہ (رضی اللہ عنہا) کی اولاد سے ہوگا (ایضاً)

۲۵: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری آخری امت میں مہدی پیدا ہوگا۔ اللہ تعالیٰ اس پر خوب بارش برساے گا اور زمین اپنی پیداوار باہر نکال دے گی اور وہ لوگوں کی مال یکساں طور پر دے گا۔ اس کے زمانہ خلافت میں موشیوں کی کثرت اور امت میں غفلت ہوگی وہ احلا کے بعد) سات سال یا آٹھ سال زندہ رہے گا (مسند رک ج ۲ ص ۵۵۸)

۲۶: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (آخری زمانہ میں) زمین جو رطل و ظلم سے بھر جائے گی تو میری اولاد سے ایک شخص پیدا ہوگا اور سات سال یا نو سال خلافت کرے گا اور اپنے زمانہ خلافت میں زمین کو عدل و انصاف سے بھر دے گا جس طرح اس سے پہلے وہ جور و ظلم سے بھری ہوئی (ایضاً)

۲۷: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ میں تمہیں مہدی کی بشارت دیتا ہوں جو میری امت میں اختلاف و اضطراب کے زمانہ میں بھیجا جائے گا تو وہ زمین کو عدل و انصاف سے بھر دے گا جس طرح وہ (اس سے پہلے) ظلم و جور سے بھری ہوگی۔ زمین اور آسمان والے اس سے خوش ہوں گے۔ وہ لوگوں کو مال یکساں طور پر دے گا (یعنی اپنے داد و دہش میں وہ کسی کا امتیاز نہیں برتے گا) اللہ تعالیٰ اسی کے دور خلافت میں میری امت کے دلوں کو استغناء و بے نیازی سے بھر دے گا (اور بغیر امتیاز و ترجیح کے) اس کا انصاف سب کو عام ہوگا۔ وہ اپنے منادی کو حکم دے گا کہ عام اعلان

کر دے کہ جسے مال کی حاجت ہو (وہ مہدی کے پاس آجائے) اس اعلان پر مسلمانوں کی جماعت میں سے ہر ایک شخص کے کوئی بھی نہیں کھڑا ہوگا مہدی اس سے کہے گا۔ خلف کے پاس جاؤ اور اس سے کہو کہ مہدی نے مجھے مال دینے کا تمہیں حکم دیا ہے (یہ شخص حازن کے پاس پہنچے گا) تو خازن اس سے کہے گا اپنے دامن میں بھر لے چنانچہ وہ (حب خواہش) دامن میں بھر لے گا اور خزانے سے باہر لائے گا تو اسے (اپنے اس عمل پر) ندامت ہوگی اور (اپنے دل میں کہے گا) کیا امت محمدیہ علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام میں سب بڑھ کر لایکی اور حریص میں ہی ہوں یا یوں کہے گا۔ میرے ہی لیے وہ چیز ناکافی ہے جو دوسروں کے واسطے کافی و کافی ہے (اس

ندامت پر) وہ مال واپس کرنا چاہے گا مگر اس سے یہ سال قبول نہیں کیا جائے گا اور کہہ دیا جائے گا کہ ہمیں دے دینے کے بعد واپس نہیں لیتے۔ مہدی عدل و انصاف اور داد و دہش کے ساتھ آٹھ یا نو سال زندہ رہے گا۔ اس کی وفات کے بعد زندگی میں کوئی خوبی نہیں ہوگی (مجمع الزوائد ج ۷ ص ۲۱۲)

۲۸: حضرت ام المومنین ام سلمہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ خلیفہ کی وفات پر اختلاف ہوگا (یعنی اس کی جگہ دوسرے خلیفہ کے انتخاب پر یہ صورت حال دیکھ کر) خاندان بنی ہاشم کا ایک شخص (اس خیال سے کہیں لوگ میرے اوپر بار خلافت نہ ڈال دیں) مدینہ سے مکر چلا جائے گا (کچھ لوگ اسے پہچان کر کہیں مہدی ہیں) اسے گھر سے نکال کر باہر لائیں گے اور عجم اسود و مقام ابراہیم کے درمیان بڑھتی اس کے ہاتھ پر بیعت خلافت کر لیں گے (اس کی بیعت خلافت کی خبر سن کر ایک لشکر مقابلہ کے لیے) شام سے اس کی سمت روانہ ہوگا یہاں تک کہ جب مقام بیدار (مدینہ کے درمیانی میدان) میں پہنچے گا تو زمین میں دھنسا دیا جائے گا۔ اس کے بعد اس کے پاس عراق کے اولیاء و دشمن کے ابدال حاضر ہوں گے۔ اور ایک شخص شام سے (سعیانی) نکلے گا جس کی نہال قبیلہ کلب میں ہوگی اور اپنا لشکر خلیفہ مہدی کے مقابلہ کے لیے روانہ کرے گا اللہ تعالیٰ سعیانی کے لشکر کو شکست دے دے گا۔ یہی کلب کی جنگ ہے۔ وہ شخص خسارہ میں رہے گا جو کلب کی غنیمت سے عودم رہا یہ خلیفہ مہدی خزانوں کو کھول دیں گے اور خوب داد و دہش کریں گے اور اسلام پورے طور پر دنیا میں تمام ہو جائے گا۔ لوگ اسی (عیش و راحت کے ساتھ) سات یا نو سال رہیں گے (یعنی جب تک خلیفہ مہدی حیات رہیں گے لوگوں میں فاطمہ ابالی اور حنین دکن رہے گا) (مجمع الزوائد ج ۷ ص ۲۱۵)

۲۹: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مہدی کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا اگر ان کی مدت خلافت کم ہوتی تو سات برس سوگئی ورنہ آٹھ یا نو سال ہوگی وہ زمین کو عدل و انصاف سے بھر دیں گے جس طرح اس سے پہلے ظلم و جور سے بھری ہوگی۔ (مجمع الزوائد ج ۷ ص ۲۱۷)

۳۰: حضرت حابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ میری امت میں ایک خلیفہ ہوگا جو لوگوں کو مال پر بھر بھر تقسیم کرے گا شمار نہیں کرے گا (یعنی سخاوت اور دیادلی کی بنا پر بغیر گنتی سے لوگوں میں عطایا تقسیم کرے گا) اور قسم ہے اس ذات پاک کی جس کی قدرت میں میری جان ہے اگر ہر ضرر و نقصان کا دہشت گردی ہو جانے کے بعد ان کے زمانہ میں پھر سے فوج حاصل کر لے گا۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری امت میں ایک مہدی ہوگا (اس کی مدت خلافت) اگر کم ہوئی تو سات یا آٹھ یا نو سال ہوگی میری امت اس کے زمانہ میں اس قدر خوش حال ہوگی کہ اتنی خوش حالی اسے کبھی نہ ملی ہوگی آسمان سے (حب ضرورت) موسلا دھار بارش ہوگی اور زمین اپنی تمام پیداوار کو اگادے گی۔ ایک شخص کھڑا ہو کر ماں کا سوال کرے گا تو مہدی کہیں گے (اپنی حسب خواہش خزانہ میں جا کر خود لے لو۔ (مجمع الزوائد ج ۷ ص ۲۱۷)

۳۳ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مہدی میرے اہل بیت سے ہوگا اللہ تعالیٰ اسے ایک ہی رات میں صابک بنادے گا (یعنی اپنی توفیق و ہدایت سے ایک ہی شب میں ولایت کے اس بلند مقام پر پہنچا دے گا جہاں وہ پہلے نہیں تھے۔ (مصنف ابن ابی شیبہ ۱۵۲ ص ۱۹۷)

۳۴ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: دنیا ختم نہ ہوگی یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ میرے اہل بیت میں سے ایک شخص (مہدی) بھیجے گا جس کا نام میرے نام کے اور اس کے والد کا نام میرے والد کے نام کے مطابق ہوگا (یعنی اس کا نام بھی محمد بن عبداللہ ہوگا) (مصنف ابن ابی شیبہ ۱۵۲ ص ۱۹۷)

حضرت علی رضی اللہ عنہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا، اگر دنیا کا مہر ایک دن باقی رہ جائے گا تو اللہ تعالیٰ اسی کو طویل اور دراز کر دے گا اور میرے اہل بیت میں سے ایک شخص (مہدی) کو پیدا کرے گا جو دنیا کو عدل و انصاف سے بھر دے گا جس طرح وہ (اس سے پہلے) ظلم سے بھری ہوگی۔ (مصنف ابن ابی شیبہ ۱۵۲ ص ۱۹۸)

امام مجاہد (مشہور تابعی) ایک صحابی رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے کہا "نفس زکیہ" کے قتل کے بعد ہی خلیفہ مہدی کا ظہور ہوگا جس وقت نفس زکیہ قتل کر دیے جائیں گے تو زمین و آسمان والے ان ظالمین پر غضبناک ہوں گے۔ بعد ازاں لوگ مہدی کے پاس آئیں گے اور انھیں دلوں کی طرح آراستہ و پیرایستہ کر دیں گے اور میری زمین کو عدل و انصاف سے بھر دیں گے (ان کے زمانہ خلافت میں) زمین اپنی پیداوار کو اگادے گی اور آسمان خوب برے گا اور ان کے دور خلافت میں امت اس قدر خوش حال ہوگی کہ ایسی خوش حالی اسے کبھی نہ ملی ہوگی۔ (مصنف ابن ابی شیبہ ۱۵۲ ص ۱۹۸)

۳۵ ایک نفس زکیہ محمد بن عبداللہ بن حسین بن علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہم میں جنھوں نے

خلیفہ منصور عباسی کے خلاف ۲۴۵ھ میں خروج کیا تھا اور شہید ہوئے تھے۔ حدیث بالا میں مشہور نفس زکیہ سے مراد یہ نہیں ہیں بلکہ یہ ایک دوسرے بزرگ ہیں جو آخر زمانہ میں ہوں گے اور ان کی شہادت کے فوراً بعد مہدی کا ظہور ہوگا شیخ محمد بن عبداللہ بن الرزنجی نے اپنی مشہور تالیف "الاشیاء لا شرطاً لاسامہ" میں یہ بات بصراحت تحریر کی ہے۔

۳۷ حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک شخص (یعنی مہدی) سے جو سودا اور مقام ابراہیم کے درمیان بیت کی جائے گی اور کعبہ کی حرمت و عظمت اس کے اہل ہی پامال کریں گے اور جب اس کی حرمت پامال کر دی جائے گی تو پھر عرب کی تباہی کا حال مت پوچھو (یعنی ان پر اس قدر تباہی آئے گی جو میان سے باہر ہے) پھر جنتی چڑھائی کر دیں گے اور مکہ معظمہ کو بالکل ویران کر دیں گے اور یہی کعبہ کے (دفون) خزانہ کو نکالیں گے (مصنف ابن ابی شیبہ ۱۵۲ ص ۱۹۷)

۳۸ تفسیر فصیح: مشکوٰۃ میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تک اہل جنتہ تم سے جنگ نہ کریں تم بھی ان سے نہ لڑو کیونکہ خانہ کعبہ کا خزانہ دو چھوٹی پنڈلیوں والا نکالے گا۔ اس مضمون کی دیگر صحیح حدیثیں بھی موجود ہیں۔ حضرت شاہ رفیع الدین دہلوی قدس سرہ اپنے رسالہ "قیامت نامہ" میں لکھتے ہیں کہ جب سارے ایمان دار جہاں سے اکٹھے جائیں گے تو حبشیوں کی چڑھائی ہوگی اور ان کی سلطنت ساری روئے زمین پر پھیل جائے گی وہ کعبہ کو ڈھا ڈالیں گے اور حج موقوف ہو جائے گا۔ (ترجمہ قیامت نامہ ص ۲۲ از مولانا محمد ابراہیم دانا پوری)



ترجمہ

احادیث استراک و تکلہ

۱: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم لوگوں کا (اس وقت خوشی سی) کیا حال ہوگا جب تم میں عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام (آسمان سے) اتریں گے اور تمہارا امام تمہیں میں سے ہوگا۔

(صحیح بخاری ج ۱ ص ۳۹۰)

۲: حضرت جابر بن عبد اللہ انصاریؓ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ میری امت میں سے ایک جماعت قیام حق کے لیے کامیاب جنگ قیامت تک کرتی رہے گی۔ حضرت جابرؓ کہتے ہیں ان (مبارک کلمات کے بعد آپؐ نے فرمایا آنحضرت میں عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام (آسمان سے) اتریں گے تو مسلمانوں کا امیر ان سے عرض کرے گا تشریف لائیے ہمیں نماز پڑھائیے (اس کے جواب میں) عیسیٰ علیہ السلام فرمائیں گے میں (اس وقت) امامت نہیں کروں گا۔ تمہارا بعض بعض پر امیر ہے (یعنی حضرت عیسیٰ علیہ السلام اس وقت امامت سے انکار فرمادیں گے) اس فضیلت و بزرگی کی بنا پر جو اللہ تعالیٰ نے اس امت کو عطا کیا ہے

(صحیح مسلم ج ۱ ص ۸۷)

تشریح: مطلب یہ ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام نزول کے وقت جماعت کے ساتھ نماز ادا کریں گے اور امام خود عیسیٰ علیہ السلام نہیں ہوں گے بلکہ امت کا ایک فرد یعنی خلیفہ مہدی ہوں گے چنانچہ حافظ ابن حجر جو مناقب الشافعی از امام ابو اکھین آبری لکھتے ہیں کہ اس بارے میں احادیث متواتر ہیں کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام ایک نماز خلیفہ مہدی کی اقتدار میں ادا کریں گے (فتح الباری ج ۲ ص ۲۹۳)

۳: حضرت جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام (آسمان سے) اتریں گے تو امت کا امیر مہدی ان سے عرض کرے گا آگے تشریف لائیے اور تمہارا پڑھائیے تو عیسیٰ علیہ السلام فرمائیں گے تمہارا بعض بعض پر امیر ہے اس فضیلت کی بنا پر جو اللہ تعالیٰ نے اس امت کو مرحمت فرمائی ہے

(المناہج النبیۃ ۱۴۷ ج ۱ ص ۱۳۷)

اس حدیث میں امام کے بارے میں تصریح آگئی کہ وہ خلیفہ مہدی ہوں گے۔ لہذا بخاری تشریح: شریف و مسلم شریف کی مذکورہ حدیث میں بھی امام اور امیر سے مراد خلیفہ مہدی ہی ہیں۔

۴: حضرت جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دین کے کمر ورجوانے کی حالت میں وہاں تلخ گلا اور وہاں سے متعلق تفصیلات بیان کرنے کے بعد فرمایا بعد ازاں عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام (آسمان سے) اتریں گے اور وقت سحر (یعنی صبح صادق سے پہلے) آواز دیں گے کہ اے مسلمانو! تمہیں اس جھوٹے نبی سے متعارف کرنے میں کیا چیز مانجھ ہے؟ تو لوگ کہیں گے کہ یہ کوئی جنات ہے پھر آگے بڑھ کر دیکھیں گے تو انہیں عیسیٰ علیہ السلام نظر آئیں گے پھر نماز فجر کے لیے اقامت ہوگی تو ان کا امیر کہے گا اے روح اللہ امامت کے واسطے آگے تشریف لائیے حضرت عیسیٰ علیہ السلام فرمائیں گے تمہارا امام ہی تمہیں نماز پڑھائے جب لوگ نماز سے فارغ ہو جائیں گے تو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی قیادت میں وہاں سے مقابلے کے لیے نکلیں گے۔ وہاں جب حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو دیکھے گا تو (مارے خوف کے) نمک کے پگھلنے کی طرح پگھلے۔ لنگے گا (المستدرک ج ۲ ص ۱۵۲)

۵: حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک طویل حدیث روایت کرتے ہیں جس میں ہے کہ ایک صحابی ام شریک بنت ابی العکر رضی اللہ عنہا نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اب اس وقت کہاں ہوں گے (مطلب یہ ہے کہ ابی مرہب دین کی حمایت میں مقابلے کے لیے کیوں سامنے نہیں آئیں گے) تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عرب اس وقت کم ہوں گے اور ان میں بھی اکثریت المقدس (یعنی شام) میں ہونگے اور ان کا امام و امیر ایک رجل صالح (مہدی) ہوگا۔ جس وقت ان کا امام نماز فجر کے لیے آگے بڑھے گا اچانک عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام اسی وقت (آسمان سے) اتریں گے۔ امام پیچھے ہٹے گا تا کہ عیسیٰ علیہ السلام نماز پڑھائیں عیسیٰ علیہ السلام امام کے منہ میں ہاتھ رکھ کر فرمائیں گے آگے بڑھو اور نماز پڑھاؤ کیونکہ تمہارے ہی لیے اقامت ہوئی ہے۔ تو امام لوگوں کو نماز پڑھائے گا (سنن ابن ماجہ ۲۰۸۰۵)

۶: حضرت عثمان بن ابو العاص رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "عیسیٰ علیہ السلام نماز فجر کے وقت (آسمان سے) اتریں گے تو مسلمانوں کا امام ان سے عرض کرے گا اے روح اللہ آگے تشریف لائیے نماز پڑھائیے تو عیسیٰ علیہ السلام فرمائیں گے۔ اس امت کا بعض بعض پر امیر ہے تو مسلمانوں کا امیر آگے بڑھے گا اور نماز پڑھائے گا۔

(المستدرک ج ۲ ص ۸۷ و صحیح الزوائد ج ۷ ص ۲۴۲)

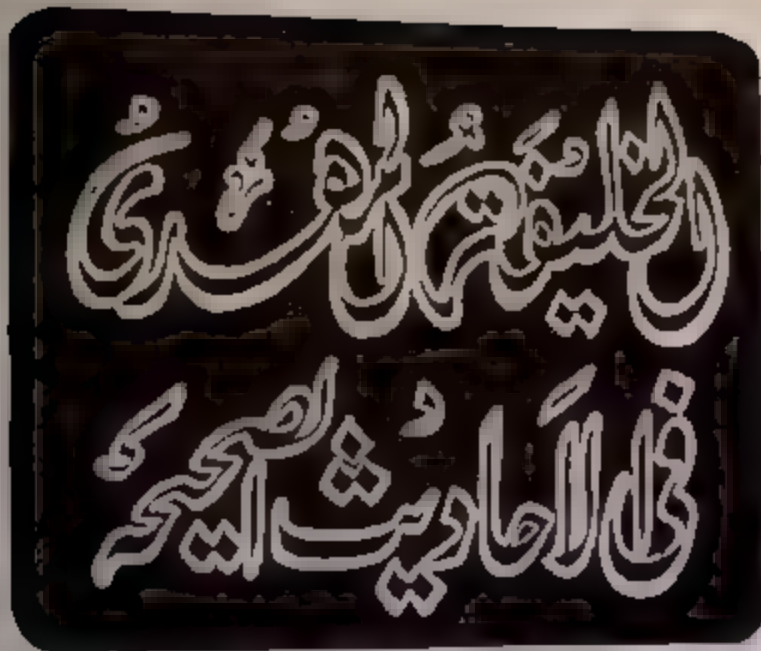
تشریح: یہی علیہ السلام اس دن کی نماز فجر اس وقت کے امام کی اقتدار میں ادا کریں گے۔ اس کے بعد پھر حضرت عیسیٰ علیہ السلام بھی امامت کے فرائض انجام دیں گے جیسا کہ دیگر حدیثوں سے معلوم ہوتا ہے۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آخر زمانہ میں فتنے برپا ہوں گے۔ ان فتنوں سے لوگ اس طرح چھٹ جائیں گے جس طرح سونا کان سے چھانٹا جاتا ہے یعنی فتنوں کی کثرت و شدت کی وجہ سے پختہ مومن ہی ایمان پر ثابت رہیں گے۔ لہذا تم لوگ اہل شام کو بڑا بھلا مت کہو بلکہ ان میں جو بڑے لوگ ہیں ان کو بڑا بھلا کہو اس لیے کہ اہل شام میں اولیا بھی ہیں۔ حضرت یحییٰ اہل شام پر آسمان سے سیلاب آئے گا (یہی تسمین سے موسلا دھار بارش ہوگی جو سیلاب کی شکل اختیار کر لے گی) جو ان کی جماعت کو فرق کر دے گا۔ (اس سیلاب کی بنا پر ان کی حالت اس قدر کمزور ہو جائے گی کہ اگر ان پر رومی حملہ کرے تو وہ بھی غالب ہو جائے گی۔ اسی انتہائی فقر و ضعف کے زمانہ میں) میرے اہل بیت سے ایک شخص (یعنی سیدی) تین جھنڈوں میں ظاہر ہوگا (یعنی ان کا لشکر تین جھنڈوں پر مشتمل ہوگا) اس کے لشکر کو زیادہ تعداد میں بتانے والے نہیں گے کہ ان کی تعداد پندرہ ہزار ہے۔ اور کہ بتانے والے اسے بارہ ہزار بتائیں گے۔ اس لشکر کا علامتی کلمہ امت ہوگا (یعنی جنگ کے وقت اس لشکر کے سپاہی لفظ امت امت کہیں گے تاکہ ان کے ساتھی سمجھ جائیں کہ یہ ہمارا آدمی ہے) عام طور پر جنگوں کے موقع پر اس طرح کے الفاظ باہم ملے کر لیے جاتے تھے۔ بطور خاص شب خون کے موقعوں پر اس اصطلاح کا استعمال اہم سمجھا جاتا تھا تاکہ لاطمی میں اپنے آدمی کے ہاتھوں اپنا ہی آدمی نہ مار دیا جائے۔ ویسے امت امت کا معنی یہ ہے کہ ایسے فتنوں کو موت دے یا ایسے مسلمانوں (دشمنوں کو مارو) مسلمانوں کا یہ لشکر سات جھنڈوں پر مشتمل لشکر سے متقابل ہوگا جس میں سے ہر جھنڈے کے تحت لڑنے والا سرباہ ملک و سلطنت کا طالب ہوگا (یعنی یہ لوگ ملک و سلطنت حاصل کرنے کی خاطر من سے مسلمانوں سے جنگ کریں گے۔ اللہ تعالیٰ ان سب کو (مسلمانوں کے لشکر کے ہاتھوں) ہلاک کر دے گا نیز) اللہ تعالیٰ مسلمانوں کی جانب ان کی باہمی یگانگت و الفت، نعمت و آسودگی لوٹا دے گا اور ان کے قریب و دور کو جمع کرے گا (جمع الزواجر و توفیقہ) (المستدرک ج ۲ ص ۵۵۲)

ام المؤمنین ام سلمہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو سہدی کا ذکر کرتے ہوئے سنا آپ نے فرمایا سہدی حق ہے (یعنی ان کا ظہور پر حق اور ثابت ہے) اور وہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کی اولاد سے ہوگا۔ (المستدرک ج ۲ ص ۵۵۴)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سہدی کے زمانے میں میری امت اس قدر خوشحال ہوگی کہ ایسی خوشحال اسے کسی نہ ملے گی۔ آسمان سے (حبیب ضرورت) بارش ہوگی اور زمین اپنی تمام پیداوار اگادے گی۔ (مجمع الزوائد ج ۴ ص ۳۱۷)

اس رسالہ اور تلمیح کی حدیثوں کا ترجمہ مکمل ہوا۔ فالحمد للہ علی ذالک اولاً و آخراً



تالیف:

الحمد للجليل والمجاهد نبل شيخ حسين احمد المدني رحمة الله عليه

قسم له وعلق عليه وراجع نصوصه

حبیب الرحمن القاسمی (القاسمی) الاستاذ بدار العلوم دیوبند (الہند)

النشر والتوزيع

مركز المعارف مستر دھوجانی آسام

فرج "دیوبند" محلہ محل، قرب المسجد المدني، مسہار نفورہ یونی (الہند)

الرمز البریدي

۲۴۷۵۵۴

تصدير

إن مركز المعارف بمدينة 'هواجي' بولاية 'آسام' (الهند) مؤسسة دينية غيرية وثقافية تعتنى بنشر الكتب الإسلامية. ومن أهم ما تم تأسيس المركز لتحقيقه ترجمة الكتب الدينية والطبية إلى اللغات العربية، والآسامية والمني فورية، والبنغالية والإنجليزية وتوزيعها على المسلمين. وقد استطاع المركز أن يقتتب نسبة مرموقة من النجاح في هذا المضمار الواسع، وتم ترجمة ونشر ٢٦ كتاباً في مختلف اللغات تحت إشراف المركز، كما أنه تم جمع وترتيب وترجمة ٥٠ كتاباً، والمركز يحشد العزم على إخراجها في المستقبل القريب.

ونظراً إلى انتشار اللغة الأردية في معظم أوساط الشعب المسلم الهندي انتشاراً بالغاً، وإلى الأهمية القصوى التي تحتلها اللغة الهندية لأجل كونها لغة رسمية أولى للبلاد أسس القامون على مركز المعارف فرعاً له بمدينة ديوبند التي تحتضن أكبر وأقدم الجامعات والمدارس العربية والإسلامية في شبه القارة الهندية -- وإتجهوا قاموا بتأسيس هذا الفرع وضاعوا نصب أعينهم في تأسيسه نشر وتوزيع وترجمة مؤلفات كبار علماء ديوبند إلى اللغات الأردية والهندية والعربية، وإعداد كتب في هذه اللغات عن حياتهم الزاهدة الباسلة وخدماتهم الجليلة الجبارة التي قاموا بها في مجالات نشر علوم الكتاب والسنة، وبث الدعوة الإسلامية والحفاظ على النزاهة الإسلامية الأصل، واستعادة المجد الإسلامي الفاني، وإشغال روح الغيرة الدينية والحماسة الإسلامية في المسلمين، وإزالة قهقهة وغرابة عن بيئة المسلمين، وتخليصهم بثقلها الإسلامية محض، وإغلاصهم من وسخ الشرك والوثنية، ومحض كل نوع من البدع والتقليد غير الإسلامية، وإتقن بلاد الهند من برائن الاستعمار البريطاني.

وبعد الله على أنه ولقد أنقل ثلاثة أجزاء من كتاب 'بهشتي زيود' (على حقبة) للمربي الإسلامي الكبير محمد لأشرف على التهاقوى المعروف به حاكم الأمة، وكتاب 'سبأ مصائب نور القلا علاج' (مشكلات المسلمين أسبابها وحلها الإسلامي) إلى اللغة الهندية.

واقه من بواعث السرور والبهجة أن أقدم إليكم لأول مرة كتاب 'الغنيمة المهدى في الأحاديث الصحيحة' للمجاهدين الجليل والعلم الكبير الشيخ حسين أحمد المنى رئيس هيئة التدريس بجامعة ديوبند الإسلامية ورئيس جمعية علماء الهند الأسبق، جمع فيه فضيلته سبعة وثلاثين حديثاً صحيحاً يدل على عظمته ومدلوله على أن الإمام المهدى سيحى قرب القيامة، ويكون خليفة المسلمين، يرفع الظلم والجور ويملا الأرض عدلاً، ويقاتل النجس ويساعد عيسى عليه الصلاة والسلام على قتله، كما أن الشيخ المنى اهتم بنقل شهادات وإيرادات نكرها بعض من علماء الإسلام مثل العلامة الميرزا ابن خلدون على ظهور المهدى في آخر الزمان، وقام بورد مقطع عنها في سوء ظنوم الحديث والجرح والتحليل، وأثبت بدلائل صارخة أن أمر مجيئة المهدى قبل قيام الساعة أمر ثابت وحق لا يسوغ لأحد أن يجهل به أو أن يتطرق في قلبه شك فيه.

والجدير بالذكر أن الشيخ المنى قام بتأليف هذا الكتاب أثناء إقامته بالمدينة المنورة وتكريسه الحديث الشريف بالمسجد النبوي خلال مدة تتراوح فيما بين عام ١٣٢٩-١٣٣٣ من الهجرة، ولما اعتقله^(١) شريف حسين الحكيم على منطقة

(١) كل الشيخ محمود حسن الفيدي بصطرم هذا على الإنجليز، فلما أنشأ لأرضاء الحاكم الإسلامي كثير الاعتناء لسطوة الإنجليز وتحرير البلاد الإسلامية من الهند وخراب، فوضع خطة لتحرير الهند، وسافر إلى الجزائر سنة ثلث وثلاث مئة وثلث وألفه لأجراء المفاوضات مع الحكومة الفرنسية من طريق حقة السيسى بالهند وطلوذة التطوير منها، ومن سوء فهم أن الحكومة الإيطالية انضمت إلى هذه الحملة وأمرت الشريف حسين أمير مكة بإبقاء القبض عليه، فاعتقله ومعه والده البار الشيخ حسن أحمد المنى الذي تولى قيادة حركة تحرير الهند بعد وفاته.

مكة المكرمة آنذاك بالمراد من الإنجليز عام ١٣٧٣ هـ مع شيخه العلامة محمود حسن الديوبندي، المعروف بـ شيخ الهند، وأسماهما إلى الحكومة البريطانية، ليربح بالجهود على جميع أمواله واستعة منزله بما فيها هذا الكتاب القيم، وأودع الكتاب في المكتبة الحكومية التي نعرف الآن بمكتبة الحرم، فاختفى الكتاب عن نظر العلماء وكاد أن يضيع هذا التراث العلمي، ولكن الله تعالى أحب أن ينفع به عباده من العلماء وغيرهم، فوفق الشيخ أرشد المنفي أحد أبناء الشيخ المنفي للبحث عنه والإطلاع عليه وتكريس الجهود للحصول عليه، وكان التوفيق بحالته فتكلفت مساعيه بالنجاح ووجد الكتاب في مكتبة الحرم في قسم المخطوطات العربية، فتهلل وجهه بشرا وبفر إلى تصويره من بدايته إلى نهايته، وقد أودعنا في مستهل الكتاب صورة صليحتي الكتاب الأولى والأخيرة، والذي زاد من قيمة وأهمية هذا الكتاب أن الشيخ حبيب الرحمن القاسمي الأستاذ بجامعة ديوبند ورئيس تحرير مجلة "دار العلوم" الشهيرة الصادرة عن الجامعة باللغة الأردية قد قام بتبيل الكتاب، وتحديثه، والتطبيق عليه ومراجعة نصوصه وترجمته إلى الأردية، كما أنه ذكر إجمالي تراجم العلماء وكبار المفسرين الذين ورد ذكرهم في الكتاب، وأشير إلى الكتب التي تضم ذكرهم موسعا، وزاد نسخة لطيفت صحيحة إلى الكتاب وكتب مقدمة علمية هامة بالأردية عن المهدى علاج فيها جميع الجوانب المتصلة به، معالجة دقيقة تشاف عن رسوخه في علمي الحديث والفهرج والتبيل. وسبق أن أعرب الشيخ القاسمي عن رغبته في تقديم للكتاب، والتطبيق عليه وتحديثه وتحسينه لتفضيلة الشيخ اسد المنفي رئيس جمعية العلماء الهند فالتى على رغبته وشجعه على إرفاقه.

وإننا لا ننظر بنظر هذا الكتاب العلمي تحت إشراف مركز المعارف فرع ديوبند نقدم بشكر جزيل إلى أعضاء المجلس العلمي له أصحاب الفضيلة الشيخ أرشد المنفي والشيخ نعمت الله الأعظمي، والشيخ رياست علي البهنوري والشيخ حبيب الرحمن القاسمي أستاذ الحديث الشريف بجامعة ديوبند الإسلامية والأستاذة الأخريين بالجامعة، وخاصة فضيلة الشيخ أرشد المنفي والشيخ حبيب الرحمن القاسمي، فإن الشيخ المنفي بذل مجهودات مكثفة للحصول على هذا الكتاب القيم

لثناء رحلاته في الحرمين الشريفين (إلهما الله شرفا) والشيخ القاسمي قام بتطبيقات نافعة عليه وزيادة لطيفت صحيحة إليه.

وختما نتضرع إلى الله أن يتقبل سعينا هذا ويقدر لهذا الكتاب القبول في أوساط قطم والدين، ويوفق المركز لمزيد من خدمة الإسلام والعلوم الإسلامية.

والسلام
لغوتكم

بدر الدين اجمل علي القاسمي
رئيس مركز المعارف وعضو المجلس الاستشاري
لجامعة ديوبند (الهند)
١٤١١/٨/٧ هـ

حياة المؤلف وخدماته

ولادته: هو المحدث الكبير البطل الجري السيد حسين أحمد بن السيد حبيب الله الشهير بشيخ الإسلام المحدث، ولد في التاسع عشر من شوال سنة ١٢٩٦هـ طلب العلم: وتلقى مبادئ العلوم في تاتده من مديرية فيض آباد (الهند) وهو وطن أبته، وسافر إلى دار العلوم الديوبندية في سنة تسع بعد ثلاث سنة وكفى، ومكث هناك سبع سنين، وأخذ الحديث عن شيخ الهند مولانا محمود الحسن الديوبندي وتخرج عليه ولازمه مدة طويلة، وأخذ بعض الكتب عن الشيخ الجليل مولانا خليل أحمد السهارنپوري، وسارع في الطريقة على يد الإمام الربيعي شيخ المشايخ رشيد أحمد الكنكوي.

هجرته إلى المدينة المنورة: ولما هاجر والده إلى المدينة المنورة مع عياله سنة ١٣١٦هـ رافقه وصحبه في سفره، وكان والده من أصحاب مولانا الشيخ فضل الرحمن الكنج مراد آبادي، ولما وصل مع والده إلى مكة المكرمة لدى شيخ شيوخه الحاج إمداد الله الفهاتوي قدس سره واستفاد منه وتمتع بصحبته، وبخل المدينة المنورة وأقام هناك على قدم صدق وإخلاص وتوكل، وطلبه شيخه إلى كنكوه في سنة ١٣١٨هـ ومكث في الهند عدة أشهر وأجازته شيخه للإرشاد والبيعة والتلقين، ثم رجع إلى الحجاز ووصل إلى المدينة في محرم الحرام سنة ١٣٢٠هـ تدرسه الحديث بالمسجد النبوي:

وتصدر للتدريس في مدينة رسول الله صلى الله عليه وسلم محتسبا متطوعا، فكان يدرس الحديث والتفسير والفقه من الصباح إلى ما بعد العشاء وكان من وصية شيخ الهند قدس سره له أن يلزم التدريس ولا ينظر إلى فئة الطالبين، لكن الله تعالى وجه الطالبين إليه فكثروا وأخذ منه لجم كبير، ولما سافر الشيخ محمود الحسن قدس سره في سنة ١٣٢٢هـ الحج والزيارة وبخل المنية لازمه

الشيخ حسين أحمد وقدّم معه مكة المكرمة، وكان ذلك أثناء الحرب العالمية وخروج الشريف حسين وبنيته على الدولة العثمانية في المنج، فأسر ولاية الأمر الشيخ محمود الحسن وأصحابه منهم الشيخ حسين أحمد المحدث وأسلموه إلى الحكومة الإنجليزية فقلّتهم إلى مصر ثم إلى ملطه، ومكثوا هناك أسبوعين وثلاث سنين وشهران واغتتم الشيخ حسين أحمد المحدث هذه الفرصة للعبادة والمطالعة وخدمة الأستاذ، وهناك حفظ القرآن الكريم، ولما أطلقوا من الاعتقال وصلوا إلى الهند في سنة ١٣٣٨هـ وتوفي شيخ الهند قدس سره بعد ستة أشهر من قدومه.

تدريس الحديث في سلته: وانتقل الشيخ حسين أحمد إلى سلته ومكث هناك ست سنين يدرس الحديث الشريف ويرى الطوس، وينفع في الناس روح الألفة والإيثار، وحب الحرية والتخلص من مغالب الإنجليز، وانتفع به خلاص لا يحصى.

وكان الشيخ الأجل محمد نور شاه الكشميري رحمه الله يدرس الحديث لهبة عن شيخ الهند منذ أن سافر في الحجاز ودم على تدريس صحيح البخاري وسنن الترمذي في سنة ١٣٢٩هـ، ثم انتقل إلى جامعة دلهي (كجرات) تولية رئاسة هيئة التدريس وتدريس الحديث بجامعة ديوبند، فاضطر المجلس الاستشاري وعلى رأسهم حكيم الأمة مولانا أشرف علي الفهاتوي قدس سره إلى اختيار محث جليل يقوم بدراسة الحديث و يتولى رئاسة التدريس في جامعة دار العلوم الديوبندية، فلم يقع في قلبهم إلا البطل الجليل والشيخ النبيل مولانا حسين أحمد المحدث قدس سره، وكان إذ ذاك المشرف على رئاسة الجامعة مولانا حبيب الرحمن المحدث رحمه الله تعالى، فعيناهما أئمة على وأسرنا قبل ذلك بشروط لشرطها، وأقام بتدريس الصحيح للبخاري وسنن الترمذي وتولى رئاسة التدريس، ولم يزل يدرس الحديث ويرأس هيئة التدريس إلى أن لبي داعي الله.

الكفاح ضد الإنجليز لتحرير الهند: وجمع بين التدريس والجهود المتواصلة ضد الاستعمار البريطاني فكان يسافر ويلقي الماضرات ويمسح المسلمين ويهول في الهند بخولا وعرضا ويث روح الشفوة والإيثار في المسلمين،

وينحدر العشاق ويسهر الليالي في المطالعة والتدريس مع بثينة دافمة وتواضع مطرط، وإكرام للوالدين وإرشاد للمسترشدين، وكان يرأس جمعية علماء الهند ويهبط الإنجليز بغضا مطرطا، وألقى خطبا حملية ضد الاستعمار البريطاني فألقى عليه القبض لثمان خلون من جمادى الآخرة سنة ١٣٦١ هـ وبقي معتقلا في سجن مراد آباد وسجن آله آباد سنتين وعدة أشهر، وهو صابر محتسب متمسك بالذي مشتغل بالعبادة والإفادة في السجن، وأطلق في سباسب من رمضان سنة ١٣٦٣ هـ فعاد إلى ما كان عليه من كفاح وجهاد، وتطهير وإرشاد وخدمة للعباد والبلاء، حتى اضطر الإنجليز إلى مغادرة الهند، فغادروا الهند وانقسمت الهند إلى مملكتين (هندوستان وباكستان) في رمضان سنة ١٣٦٦ هـ واقفرت الحروب وولعت المذابح في مدن الهند وقراها وكانت الطامة الكبرى في الهند على المسلمين بقتلهم المسيح والهندوس (المشركون) وقتل جموع كثيرة من المسلمين إلى باكستان، وبقي سائر المسلمين في اضطراب الحال وتشنت البال،

جهوده المشكورة بعد الاستقلال: انتهت شيخ الإسلام - ع - إلى أحمد المنى واعطاء دينها ببول في القرى والأصهار، ينور في المسلمين الإيمان بالله والثقة به والتوكل عليه، والاعتزاز بالدين، ويدعوهم إلى الصبر والثبات ومقاومة البلاء، فثبتت مواظبه في جولاته القلوب المنقلبة وأرست الأقدام المترنزة، وزال الخطر وانقشع السحاب، وبقيت المراكز الدينية على ثبات بعد أن كانت على شرف الزوال، وبده المسلمون بحرون حياتهم ونشاطهم باستقامة واعتدال العكوف على تدريس الحديث والزهد عن المنصب، واعتزل شيخ الإسلام بعد تحويل البلاد إلى الشعب الهندي، فلم يأخذ منصبها ولم يتصل بالحكومة ورجائها، ولتخصه رئيس الجمهورية برتبة فخرية فرفضها، وحلف على درس الحديث والدعوة إلى الله وتزبية النفوس، كان ببول في أقطار الهند وأرجائها يدعو المسلمين إلى التمسك بالدين واتباع الشريعة فخراء واتباع السنن القنبوية صلى الله عليه وسلم واصلاح الحال وإكثار تكافلته، وقد عطف قلبه عليه القلوب والنفوس وغرس حبه في أهل الخير فلقبوا عليه زرافات ووجدقا، وسافروا إليه من كل حذب وصوب،

وفاته: وغلب عليه الفشوع والرفقة والانهال إلى الله تعالى للقاءه حتى وفاته الأجل في الثالث عشر من جمادى الأولى سنة ١٣٧٧ هـ، وصلى عليه شيخنا شيوخ الحديث مولانا محمد زكريا الكندهلوي في جم غفير وجمع كثير لا يحصى، وبقي في جوار أستاذه شيخ الهند محمود الحسن الديوبندي والإمام حجة الإسلام محمد فاسم الفتوتوي نور الله برزخهم درس صحيح البخاري في دار العلوم الديوبندية ثلاثين سنة تقريبا وأخرج عليه ألف من العلماء.

ميزاته وخصائصه: وكان شيخ الإسلام حسين أحمد المنسى من نوابر العصر والقدراجل صدقا وإخلاصا في علو حمة وقوة إرادة، وشهامة نفس، وصبر على المفار، ومسامحة للأعداء، يشفع لهم ويسعى في قضاء حوائجهم برحمة نزع وسعة صدر، وكنت له نزاهة لا ترقى إليها شبهة، وهمة لا تعرف الفتور والكسل، وتشغل دلم لا تنطرق إليه الفمل.

ليله ونهاره: كانت لوفاته مشغولة منقمة، كان إذا صلى الصبح أكل الفطور مع الضيوف الذين يكثر عددهم، ثم توجه إلى قاعة الحديث ودرس درسا في صحيح البخاري ودرسا في جامع الترمذي، وقد كان يقرأ هو بنفسه بلحن عربي وصوت واضح جهوري، ويخوض في الشرح والإلقاء، ثم ينصرف ويتفقد مع صيوفه ويحفل، ويد أن يصلي الظهر يجلس للواقفين ويشرب معهم الشاي ويكتب الرسائل والرمود ويكتب إلى الزاوين والسائلين، وإذا صلى العصر جلس للضيوف وحديثهم ويونسهم، وإذا كان في آخر سنة كان يدرس إلى صلاة المغرب، وكان إذا صلى المغرب قام للوقوف وأطلق القراءة والقيام، وينفرغ للمسترشدين وأصحاب السلوك، فهاذا صلى العشاء تشغل بدرس صحيح البخاري، إلى أن يفضى من الليل نكته أو نصبه، ثم يدخل البيت ويأخذ حظه من الراحة، ثم قام ينطوع ويحلى القيام، ويشغل بقائه والمطربة، ويكثر دعاءه والانهال وينشد الأبيات الرفيقة المرفقة في مناجاة ربه تعالى إلى أن يصبح ليصلي، وإذا صلى إماما في سفر وحضر التزم السنن وقرأ من السور ما صح في الحديث وثبت عن النبي صلى الله عليه وسلم لا يدخل بذلك،

حملته القنبية: وكان في آخر عمره ظهبت عليه الحممة القنبية والغبورة للشرع وقسنة القنبية صلى الله عليه وسلم، فكان لا يتحمل نظريطا فيها ولا تعزبه العدة في ذلك ويظهر صوته، ويشدد الإكثار على من خالف السنة أو

خلق اللحية أو استخف بشعار الإسلام وكان شديد الحب للاستاذة ومشافهة شديد
الغيرة فيهم.

مولفاته: وله من المؤلفات تفنن حيات ذكر فيه أحوال أسرته وأيام تطفله ثم
هجرته مع أبيه إلى المدينة المنورة ودراسته في المدينة المنورة ثم اعتقاله مع
شقيقه وغير ذلك، وله "الشهاب الثاقب على المستشرق الغلاب" رد فيه على أحمد
رضي الله عنه في تكفيره أعلام الطغاة، وقد طبعت مكتبته في أربع مجلدات
جمع فيه بعض مقالاته مقلان يكتب إلى المسترشدين وغيرهم، وجمع بعض تلامذته
دروسه لمنه الترمذي وسماه هدية المجتبي من تقرير تحرير المدني وهو مطبوع لم
يكمل.

إصلاح المسلمين : وكان رحمه الله تعالى رئيس جمعية علماء الهند
والقائدها، وكان مدة رئاسته قرىبا من عشرين سنة، ومع اشتغاله بتدريس الحديث و
رئاسة التدريس والخدمة الجمعية كان يربي السالكين ويرشد المسترشدين مفاطبة
ومعاقبة مع كثرة الضيوف وهجوم الأتباع، وقد بلغ عدد المنفرجين لديه من
الحديث الشريف إلى أربعة آلاف تقريبا، كما تخرج عليه خلقه في الطريقة ويزيد
عدهم على مائة وستين رجلا، وهم مشفقون في ما استغفلهم بتدريس الحديث
وإشاعة الدين ولقد البيعة والقتالين، ولقد بلغت نتائج فوضه إلى أرجاء الهند شرقا
 وغربا وجنوبا وشمالا، بل إلى خارج الهند كالباكستان وأفريقية واورما وبنغلاديش
 وغيرها.

إخوانه: وكان له أربع إخوة : السيد محمد صديق والسيد أحمد والسيد جميل
أحمد والسيد محمود أحمد، وكانت ولادتهم بالمدينة المنورة رحمهم الله تعالى.
واسم السيد أحمد مدرسة العلوم الشرعية ليتامى المدينة النبوية (صلى الله تعالى
على سلعها وسلم) وكانت هذه المدرسة في جوار المسجد النبوي الشريف، ونزل
فيها شيخ المشايخ مولانا خليل أحمد السهارنبوري حين هاجر إلى المدينة المنورة
في ١٣٤٤هـ. وكتب آخر المجلد من بطل المجهود أثناء إقامته بها. وأخذت ساحتها
الآن في مشروع توسعة المسجد النبوي ونقلت إلى محل آخر بعد من المجلد الأول.
لبناءه: ولقد خلف شيخ الإسلام حسين أحمد المدني رحمه الله تعالى ثلاث
بنين أكبرهم فضيلة الشيخ السيد أحمد المدني وأوسطهم السيد أرشد المدني

وأصغرهم السيد أحمد المدني حفظهم الله، تابعهم محنت جليل درس صحيح مسلم
عدة سنين في الجامعة القاسمية في مراد آباد، ثم قدم دار العلوم الديوبندية وهو
يدرس فيها سنين الترمذي ومشكاة المصابيح، أعطى الله درجته شيخ الإسلام المدني
وأبلى تربيته وتلاميذه وخلفاءه على مر الدهور والأعوام فقامين بالحق مجاهدين
به د ثقلين على القلوب والسنة وتشرعوا النبوة (صلى الله على صلحها
وسلم).

(١) من زمة الخواطر وجرية الجمعية المختصة بذكره وغيرها.

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

الحمد لله نعمده ونستعينه ونستغفره ونؤمن به ونثق به عليه ونعوذ بالله من
شرور أنفسنا وسيئات أعمالنا من يهده الله فلا مضل له ومن يضلل الله فلا هادي له
ونشهد أن سينا ومولانا محمدا عبده ورسوله صلى الله تعالى عليه وعلى آله
وصحبه وسلم، أما بعد فيقول نظر طلبة العلوم الدينية ببنده سيد الأئمة وغير
قريبه عليه وعلى آله قلب الف صلاة وتحية الراعي علو ربه الصمد عبده المدهو
بحسب أن أحد ظر له ولوالديه ومشائخه الرؤف الاحد ، انه قد جرى ببعض أدبية
العلم نكر المهدى الموهود فافكر بعض الفضلاء الكسطين صحة الأحاديث الواردة
فيه فلمعيت أن لجمع الأحاديث الصحيحة في هذا الباب واترك الصنن والضعاف
رجاء قتلاخ الناس وتبلغ ما أتى به النبي عليه والسلام وأن لا يقر الناس بكلام
بعض المصنفين الذين لا امام لهم بظم الحديث كبن خلدون^(١) وغيره فليتهم وإن
كانوا من المعتمدين في التاريخ وأمثلة فلا اعتد لهم في علم الحديث وقد كتبت

(١) القاضي القضاة عبد الرحمن بن محمد بن خلون الأشبيلي الحصري الملقب القزويني ٨٠٨ هـ ولد في تونس سنة ٧٣٢ هـ مؤرخ وفيلسوف ورجل مجلس درس المنطق والفلسفة والفقه والتاريخ له عدة أشرطة على مخطوط تونس وفي مكتبة ثم سافر إلى الأندلس فالتقى به ابن الأحرار صاحب خريطة سحر إلى ملك قتاله ثم رحل إلى مصر وتونس في الأثر ومروى عنه المصنفات وله بئر يرى القضاة محققا يرى بطلانه وحول وأعيد وتوفي فجأة في القاهرة كالي أصبح المنطق جدول الصورة عقلا صديق القهجة طامعا للمرابطة فحلقه تشبه بقلبه الصبر وبهرق الشجاعة والخبر في تاريخ العرب والفهم والبربر في مجلة مجلدات أولها المقدمة وهي تدعى أصول علم الانضاج ومن كتبه شرح البردة وكتاب في الحساب ورسالة في المنطق وشعاع عقل لتهديب المسائل - ولد طعن ابن خلون في أمانيته المهدى في مقدمته في الفصل الثاني والخمسين ولكن لا أعاد بقوله في تصحيح حديث وتصحيحه عند أهل الحديث لأنه ليس من رجال الحديث كما قال الفتح رحمه الله وقال أيضا الشيخ أحمد شاكر في تخرجه الأحاديث المسند للإمام أحمد ج ٥ ص ١٩٧، أما ابن خلون فقد قضى سالف به علم وقدم قصدا لم يكن من رجالها (الإسلام للزركلي ج ٢ ص ٣٣٠) وشهد في الإعلام (ص ١٧٩).

سمع قبل ذلك الإقرار من بعض العوام أيضا لكن لم يعطى إقرارهم على الجمع
 ولما رأت فضلاء الأئمة الزمان يتراءون فيه شماتة ذليلى لهذا المقصد
 العنيف لعله يكون نزعاً لإزالة الاستهزاء عن هذا الدين العنيف وعلى الله التكلان.
 وحيث أن بعض الأماثيل قد تكلم به إمام من أئمة الحديث وبعضها ليس كذلك فلما
 رأت حديثاً قد تكلم بتصحيحه إمام مطهر من أئمة الحديث اتيت به بغير تعرض
 لرجالهم وما لم يكن كذلك تعرضت لرجالهم فمن كان من رجال الصمعيين كلفيت
 بذكر ذلك ومن لم يكن كذلك اتيت بالحفاظ فتوثق التي ذكرها أئمة الجرح والتعديل
 ولما كان الحكم أبو عبد الله التيسابوري رحمه الله تعالى ^(١) يرمى بالتساهل في
 تصحيح الأماثيل لم كتف بتصحيحه فقط بل اعتمدت على تلخيص صحاح
 المستدرک للأهلبى رحمه الله تعالى ^(٢) لما جرح في صحته تركته وما قبله اتيت به
 وتركت كثيراً من الأماثيل لعدم الإطلاع على أسبقها مما ذكره صاحب كنز العمال
 وغيره ^(٣) واعتمدت في تعديل الرواة وتوثيقهم على تهذيب التهذيب

(١٦) لم يجد الله محمد بن عبد الله بن محمد بن حنبلية الحاكم الحمصي الفيسوري المعروف بأبي
 إمام حتى ورى فيه صلح التصنيف التي لم يبق إلى سنها كتاب الاكليل وكتاب المختل فيه
 وتاريخ يسير وفصل في الفقه والسنن على كتاب السمين وغير ذلك توفي عام ١٠٥ هـ
 وهو متماثل في المصوح وعلق الخطاط على أن السند الموقوف لأحد تلاميذه، (المسألة المستطرفة
 ص ١٦٩)

{٢} الحائض التي لو عدتة محمد بن أحمد بن عثمان الترمذي في التاريخ الأصل
الذي سماه في الأصل كما في التفسير توفي بمثل سنة ٧٢٤ هـ نفس التاريخ المشترك للحاكم
وتعب كثيرا منه بالضعف والفتور أو فوسج والى في بعض كلامه إلى العلماء لا يحدون بتصحيح
الترجي ولا لحاكم (أما ص ٢٠)

(٣) فتح علاء الدين على الشيراز بالفتح من مسلم الفرس. بعد الملك بن الحنفى على الشيرازي
الفرار إلى الهند ثم قسدى فلم يكن له من غنائه شيئاً أصبه من حرمه و مولده في يومه من
ملك الشيراز بعد منعه من التمتع بملكه عجزاً وسكن في الهند ثم أقام بمكة مدة
سبعة أشهر وفيها سنة ٩٧٤ هـ له مصنفات في الحديث وغيرها كان في الحال في مثل الأول
والأعلى في اللغة أجراً واستصر كسر المسائل ومنهج العمل في مثل الأول (مخطوطة) -

وخلصه التذهب هذا وعلى الله الاعتماد وهو حسبي ونعم الوكيل.

قال الإمام الحافظ أبو عيسى محمد بن عيسى بن سورة الترمذي رحمه الله تعالى في جامعه (١) :

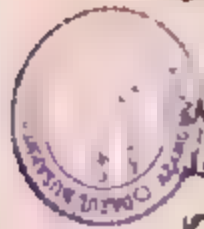
الحديث (١) حدثنا عبيد بن اسباط بن محمد القرشي نا أبي نا سليمان الثوري عن عاصم بن بهدلة عن زر^(١) عن عبد الله رضي الله عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا تذهب الدنيا حتى يملك العرب رجل من اهل بيتي يواطى^(٢) اسمه اسمي انا وفي الباب عن علي وابي سعيد ولم سلمة وابي هريرة رضي الله تعالى عنهم هذا حديث حسن صحيح (١).

الحديث (٢) حدثنا عبد الجبار بن العلاء الطبري نا سليمان بن عبيدة عن عاصم عن زر عن عبد الله عن النبي صلى الله عليه وسلم قال يلى رجل من اهل بيتي يواطى اسمه اسمي قال عاصم وحدثنا أبو صالح عن أبي هريرة رضي الله

عليه وسلم قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا تذهب الدنيا حتى يملك العرب رجل من اهل بيتي يواطى اسمه اسمي انا وفي الباب عن علي وابي سعيد ولم سلمة وابي هريرة رضي الله تعالى عنهم هذا حديث حسن صحيح (١).

(١) محمد بن عيسى بن سورة بن موسى السلي البصري الترمذي أبو عيسى توفي سنة ٢٧٩ هـ عن ائمة علماء الحديث وحفظه من اهل ترمذ (علي نهر جرح) تلمذ على البخاري وشاركه في بعض شيوخه ولهم رحلات إلى خراسان والعراق والحجاز وعسى في آخر صوره وتلقى بطريق به السبق في الحديث مات بـ ترمذ من تصليفه الجامع الكبير المعروف باسم الترمذي في الحديث مجلد في الحديث والفتوى والتاريخ والعدل في الحديث (الاعلام ج ٢ ص ٢٢٢)

(٢) زر في السني زير بكسر زاي وشدا واه.
(٣) يواطى اي يوافق ويمثل
(٤) الترمذي ج ٢ ص ٤٧.



تعالى عنه يوم يلق من الدنيا لا يومنا بطون الله ذلك اليوم حتى يلى الله هذا حديث حسن صحيح (١).

وقال الإمام الحافظ الحجة أبو الحسن مسلم بن الحجاج القشيري رحمه الله تعالى :

الحديث (٣) حدثني محمد بن حاتم بن ميمون نا الوليد بن صالح نا عبيد الله بن عمر نا زيد بن أبي أنيسة عن عبد الملك العامري عن يوسف ابن مازك قال أخبرني عبد الله بن صفوان عن أم المؤمنين (١) رضي الله عنها ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال سمعوا بهذا البيت يلى الكلمة قوم ليست لهم منة (٢) ولا حد ولا عدة يبعث إليهم جيش حتى إذا كانوا ببهاء (٣) من الأرض خسف بهم. قال يوسف وأهل الشام يومئذ يسرعون إلى مكة فحال عبد الله بن صفوان لم والله ما هو بهذا الجيش.

وأي رواية أخرى عده عن عائشة رضي الله تعالى عنها قالت حدث (٤) رسول الله صلى الله عليه وسلم في منامة فلقنا يا رسول الله صنعت شيئا في منامك لم تكن تعلمه فقال العجب ان ناسا من امتي يذمون برجل من قريش قد لجأ بالبيت حتى إذا كانوا بالبهاء خسف بهم فلقنا يا رسول الله ان الطريق قد يجمع الناس قال نعم فيهم المستعصر (٥) والمجبور وابن السبيل هؤلاء هم المهلكا واحدا

(١) أيضا ولعرجه الإمام أبو داود في منامه وسكت عنه والحافظ أبو بكر البيهقي في باب ما جاء في خروج المعدي وله شاهد صحيح عن طريق عبد أبي داود وعن أبي سعيد القندري عند ابن ماجة والبيهقي وأحمد.

(٢) قال الفارابي في حاشية (تخرج صحيح مسلم للإمام للثوري ج ٢ ص ٣٨٨)
(٣) منة بفتح الميم وكسر الميم أي ليس لهم من يعصمهم ويمنعهم
(٤) البهاء قال أبو الحسن اسماء لا شيء بوا.
(٥) حيث قيل منتهى اضطراب جسمه وفيه حركة اضطرابه كمن يندثر شيئا أو يندفع.
(٦) المستعصر غير المستعير فلكه فقامد به جدا.

ويصحبون مصابري شتى يبعثهم الله على نياتهم" اهـ^(١).

الحديث (٤) حدثنا زهير بن حرب وعلى بن حجر واللفظ لزهير قالنا لما سمعنا عبد الله بن الجريري عن أبي نضرة قال كنا عند جابر بن عبد الله رضي الله عنهما فقال يوشك أهل الشام أن لا يجيئ إليهم دينار ولا مدى^(٢) قلنا من أين ذلك قال من قبل الروم ثم سكنت حينئذ ثم قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم يكون في آخر أمتي خليفة يحترق^(٣) المال حثيا ولا يهدد عدا^(٤) قال قلت لأبي نضرة وأبي العلاء أتريدان أنه عمر بن عبد العزيز فقال لا بل^(٥).

قلت ولا يظنك أنك لا تجد في شئ من هذه الروايات ذكر المهدى لأن الأحاديث الصحيحة التي سألني ذكرها تصرح أن ذلك الرجل القاعد بالبيت إنما هو المهدي وكذلك الحليفة الذي يحترق المال حثيا هو المهدي ولي الأحاديث بصر بعضها بعضا كما لا يخفى على من له لروح الفهم بالحديث وقلة العلم.

وقال الإمام الحافظ الحجة أبو داود سليمان^(٦) بن الأشعث السجستاني رحمه الله تعالى في سننه .

الحديث (٥) حدثنا مسند بن عمر بن عبيد حدثهم ج وحدثنا محمد بن المعلاء نا أبو بكر بن أبي عمير ج وثنا مسند نا يحيى بن سليمان ج وثنا أحمد بن إبراهيم قال نا عبيد الله بن موسى نا زائدة ج وثنا أحمد بن إبراهيم شئ عبيد

(١) صحيح مسلم ج ٢ ص ٢٨٨ وقد ذكر مسلم الحديث قبل هذه الرواية من رواية أم سلمة

(٢) مدى مكيال في الشام ومصر يسع ١٩ صاعا

(٣) يحترق حثيا وحثوا هو الحط بالدين.

(٤) صحيح مسلم ج ٢ ص ٢٩٠ وقال مسلم بعد هذه الرواية عن أبي سعيد الخدري نحوه

(٥) الحافظ تلمذة سليمان بن الأشعث بن إسحاق بن بشير الأزدي السجستاني مودود اسم أهل الحديث في زمانه أسلمه من سجنين رجل رحلة بحيرة ونزل في القصرة سنة ٢٢٧هـ له الفن في جرائن وهو أحد الكتب الستة جمع فيه ٨٨٠٠ حديثا فنهجها من ٥٠٠٠٠٠ حديثا وله الوسائل المستخرجة في الحديث وكتاب الرعد - مخطوطة في حرقه القرويين بحط قننسي وجمعت والقصور مخطوطة رسالة وشعرية الأخيرة مخطوطة رسالة: الاعلام ج ٣ ص ١٢٢.

الله بن موسى عن طاهر المضي كلهم عن حاتم عن زر عن عبد الله رضي الله تعالى عنه عن النبي صلى الله عليه وسلم قال لو لم يبق من الدنيا [لا يوم قال] زائدة لظول الله تلك اليوم حتى يبعث رجلا مني أو من أهل بيتي يواطئ اسمه اسمي واسم أبيه باسم أبي زه في حديث طاهر يملأ الأرض قسطا وعدلا كما ملئت ظلما وجورا قال في حديث سليمان لا تذهب أو لا تفتأ الدنيا حتى يملك العرب رجل من أهل بيتي يواطئ اسمه اسمي قال أبو داود القاسمي حرسه وأبى بكر بن مزي

قلت مدار هذه الرواية على عاصم^(١) بن بهينة المعروف بابن أبي النجود أحد القراء المشهورة لخرج له البخاري ومسلم رحمهم الله تعالى مقروبا والأربعة وثمة أحمد والمجلي ويغوب بن مكيون والبرزعة وأما زر فهو ابن خبيش الأسدي الكوفي لخرج له قصة وأما عبد الله بن مسعود رضي الله عنه الصحابي الفقيه المعروف فطم صا ذكر أن الحديث صحيح على شرطهما قال أبو عبد الله الحاكم في مستدركه منقصة والحديث المصنف بذلك الطريق وطرق حديث حاتم عن زر عن عبد الله كلها صحيحة (أي كل طريقه صحيحة على ما لحظته في هذا الكتاب بالاشتجاج بالخير عاصم ابن أبي النجود لا هو امام من أئمة المسلمين)^(٢).

(١) من في دلائل أول كتاب المهدي ج ٢ ص ٨٨.

(٢) حاتم بن بهينة راجع تهذيب التهذيب ج ٥ ص ٢٥ وخلاصة التهذيب ص ١٨١ ولز بن يحيى تهذيب التهذيب ج ٣ ص ٢٧٧.

(٣) المستدرک کتاب فضائل وعلام ج ١ ص ٥٥٧ - وقال صاحب حرس المصنف عنه هو داود القاسمي وابن القيم وله مشاهد صحيح من حديث طاهر عن أبي داود وزواة القزويني كما مر وابن ماجة وأحمد من حديث أبي سعيد الخدري نا الحديث صحيح بطواضع والله اعلم.

الحديث (٦) حدثنا عثمان بن أبي شيبة ثنا الفضل بن زكريا حدثنا طاهر عن
 القاسم بن أبي بزة عن أبي الطفيل عن علي رضي الله عنه عن أنس بن مالك
 عليه وسلم قال: لو لم يبق من الدهر إلا يوم لبعث الله رجلاً من أهل بيتي يملأها
 عدلاً كما ملئت جوراً (١).

قولنا لما 'عثمان' بن أبي شيبة فهو عثمان بن محمد بن أبي شيبة إبراهيم بن
 عثمان الجبلي أبو الحسن الكوفي الحافظ أحد الأعلام أخرج له الشيخان وأبو داود
 والنسائي وغير حاجة قال ابن معين ثقة (٢) وأما الفضل بن زكريا فهو عمرو بن
 حماد بن الزهير القتيبي مولى آل طلحة أبو نعم الكوفي أضافه الأجل الحافظ الطرم
 قال أحمد ثقة يظن عارف بالحديث وقال النسائي لجمع أصحابه على أن ياب نعم كل
 غاية في الاتقان أخرج له البخاري والأربعة وثقه أحمد وابن معين والعلوي وابن سعد.

(١) سنن أبي داود ج ٢ ص ٥٨٨.

(٢) عثمان بن أبي شيبة روى عنه الجماعة سوى الترمذي وسوى النسائي فروى في اليوم والليلة عن
 زكريا بن يحيى السجزي عنه وسند على من أبي بكر المروزي عنه - تهذيب التهذيب ج ٧ ص
 ١٣٥ - الفضل بن زكريا وثقه سنة ١٣٠ هـ ومات سنة ٢١٨ هـ روى عنه البخاري وغيره - ربيع تهذيب
 التهذيب ج ٨ ص ٢٤٣ وخلاصة تهذيب ص ٣٠٨ - طاهر بن خليفة القرشي المروزي مولاهم أبو
 بكر الحافظ الكوفي قال المعلى كوفي ثقة حسن الحديث وكان فيه شيع قليل وقال النسائي لا بأس به
 وقال في موضع آخر ثقة، حافظ، كبير، مات سنة ١٥٢ هـ روى له البخاري وغيره وقال ابن سعد
 كان ثقة لا شاء الله ومن الناس من يستنسخه وكان لا يدع لحد يكتب عنه وكان أحمد بن حنبل يقول
 هو خشي مغرط (أي من الشبهة فرقة من الجهمية) قال السامي وكان يقدم عليه على حنبل وقال
 السعدي رابع غير ثقة وقال لأبو الحسن طاهر رابع ولم يمتح به البخاري وقال عدو له أصحبت
 سلامة عند الكوفيين وهو متهم وأفرجه لا بأس به تهذيب التهذيب ج ٨ ص ٢٧٠ وخلاصة
 تهذيب ص ٣١١.

أب القاسم بن أبي بزة - فهو أبو عبد الله المروزي المكي أخرج له القسمة (١) وأما
 أبو الطاهر فهو عمرو بن وثقة الكندي البصري أحد الصحابة وأحد هم وفاته على الإطلاق
 وأخرج له القسمة والحاصل في الحديث صحيح (٢) على شرط البخاري رحمه الله تعالى.

الحديث (٧) حدثنا أحمد بن إبراهيم بن عبد الله بن جعفر القرشي ثنا أبو
 الطاهر الحسن بن عمر عن زكريا بن بيان عن علي بن نفيل عن معمر بن المصعب عن
 أم سلمة رضي الله تعالى عنها قالت سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول:
 المهدي من عترتي (٣) من ولد فاطمة قال عبد الله بن جعفر وسمعت أبا الطاهر يروي
 علي بن نفيل ويذكر عنه صلواته (٤).

قولنا لما أحمد بن إبراهيم فهو أبو علي أحمد بن إبراهيم بن خالد الموصل
 يروي بذلك كتب عنه أحمد بن حنبل ويحيى بن معين وقال لا بأس به وقال صاحب
 تزيح الموصل كل ظاهر الصلاح والفضل وذكره ابن حبان في الثقات، وقال إبراهيم
 بن الجندب عن ابن معين ثقة صدوق أخرج له أبو داود وابن ماجه في تفسيره - ولما

(١) القاسم بن أبي بزة (أبو الطاهر المروزي) المروزي مولاهم وجدته من فارس أسلم
 على يد السائب بن سبي وكنى ثقة قيل الحديث وقال ابن حبان لم يسمع القسمة من معمر بن
 القاسم وقال من يروي عن معمر القسمة فلما أخذ من كتاب القسمة وذكر البخاري في الأوسط بسند
 مات سنة ١١٥ هـ تهذيب التهذيب ج ٨ ص ٢٧٨ وخلاصة تهذيب ص ٣١١.

(٢) روى مشكراً في صحيح ج ٢ ص ١٧٠ من عترتي من أولاد فاطمة.

(٣) حنبل قال القسمة المروزي ولد الرجل من سلمة وقد تكون القسمة المروزي وهي القسمة.

(٤) سنن أبي داود ج ٢ ص ٥٨٨.

(٥) أحمد بن إبراهيم بن خالد الموصل تهذيب التهذيب ج ١ ص ٨.

عبد الله^(١) بن جعفر الرقي فهو أبو عبد الرحمن عبد الله بن جعفر بن عجلان الأموي وثقه أبو حاتم أخرج له الستة - وأما أبو المليح^(٢) الحسن بن عمر فهو ابن يحيى الخزازي أبو المليح الرقي، قال أحمد ثقة صاحب الحديث صدوق أخرج له البخاري تعليقاً وأبو داود والنسائي وابن ماجه قال أبو زرعة ثقة وقال أبو حاتم يكتف حديثه وذكره ابن حبان في الثقات وقال الدار قطن ثقة وقال عثمان الدوري عن ابن معين ثقة وأما ريان بن^(٣) ريان فهو الرقي الملقب قال البخاري قال عبد الصمد بن عمار ثنا أبو المليح أنه سمع ريان بن ريان وذكر فضله، وقال النسائي ليس به بأس وذكره ابن حبان في الثقات وقال كل شيخنا صالحاً - وأما علي^(٤) بن يعقوب فهو بن يعقوب بن زراع المهدي أبو محمد الخزازي الحراني قال عبد الله بن جعفر الرقي سمعت أبا المليح الرقي يثني على بن يعقوب ويذكره من صالحه، وقال أبو حاتم لا بأس به وذكره ابن حبان في الثقات وذكره المعلى في كتابه وقال لا يتابع على حديثه في المهدي ولا يرفى إلا به وفي المهدي حديث جواد من غير هذا الوجه وأما سعيد بن المسيب فهو امام مشهور، والحديث صحيح لا ضعف فيه وأما قول المعلى أنه لا يتابع على حديثه في المهدي فلا يصح

(١) عبد الله بن جعفر بن عجلان أبو عبد الرحمن الرقي مولاهم قال ابن أبي خيثمة عن ابن معين ثقة وقال النسائي ليس به بأس قال أبو يعقوب وقال مالك بن النعمان ذهب بصري سنة (١٦) ونسب سنة (١٨) ومات سنة ٢٢٠ هـ وقال ابن حبان في الثقات لم يكن اختلاطه للمشايعاً ربما خلفه ووثقه المعلى تذيب التذيب ج ٥ ص ١٥٩.

(٢) أبو المليح الحسن بن عمر الخزازي مولاهم أخرج له النسائي في اليوم واليلة - تذيب التذيب ج ٢ ص ٢٦٧ وخلاصة التذيب ص ٨٠.

(٣) زياد بن ريان الرقي صدوق عاهد من سلسلة من رواة في ولاد وابن ماجه قريب التذيب ص ٨٣ وخلاصة التذيب ص ١٢٧ وقال البخاري في السند (أبو يعقوب بن زراع) نظر وقال ابن حبان في الثقات لما ذكر من حديث زياد بن ريان هذا الحديث وهو معروف به وقطاعه أن زياد بن ريان وهو في رفعه - لكن هذا الحديث أسند جيد لأن ريان بن ريان صدوق عاهد وعلي بن ريان لا بأس به ليس الزعم وجود طما وأن ذلك لم يثبت لغيره تشدد له.

(٤) علي بن ريان - خلاصة التذيب ص ٢٧٨ وتذيب التذيب ج ٢ ص ٢٦٢ والتقريب ص ١٨٦.

في صحة الحديث إذ لا يشترط في صحته وجود المتابع كما هو معروف - وتبين من قول القائل أن الأحاديث الصحيحة موجودة في المهدي.

الحديث (٨) حشاش سهل بن تمام بن بزيع نا عمران القطان عن ثنادة عن أبي نضرة عن أبي سعيد الخدري رضي الله تعالى عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم "المهدي مني لحي^(١) الجبهة الشي^(٢) الألف يملأ الأرض قسطاً وعدلاً كما ملئت ظلماً وجوراً ويملك سبع سنين الخ^(٣)".

أقول أما سهل^(١) بن تمام بن بزيع فهو الخدري السدي أبو عمرو البصري قال أبو زرعة لم يكن يكتب ربما وهم في الشيء وقال أبو حاتم شيخ وذكره ابن حبان في الثقات وقال يعقوب لمرج له أبو داود - وأما عمران^(٢) القطان فهو عمران بن داور العمي أبو العول البصري أحد العلماء وثني عليه يحيى بن سعيد الطائي ووثقه علي بن مسلم وقال بعد أن جرد لي يكون صالح الحديث قال في التقريب صدوق بهم وروى برأى الخوارج وفي تهذيب التذيب قال عمرو بن علي كان ابن مهدي يحدث عنه وكل يحيى لا يحدث عنه وقد ذكره يحيى يوماً فلخص لقاءه عليه وقال الأجرى عن أبي داود هو من أصحاب الحسن وما سمعت إلا خيراً وقال ابن حبان هو ممن يكتب حديثه وذكره ابن حبان في الثقات وقال السلمي صدوق وثقه طائفة وقال المعلى من طريق ابن معين كان يرى رأي الخوارج ولم يكن داعية وقال القرمذي قال البخاري

(١) لحي الجبهة: الذي الصور الشعر من جهته.

(٢) الشي الألف الذي طول في لفته ورفعة في أركبه مع حطب في وسطه.

(٣) من أبي داود قول كاتب المهدي ج ٦ ص ٨٨٨ ولغرضه الملقب أبو بكر البجلي في البحث والمقصور.

(٤) سهل بن تمام بن بزيع الخدري: تذيب التذيب ج ٢ ص ٢٦٧.

(٥) عمران القطان بن داود العمي البصري أبو العول تذيب التذيب ج ٨ ص ١١٥ و١١٦ و١١٧ والتقريب: تذيب التذيب ص ١٢٧ وخلاصة التذيب ص ٢٦٥.

وَمَسْمُومٌ وَيُنْقَى الْإِسْلَامُ بِهَرَاتِهِ^(١) إِلَى الْأَرْضِ فَوَلَّيْتُ سَبْعَ سَنِينَ ثُمَّ يَتَوَفَّى وَيُصَلَّى عَلَيْهِ الْمَمْلُوكُونَ قَالَ أَبُو دَاوُدَ وَقَالَ بَعْضُهُمْ عَنْ هِشَامٍ تِسْعَ سَنِينَ وَقَالَ بَعْضُهُمْ سَبْعَ سَنِينَ

الحديث (١٠) ثم قال حدثنا هارون بن عبدالله انما عبد الصمد عن همام
عن قتادة بهذا الحديث قال نسمع منقول قال غير معاذ عن هشام نسمع منقول

الحديث (١١) حدثنا ابن المنذر قال ثنا عمرو بن عاصم قال نا أبو العوام نا قتادة عن أبي الخليل عن عبد الله بن الحارث عن أم سلمة رضي الله عنها عن النبي صلى الله عليه وسلم بهذا الحديث وحديث معاذ تم الخ (١٢)

هو الطري أبو موسى الرقي البصري الحافظ اخرج له السنة فل محمد بن

«على القدر المتبقي» من ١٢٧ وقد شملت مسألة الأدب في المصور فتناقروا كثيرا من قداماء فاطوا الكلام فيها وفردوا بعضهم بالفتوى كما ترى السطوى في شقائد الفصله قد اطلق فيها من ٨-١٠ وفردوا بجزء سماء نظام اللى على الأدب» وكذلك مضمره السطوى اطلق فيها في ثلاثي المصنوعة ٣٣٩-٣٤٠ ثم لى وقد جمعت طرق هذا الحديث كلها في تأليف مستقل فاضى عن سرفها هذا وتأليفه هو الخير قدال على وجود القطب والأردن والنجباء والأدب وهو مطبوع في ضمن كتابه الحوى للفتوى، وسبق له القيم هذا الأخير من ١٤٤ وصححه بينا هو لى من ١٣٦ قد عد احديث الأدب كلها من الأحديث قبله وهذا التجميع خطأ والصواب أن مضمونها باطل وأبى كلها ولا سيما ولصاحبه هو حديث منها (عائشة عذائرى من ١٢٩).

(١) القصب جمع خصلة وهم الجماعة من الناس من خضرة الى الأزهرين لاؤمدها لها من لونها
وكل أريد جماعة من قاعد سامع القصب (الغاية) جزاء : بلنن القلق وسطاه أو لروءه وسقطم
كما في البحر إذا برى واستراح مد خطه على الأرض.

(۶) سہن اہی دلداد کتاب المہدی ج ۲ ص ۸۹.

(۳) محمد بن ابی بکر بن عبد الرحمن الماری فتح الحوزة وفتی خلاصة الکتاب ص ۲۵۷

يعني حجة - وأما معاذ ابن هشام فهو قنصتوقى البصري تولى قيس لخرج له
السنّة، وأبو بكرة فهو هشام (٢) بن أبي عبد الله بن سفيان قنصتوقى أبو بكر البصري
لخرج له السنّة، وأما قتادة فهو بن دعامه المخوص أبو قطيب البصري الأحمه أحد
الأئمة الأعلام لخرج له السنّة وأما صالح (٣) أبو الخليل فهو بن أبي مرهم الضمعي أبو
الخليل البصري لخرج له السنّة وأما صاحبه فهو عبد الله بن حنظل بن نوفل وقد
مخرج به في الرواية لدى عشر وثمانين عليه في كتاب أسماء الرجال وهذا عبد الله (١)
بن حنظل من أولاد الصحابة حكاه النبي صلى الله عليه وسلم لخرج له السنّة ولقاه
ابن معين وغيره فحدث على شرط الشيخين والأربعة في رواية من الجوعة والصحة
وعكذا الطريقان القائل بعده والله اعلم .

الحدیث (۱۲) قال ابو داؤد وحديث عن عمرو بن العاص قال قال رسول الله
 صلى الله عليه وسلم من شرب من ماء من ارضي الله عليه ونظر الى
 فيه الصن لقال ان يلى هذا سيد كما سمعنا النبي صلى الله عليه وسلم

(۱) ملازمین ختم بین سیدر اقتصادی فل این میں حقوق ایس بچہ و فل این حدی لہ حدیث کثیر
 رہا بظن و اور کہ حقوق خلاصہ القامہ میں ۲۸۰ والی تقریب القامہ میں ۶۱۸ حقوق رہا
 وہم میں خلاصہ مات حدی میں۔

(۲) متاثرین اہل حدائق میں سیر فیستوالی اور دیگر اہل بصری کل بیع القلم الی تجلب من مستواء
 کلب (یہاں اہل علی بن احمد سمعت شعبة یقول کان عثمان اعظم یطی واعظم عن قتادہ رسل الجرار
 فیستوالی لعل من فی غائل - تجلب فیستوالی ج ۱ ص ۱۰-۱۱۔

(۳) صالح ابو فضل ابن ابی مریم فضیلت مولام رفیع ابن سید و السلی، القریب القندیب من
۱۶ اوقاتہ الفاضل من ۱۶۱.

(1) عبد الله بن الحارث بن لؤلؤ بن الحارث بن عبد المطلب بن هاشم الهاشمي أبو محمد الحنفى لقبه به لؤلؤ ابن محسن وأبو زرعة وأبو بكر بن عبد البر بن الاستيعاب لهموا على أنه ثقة وقال ابن حبان حسن من غيرهم أهل المدينة - تهرب الخليل 5 ج 1 ص 157 - 158.

ويخرج من صلبه رجل يسمى باسم نبيكم صلى الله عليه وسلم يشبهه^(١) في الخلق ولا يشبهه في الخلق ثم ذكر قصة وملا الأرض هذا قبح^(٢)

قول لما هارون^(٣) بن المغيرة وهو البجلي أبو حمزة القرظي قال جرير لا اعلم لهذا البلدة اصبح حديثا منه وقال النسائي كتب عنه يحيى بن معين وقال صدوق وقال الأجرى عن أبي داود ليس به بأس هو في الشيعة ونكره ابن حبان في الثقات وقال ربما لفظا وقال عبد الله بن أحمد بن حنبل عن يحيى بن معين شيخ صدوق ثقة وقال السلمي فيه نظر اخرج له أبو داود والترمذي، ولما عمرو بن^(٤) أبي قيس فهو القرظي الأزرق الكوفي نزل القرى قال عبد الصمد بن عبد العزيز العمري دخل الرازيون على ثوري فسكوه الحديث فقال قيس عندكم الأزرق يحيى عمرو بن أبي قيس وقال الأجرى عن أبي داود في حديثه خطأ وقال في موضع لا بأس به ونكره ابن حبان في الثقات وقال ابن شاهين في الثقات قال عثمان بن أبي شيبة لا بأس به كل بهم في الحديث قليلا وقال أبو بكر البرزقي في السنن مستقيم الحديث اخرج له قهقري تعليقاً والأربعة - ولما شعيب بن خالد^(٥) فهو البجلي القرظي كان فاضلا المجوس ولذا قيس وعنبة بن سعد لم يصح المسلمين وقال ابن عينة حفظ من الرعزي ومالك شأنا وقال النسائي ليس به بأس ونكره ابن حبان في الثقات وقال الثوري عن أبي معين ليس به بأس وقال البجلي رازي ثقة اخرج له أبو داود - ولما

(١) أي يشبه في الصورة ولا يشبه في الموروث.

(٢) من أبي داود كتاب المهدى ج ٢ ص ٥٨٩ - قال المنذرى هذا حديث منقطع لأن بابا اسحق السعدي في سننه رأى طيا رؤية - فخصر من أبي داود ١٩٢/٦ تطبيق عند الثوري ٨١.

(٣) هارون بن المغيرة بن حكيم البجلي القرظي، تذيب التهذيب ج ١١ ص ١٩.

(٤) عمرو بن أبي قيس الرازي الأزرق، تذيب التهذيب ج ٨ ص ٨٢.

(٥) شعيب بن خالد البجلي القرظي، تذيب التهذيب ج ١ ص ٣٠٨.

هو اسحق فظاهر أنه السعدي^(١) المعروف بالحدقة والطم أحد الأئمة الاعلام اخرج له قصة وي لم يكر هو فلما أن يكون الشيباني أو العنسي وكلاما من الثقات المنظرين اخرج لهما الستة ولما غير هؤلاء فهموا من هذه الطيقة يوم يخرج أبو داود حديثهم والله اعلم والحاصل أن الحديث صحيح جدا استأذنه أن ثبت لماء أبي داود بهاروي والا فالحديث مطلق يصح لاحجاج به على رأي من يرى الإرسال حجة وقال الإمام الحافظ الحجة أبو عبد الله الحاكم في مستدرجه رحمه الله تعالى،

لحديث (١٣) ذكر رحمه الله تعالى باستأذنه في لم سلمة رضي الله عنها فقتل قال رسول الله صلى الله عليه وسلم يبيع لرجل من أملي بين الركن والمقام كعدة أهل بدر فبنته عصب العراق ولبدل الشام فبنتهم جيش من الشام حتى إذا كملوا بالبيداء خلس بهم ثم يسر فيه رجل من قريش فلواله كلب فبهمزهم الله قال وكان يقال أن الفتاة يومئذ من خلب من غنمة كلب^(٢)

لحديث (١٤) ويستأذنه عن أبي هريرة رضي الله تعالى عنه أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال للمهرور من حرم غنمة كلب ولو غللا والذي نفسي بيده نبتاهن نساءهم على درج دمشق حتى ترد المرأة من كسر يوجد لفظها قال أبو

(١) هو السعدي كما يرمي به المنذرى في مخصر من أبي داود فهو اسحق السعدي الكوفي هو عمرو بن عبد الله بن حيد ويقال على ويقل أن أبي شعيرة روى عن علي بن أبي طالب والمغيرة بن شعبة ولا بأس وأما قول لم يصح منها تذيب التهذيب ج ٨ ص ٥٩.

(٢) المستدرج للمصنف مع شعيب التميمي ج ١ ص ٥٢١ وفي سننه أبو عمرو حوران قتل قال السعدي حنيفة بن خالد وقال عمار بن قتيل فبنته من الشام فبنتهم جيش من الشام حتى إذا كملوا بالبيداء خلس بهم ثم يسر فيه رجل من قريش فلواله كلب فبهمزهم الله قال وكان يقال أن الفتاة يومئذ من خلب من غنمة كلب^(٢)

عبد الله هذا حديث صحيح الإسناد ولم يخرجاه^(١).

الحديث (١٥) ويسنده إلى عبد الله بن القبطية قال دخل الحارث بن أبي ربيعة وعبد الله بن صلوان واقفا معهما على ثم سلمة رضى الله عنهما فسألاها عن الجيش الذي يخسف به وكان ذلك في أيام ابن الزبير فقلت سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول "يعوذ عاذ بالحرم فبهت إليه بجيش فلذا كتوا ببيداء من الأرض خسف بهم" فقلت يا رسول كيف بمن يخرج كارها قال يخسف بهم معهم ولكنه يبعث على نيته يوم القيامة" ثم قالت قال رسول الله صلى الله عليه وسلم يعوذ عاذ بالبيت.

قال أبو عبد الله رحمه تعالى صحيح على شرطهما ووافقه لأذهبي رحمه الله تعالى^(٢).

الحديث (١٦) ويسنده عن النبي صلى الله عليه وسلم أنه قال لا تذهب الأيام والليالي حتى يهلك رجل من أهل بيتي يوطئ اسمه اسمي واسم أبيه اسم أبيس فهاض الأرض قسطا وعدلا كما ملئت ظلما وجورا.

قال أبو عبد الله صحيح الإسناد ولم يخرجاه ووافقه لأذهبي رحمه الله تعالى^(٣).

الحديث (١٧) ويسنده عن سعد بن سمعان قال سمعت أبا هريرة يحدث أبا قتادة رضى الله عنهما أن النبي صلى الله عليه وسلم قال "يبلغ رجل بين الركن

(١) المستدرک مع التلخیص ج ١ ص ١٣١ - ١٣٢ وقال لأذهبي في تحفيته صحيح.

(٢) المستدرک مع التلخیص ج ١ ص ١٢٩.

(٣) المستدرک مع التلخیص ج ١ ص ١٢٢ قال الأمام الحاكم رحمه الله في هذا الحديث (الذي مر ذكره) نكرة في هذا الموضع حيث يقول القوي وشعبة ورواية وغيرهم من أئمة المسلمين عن حاتم بن بختة عن زر بن حبیش عن عبد الله بن مسعود رضى الله عنه عن النبي صلى الله عليه وسلم أنه قال لا تذهب الأيام والليالي الخ وقال لأذهبي رحمه الله صحيح.

والمقام وإن يستحل هذا البيت إلا أنه فلا استحلوه فلا تسأل عن هتكه العرب ثم نحن الصبغة فتغرب غربا لا يضر بعده أبدا وهم الذين يستخرجون قلادة.

قال أبو عبد الله هذا حديث صحيح على شرط الشيخين ولم يخرجاه ووافقه لأذهبي رحمه الله تعالى^(١).

الحديث (١٨) ويسنده عن جابر بن عبد الله رضى الله عنهما قال يوشك أهل العراق لا يجرى فيهم نهر ولا قنير^(٢) قالوا لم ذلك يا أبا عبد الله قال من قبل قوم يمنون ذلك ثم سكت خيلة ثم قال يوشك أهل الشام لا يجرى فيهم نهر ولا مدى قالوا لم ذلك قال من قبل الروم يمنون ذلك ثم قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم يكون في أمي خليفة يمشي المال حثيا لا يده هذا ثم قال والذي نفسي بيده ليعرسان الأمر كما بدأ يعرسان قال ليمان في المدينة كما بدأ بها حتى يكون كل ليمان بالمدينة ثم قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا يخرج رجل من المدينة رغبة عنها إلا أبا لها خيرا منه وأيسمن ناس يرضى لشمار ورواه^(٣) فتهنونه والمدينة خير لهم لو قالوا يطمنون.

قال أبو عبد الله هذا حديث صحيح على شرط مسلم ولم يخرجاه بهذه السبيلة.

(١) ج ٤ ص ٤٥٢ - ٤٥٣ يروي عنه في أبي نعيم عن سعد بن سمعان وقال لأذهبي بعد الموافقة ما خرج من سمعان شيئا وروى عنه في أبي نعيم، وقد تكلم فيه، وسعد بن سمعان قال فيه النسائي ثقة وذكره في حيل في الثقات وقال البرقي عن الدارقطني ثقة وقال الحاكم تكلم تكلم معروف وقال الأزدي صحيح لا يخرج له خبر في جزء آخر إلا عن طلف الإسلام وهو دلاء والترمذي والنسائي يجهلون التهذيب ج ١ ص ١٠ وقال المعظم في التلخيص ص ٢٢٨ مطبوعه بيروت ١٤٠٨ هـ قال لم يصيب الأزدي في تصنيفه من الثلاثة وذكر المعظم في فتح الباري ج ١ ص ١٦١ يستحبها به.

(٢) القنير نهر معروف لأهل العراق وهو خمس كيلات يشرح صحيح مسلم القوي ج ٢ ص ٢٨٨.

(٣) شريف كل أرض فيها زرع والمثل.

ووظفهم الذهبى رحمه الله تعالى (١).

الحديث (١٩) وبسنده عن ثوبان رضى الله عنه يقتل عند كثر عم ثلاثة
عليهم ابن خليفة ثم لا يصير الى واحد منهم ثم تطلع الفريكة السود من قبل المشرق
فيقتلونكم قتالا لم يقتله قوم ثم ذكر شيئا فقال اذا رأيتموه فابعوه ولو حبوا على
الكلج فانه خليفة الله المهدى.

قال ابو عبد الله هذا حديث صحيح على شرط الشيخين ووظفه الذهبى رحمه
الله تعالى (٢).

الحديث (٢٠) وبسنده عن ابي هريرة رضى الله تعالى عنه قال قال
رسول الله صلى الله عليه وسلم يخرج رجل يقال له السفياني في حلق دمشق
وحامه من يثمه من كلب فيقتل حتى يفر بطون النساء ويقتل الصبيان فتجتمع لهم
فيمس فيقتلها حتى لا يطلع لثب (٣) تلعة ويخرج رجل من اهل بيتى في العرة فيبلغ
السفياني فيبعث فيه جندا من جنده يهزمهم فيسير فيه السفياني بمن معه حتى اذا
صار ببغداد من الأرض خسف بهم فلا ينجو منهم الا المظبر عنهم.

قال ابو عبد الله هذا حديث صحيح الاسناد على شرط الشيخين ولم يخرجاه
ووظفه الذهبى رحمه الله تعالى (٤).

الحديث (٢١) وبسنده عن ابي الطفيل عن محمد بن الحنفية قال كنا عند
على رضى الله عنه فسلمه رجل عن المهدي فقال على رضى الله عنه ههنا ثم
عاد بيده سبعا فقال ذلك يخرج في آخر الزمان اذا قال قريش الله الله قتل فجمع

(١) ج ٤ ص ١٥٦ وسكت عنه الفهرست.

(٢) ج ٤ ص ١٦٣-١٦٤

(٣) لثب تلعة - يريد كثرته والله لا يظفوا له موضع - والقلاع هي سائر الماء من حلق في

سائر جمع التلعة جمع البحار ج ١ ص ١٤٤.

(٤) ج ٤ ص ١٥٦.

الله تعالى له قوما (١) قزع كزع السحاب يولف الله قلوبهم لا يشتمون
في احد ولا يفرحون بلعد يدخل فيهم على عدة اصحاب يدر ثم يمسكهم الأولون ولا
يدركهم الآخرون وعلى عدد اصحاب طاقوت الذين جاوزوا معه النهار قال ابن
حنبلية تريد قتل نعم قال انه يخرج من بين هذين الفخشين قتل لا جرم والله
لا يمسهما (٢) حتى اموت فبات بها يضى بمكة حرسها الله تعالى.

قال ابو عبد الله الحاكم هذا حديث صحيح على شرط الشيخين ووظفه الذهبى
رحمه الله تعالى (٣).

الحديث (٢٢) وبسنده عن ابي سعيد الخدري رضى الله تعالى عنه مرفوعا
لا تقوم الساعة حتى تنال الأرض ظلموجورا وعدواتا ثم يخرج من اهل بيتى من
ملاها قسطا وعدلا.

قال ابو عبد الله رحمه الله تعالى صحيح على شرطهما ووظفه الذهبى رحمه
الله تعالى (٤).

الحديث (٢٣) وبسنده عن ابي سعيد الخدري رضى الله عنه مرفوعا
المهدي منا اهل البيت ثم (٥) الاثب لى لى على ملا الأرض قسطا وعدلا كما ملئت
جورا وقلما يحش هكذا ويمط يساره والصبوح من يمينه المسبحة والابهام وعقد
ثلاثة.

(١) قزع قطع السحاب المتفرقة (جمع البحار ج ٢ ص ١١١)

(٢) لا يمسهما اي لا يقتلها

(٣) فسخره مع قتلهم ج ١ ص ٥٥١.

(٤) ايضا ج ١ ص ٥٥٧. والمخرجه الاثاب بعد لى بعد لى سعيد الخدري بعد صحيح وجاه
قلت.

(٥) ثم الاثب ارتفاع قصة الأثب وشراء املاها وترا لى الاربعه قولا (جمع
البحار ج ١ ص ١١٢)

قال أبو عبد الله الحاكم صحيح على شرط مسلم وقال الذهبي رحمه الله تعالى وفيه عريان (قطل) ضعيف ولم يخرج له مسلم^(١) قلت قد تقدم أن القول ترجيح فيه أنه ليس بضعيف وما نحوه أكثر وجارحوه قليلون مع كون جرحهم غير مسلم ومبهما ولم يخرج له البخاري تعليقا وقاله الطم.

الحديث (٢٤) وعنده عن أبي المليح الرقي ثنا زياد بن بيان عن علي بن نفيل عن سعد بن المسيب عن أم سلمة رضي الله عنهما قالت ذكر رسول الله صلى الله عليه وسلم المهدي فقال 'وهو من ولد فاطمة'.

سكت عليه أبو عبد الله الحاكم رحمه الله تعالى مع تحريجه في المسترك وكذلك سكت عليه الذهبي رحمه الله تعالى مع تحريجه في تلخيص المسترك - وقد مر منا بيان رجال السند تفصيلا في روايات أبي داود رحمه الله تعالى أن الرواية صحيحة والله أعلم^(٢).

الحديث (٢٥) وبسنده عن أبي سعيد الخدري رضي الله عنه أنه مر بها يخرج في آخر أمي المهدي يلقه الله الفتح ويخرج الأرض نباتها ويطيئ المال صحاحا^(٣) وتكثر الماشية وتطمئ الأمة يعيش سبعا أو ثمانيا يعني حججا وقال أبو عبد الله هذا حديث صحيح الإسناد ولم يخرجاه ووافقه الذهبي رحمه الله تعالى^(٤).

الحديث (٢٦) وبسنده عن أبي سعيد الخدري رضي الله عنه أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال 'تملا الأرض جورا وثقلما فخرج رجل من عترتي

(١) إصاح ٥٥٧

(٢) إصاح ٥٥٧

(٣) ويطيئ المال صحاحا أي يعطي إعطادا صحاحا ومورا

(٤) إصاح ٥٥٨

قوله سبعا أو تملا فملا الأرض عدلا ونسطا كما ملئت جورا وثقلما^(١). قال أبو عبد الله هذا حديث صحيح على شرط مسلم ولم يخرجاه ولا يخرجه الذهبي رحمه الله في تلخيصه ثم سكت عليه^(٢). قال الإمام الحافظ أبو الفتح العلامة نور الدين الهيثمي رحمه الله تعالى في مجمع الزوائد^(٣).

الحديث (٢٧) عن أبي سعيد الخدري رضي الله تعالى عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم 'يخرجكم بالمهدي بيث في أمتي على اختلاف من الناس ويزلزل فملا الأرض قسطا وعدلا كما ملئت جورا وثقلما يرضى عنه سكان السماء وسكان الأرض باسم المال صحاحا: قال له رجل ما صحاحا؟ قال بالسوية بين الناس ويملا الله قلوب أمة محمد صلى الله عليه وسلم غنى ويسمعهم صله حتى يأمر منقبا فوندى، فيقول: من له في المال حاجة؟ فما يقوم من الناس إلا رجل واحد فيقول أنا فيقول له: أنت السكان - يعني الخازن لقال له أن المهدي يامر بك أن تعطيني مالا فيقول له أنت فيعنتي حتى لا أجد في جبره وأبرزه ثم فيقول: كنت أبيع أمة محمد صلى الله عليه وسلم نفسا أو حوز غنى ما وسعهم؟ قال فيرده فلا يقبل منه فيقال له أنا لا نسلخ شيئا أعطناه فيكون كذلك سبع سنين أو ثمان سنين أو تسع سنين ثم لا خير في العيش بعده أو قال ثم لا خير في الحياة بعده.

(١) إصاح ٥٥٨

(٢) وسكت عنه الذهبي متفيا بقلاده على الحديث الذي أخرجه الحاكم من طريق آخر قبل

هذا الموضع بصحة في ج ٥٥٧ وقاله في تذييل إصاح ٥٥٧ رقم ٢٢ والله أعلم.

(٣) هو العلامة الإمام الحافظ نور الدين علي بن أبي بكر بن سليمان أبو الفتح الهيثمي

شمس الدين قاهر ولد سنة ٧٢٤ هـ وتوفي سنة ٨٠٧ هـ له كتب وتخرير في الحديث منها صحيح الفوائد وصحيح الفوائد طبع في حثراء أمراء قال الكفاي وهو من أجمع كتب الحديث بل لم يوجد منه كتاب ولاصف نظيره في هذا الباب والسيوطي بحجة الفوائد في التلخيص على معجم الفوائد. لكنه لم يتم ودرجت قبله لأبي جبر، (مخطوطة) وترويه نسخة في ترتيب أحداث الطحاوي (مخطوطة) -

قلت رواء القرمدي وغيره باختصار كثير ورواه احمد باستقده وليس بطي باختصار كثير ورجالهما قلت (١).

الحديث (٢٨) وعن ام سلمة رضي الله تعالى عنها قالت سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول يكون لفتلاف عند موت خليفة فيخرج رجل من بني هاشم فيأتي مكة فيستفرجه الناس من بيته وهو كراه فيأبوه بين الركن والمقام فينجز فيه جيش من الشام حتى اذا كثروا بالبيداء خسف بهم فاحتبه عصابة العراق وابدل الشام وينشؤ رجل بالشام ولغوايه من كلب فيجهز فيه جيش فيهمهم الله فتكون الدائرة عليهم فذلك يوم كلب الضارب من غاب من غنمة كلب فيفتح كنوز ويقسم الاموال ويطلق الاسلام بهرقه الى الارض فيحشون بذلك سبع سنين او قال سبع رواء الطبراني في الأوسط ورجال الصريح (٢).

الحديث (٢٩) وعن ام هانئ رضي الله تعالى عنه قال ذكر رسول الله صلى الله عليه وسلم المهدي قال ان قصر مسج وإلا ثمان وفتيح ولهمان الارض فسطا كم ملئت ملئت قلما وجورا رواء السبزو ورجالته قلت وفي بعضهم بعض

ومجمع البحرين في روات المعجمين والمتصد الطي في روات أبي يحيى القرمدي (مخطوطة) ورواه ابن حبان على الكتب الخمسة (مخطوطة) وموارد القليل في روات ابن حبان وعنه المتصد في روات احمد واليعرب الخ في روات مسند قزوين واليعرب القرمدي في روات المعجم الكبير. ورواه في حديث من روات مسند العثر. الاعلام للبرقي ج ١ ص ٢٦٦ والرسالة المستطرفة للكندي ص ١١١-١١٠.

(١) مجمع الرواد ج ٤ ص ٣١٢.

(٢) أيضا ج ٧ ص ٢١٥ ومكمل ابن القيم في المنار المنيف ج ١١٤ وقال رواء الاسام احمد بالخطين ورواه ابو داود من وجه آخر من نسخة من أبي الخليل عن عبد الله بن العثر عن ام سلمة نحو قوله من تحت رقم ١١٠ ورواه ابو يحيى القرمدي في مسنده من حديث قلعة من صلح أبي الخليل من صلح له وربما قال صلح عن مجاهد عن ام سلمة والحديث حسن ومثله ما يجوز ان يقال فيه صحيح.

ضبط الخ (١).

الحديث (٣٠) وعن جابر رضي الله عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم يكون في امتي خليفة يحش المال في الناس حشا لا بعده عدا ثم قال والذي نفسي بيده ليعودن زواة القبر ورجال الصريح (٢).

الحديث (٣١) وعن ام هانئ رضي الله عنه عن النبي صلى الله عليه وسلم قال يكون في امتي المهدي ان قصر مسج وإلا ثمان وإلا فتسع تعلم امتي فيها نصة لم ينصوا مثلها يرسل السماء عليهم مدرارا ولا يخر الأرض شيئا من الثبات والقيل كدوس يقوم الرجل يقول يا مهدي اهتني فيقول غدا رواء الطبراني في الأوسط ورجال الصريح (٣).

قال الامام الحافظ الحجة ابو بكر بن أبي شيبة رحمه الله تعالى (٤).

الحديث (٣٢) حديثنا المختص (٥) بن دكين

(١) أيضا ج ٧ ص ٣١٧

(٢) أيضا ج ٧ ص ٣١٧

(٣) أيضا ج ٧ ص ٣١٧

(٤) الاعلام ليو بكر عبد الله بن محمد بن أبي شيبة القرمدي مولاهم القرمدي ولد سنة ١٥٩ وتوفي سنة ٢٣٥ حافظ الحديث له فيه كتاب منها مسند والمتصد جمع فيه الاماني على طريقة المعتدلين بالاسناد واقتوى القرمدي واليعرب في كتابه واليعرب على ترتيب القرمدي وهو اكبر من معتد عبد البرقي من هاشم رتبة الاسام للبرقي ج ١ ص ١١٧ و١١٨ والمطرفة للكندي ص ٣٦.

(٥) القليل بن تكين وهو لقب واسمه عمرو بن صفوان وهو بن دهر القرمدي مؤلف في طلعة ابو حنيم القرمدي الاموي روى عنه البخاري فذكر قال احمد ابو حنيم حديثه في موضع الحجة في الحديث وقال ابن سعد وكل ثقة مسند كثير الحديث حجة في تهذيب التهذيب ج ٨ ص ٢٤٣-٢٤٨.

وابو داود (١) عن ياسين (٢) القملي عن ابراهيم (٣) بن محمد بن الحنفية عن ابيه على
رضي الله تعالى عنه عن النبي صلى الله عليه وسلم قال قال رسول الله صلى الله
عليه وسلم "القمي منا اهل البيت يصلحه الله تعالى في ليلة (٤)".

الحديث (٣٣) حشا وكيع (١) عن يسين عن إبراهيم بن محمد عن أبيه عن
علي رضي الله عنه مثله ولم يرفعه (٢).

أقول إن الفصل بين ذكبين وإبنا دلاؤد أعني الحضري الكوفي ووكيعهما من الأئمة
المعروطين أخرج لهم السنة إلا إبا دلاؤد الحضري فلم يخرج إلا مسلم رحمه الله تعالى
والأربعة، وأما ياسين فهو ابن شيبان ويقال ابن ممدى الكوفي قال قنوري عن ابن

(۱) عمر بن سعد بن عبيد ابو دؤاد الحضرمي الكوفي وحضر موضع بالكرخة قال ابن معين ثقة، وقال ابو حاتم مشرق كل رجل صالح وقال الأجرى ع ابن دؤاد كل جليل جدا وقال ابن سعد كل نسكنا راعدا له فضل وتراحم فم تهنيت تهنيت ۷۷ من ۲۹۷-۳۹۸.

(۲) حسین بن علی بن ابی طالب ابن سنان المصطفی الکوفی - جنوب القنوب ج ۱۹ ص ۱۵۱ وفات الحافظ عیسیٰ بن القزرب فی اوسین بن خیال و ابن سنان المصطفی الکوفی ابی جہ من السیمة ورم من رجم لہ ابن محاذ قرأت - ص ۲۷۲.

(۳) ابراہیم بن محمد ابن الحنفیہ قال محمد بن اسحاق القمی، کتاب الفہرست، ص ۱۳۶.

(۱) مصنف ابن ابی شیبہ ج ۱۵ ص ۱۹۷ طبع دار الفکر بیروت، تہذیب الفکر ج ۱ ص ۱۰۹-۱۱۱، ای ترتب علیہ ریفقہ ویلہمہ ویرشدہ بدقلم یکن کتاک (القن والتمہ ابن کثیر ج ۱ ص ۳۱) وهذا الحديث نثرجه الجغت في كتبهم منهم الحافظ ابو عبد الله محمد بن يونس بن ملحج في سننه في كتاب القن والحافظ ابو بكر الشيباني والاسم احمد بن حنبل في مسند علي بن ابي طالب وقل الشيوخ احمد شاكر اسناده صحيح

(۵) وکھج میں الجراح میں ملیح فرزسی ابو سفیل الکوفی بحفظ ذیل الامام احمد بن حنبل ما رہبت دعی للعلم من وکھج ولا احفظ منه وذیل روح بن حبيب فرمسی رأیت ثوری ومسرا مقلبا فما رأیت عنای ذیل وکھج فاع تعهید التعهید ج ۱۱ ص ۱۵۹-۱۶۱۔

(١) مصنف ابن أبي شيبة ج ١٥ ص ١٩٧، مطبع دار الفتوة، بيروت.

محمّد بن يسري به يأس، وقال اسحاق بن منصور عن ابن معين صالح وقال أبو زرعة
لا يأس به، وقال البخاري فيه نظر ولا أعلم حديثاً غير هذا، وقال يحيى بن يعلى روى
سعيد بن قيس عن يسري عن هذا الحديث قال ابن عدي وهو معروف به، ووقع في
سنن ابن ماجه عن يسري غير منسوبة فقلناه بعض الحفاظ لمتأخرين ليسين بن معاذ
قريباً لضعف الحديث به فلم يصح شيئاً يخ من تيهيب قتييب، وأما إبراهيم بن
محمد بن الحنفية فذكره ابن حبان رحمه الله تعالى في ثقات وقال العملي ثقة، أخرج
له الترمذي وابن ماجه والبيهقي في مسند علي رضي الله عنه البخ، والحاصل أن
قرابة رجالها ثقات - وتبين من كلام الحفاظ ابن حجر الصنعائي رحمه الله تعالى أن
تصحيح من ضعف الحديث إنما كان تأكيداً بظنه القامد ولاجل هذا صرح في التقریب
أيضاً، نعم لو كان المراد بيسري القريب لكانت قرابة طسيفة وقد نص ابن أبي شيبة
على أنه العملي فالحديث لا يغير عليه - والله اعلم.

الحديث (۳۴) حدثنا الفضل بن یحییٰ ثنا طارق بن زو عن عبد الله بن رضى الله عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا تذهب الدنيا حتى يبعث الله رجلا من اهل بيتي يواطى اسمه اسمي واسم أبيه اسم أبي (۱۰۰).

قول رجل هذا لشد كلهم رجل الصالح لفته غير طار لفته لم يزوعه مسلم رحمه الله تعالى ولما القارى والأربعة قد المرجوا له وثقه لشد وابن معين والعللي وابن سعد ومن الناس من يستعمله (٢) -

(۱) مصطفیٰ ابن ابی شیبہ ج ۱ ص ۱۹۸۔

(۶) ظہور بن خلیفہ القرطبی المعروف مولانا ابو بکر الحیات قزوینی قال الاصل احمد بن حنبل ثمة صالح الحديث وقال احمد كذا عند يحيى بن سعد ثقة قال ابن مريم حنيفة عن ابي معمر ثمة وقال المصنف كوفي ثمة حسن الحديث وكان فيه شتم عليه، وكذا ابو حاتم صالح الحديث وقال ابو داود عن احمد بن يونس كما نص على ظهري وهو مطروح لا تكفي هذه وثائق التماسي لا يكس به وقال -

الحديث (٣٥) حدثنا الفضل بن دكين ثنا غفر عن القاسم بن أبي بزة عن أبي الطفيل عن علي رضي الله عنه عن النبي صلى الله عليه وسلم قال لو لم يبق من الدهر الا يوم لبعث الله رجلا من اهل بيته يملؤها عدلا كما ملئت جورا (١).
قول رجال هذا السند كلهم رجال فصحاء ثقة غير فطر فاته من رواية البخاري والأربعة خلا مسلم كما مر.

الحديث (٣٦) حدثنا عبد الله بن نمير ثنا موسى الجهني ثنا عمر بن قيس الماصر ثنا مجاهد ثنا فلان رجل من اصحاب النبي صلى الله عليه وسلم ان المهدي لا يخرج حتى يقتل النفس الزكية فذا قتلت النفس الزكية غضب عليهم من في السماء ومن في الأرض فأتى الناس المهدي فزقوه كما تزف العروس إلى زوجها ليلة عرسها وهو يسلا الأرض قسطا وعدلا ويخرج الأرض نباتها وتمطر السماء مطرها وتكلم امتي في ولايته نعمة لم تلتصها قط (٢).
قول لما عبد الله (٣) بن نمير فهو القمذاني الفراءني الكوفي اخرج له السنة، ولما موسى (١) الجهني فهو موسى بن عبد الله بن عبد الرحمن الجهني الكوفي وثقه

في موضع آخر ثقة حافظ كبير وقال ابن سعد كان ثقة نشأ الله ومن الناس من يستخفونه وقال السجستاني صدوق . وقال السجستاني أيضا وكان يقدم عليا على عثمان وكان له من قبل يقول هو خشي (أي من الغيبة لفرقة من الجبهة) وقال الدور طلسي طبر راجع ولم يضح به قبضاري الخ
تهذيب التهذيب ج ٤ ص ٢٧٠ - ٢٧١
(١) مصنف ابن أبي شيبة ج ١٥ ص ١٩٨.
(٢) مصنف ابن أبي شيبة ج ١٥ ص ١٩٩ هو من كلام الصامعي ولكن له حكم المرفوع لأنه لا يعلم من قبل الرأي.

(٣) عبد الله بن نمير القمذاني الفراءني أبو هشام الكوفي ثقة صاحب حديث من قبل السنة من كبار القساسة الخ (تقريب ص ١١٤ وخاتمة التهذيب ص ٢١٧ وقال الجعفي ثقة صالح الحديث صاحب سنة وقال ابن سعد كان ثقة كثير الحديث صدوق تهذيب التهذيب ج ٤ ص ٥٢-٥٣.
(٤) موسى الجهني فهو موسى بن عبد الله وقال ابن عبد الرحمن الجهني أبو طعمة الكوفي ثقة عابد، لم يصح ان القائل طمس فيه (تقريب ص ٢٥٧) وثقه القائل وقال الجعفي ثقة في عدة.

أحمد وابن معين والنسائي وقال أبو حاتم لا بأس به ثقة صالح . اخرج له مسلم والترمذي والنسائي وابن ماجه، ولما مر (١) ابن قيس الماصر فهو الكوفي وثقه ابن معين وأبو حاتم وأبو داود رحمهم الله تعالى اخرج له أبو داود وأبو حاتم في الأئمة الموقر ذكره ابن حبان في الثقات وذكره ابن شاهين في الثقات قال قال أحمد بن صالح يعني المصري عمر بن قيس ثقة، ولما مجاهد (٢) فهو اسم مشهور اخرج له الأئمة السنة وغيرهم فالصالح في الرواية صحيح ورجلها كلهم موثقون والله اعلم.

الحديث (٣٧) حدثنا يزيد بن هارون نا ابن أبي ثوب عن مسعود بن ميمعان قال سمعت أبا هريرة يخبرنا ثقة رضي الله عنهما عن النبي صلى الله عليه وسلم قال يبيع للرجل بين الركن والمقام ولن يستحل البيت الا أهله فإذا استحلوه فلا تسال عن خلقه العرب ثم تأتي القبضة فيخربون غربا لا يصر بعده أبدا وهم الذين يستخرجون كلز (٣).

قول لما يزيد بن (١) هارون فهو المسلمي أبو خالد الواسطي أحد الأعلام الحفاظ المشاهير روى عنه السنة قال أحمد كان حافظا متقا وقال أبو حاتم اسم لا يسل

مفتروح وقال أبو زرعة صالح وذكره ابن حبان في الثقات وقال ابن سعد كان ثقة قبل الحديث
تهذيب التهذيب ج ١٠ ص ٣١٦

(١) عمر بن قيس الماصر بن أبي سفيان الكوفي أبو الصباح مولى ثوب قال ابن معين وأبو حاتم ثقة وقال الأجرى مثل أبو داود عن عمر بن قيس قال من الثقات وأبو شهر وثق وذكره ابن حبان في الثقات وذكره ابن شاهين في الثقات تهذيب التهذيب ج ٧ ص ١٢٠ - ١٢١

(٢) أبو مجاهد، فهو مجاهد بن جابر اسم مشهور من كبار التابعين قبل الفقه ليعتد لامة في سيرة معاه والاحتجاج به تهذيب التهذيب ج ١٠ ص ٢٨ - ٢٩.
(٣) مصنف ابن أبي شيبة ج ١٥ ص ٥٣.

(٤) يعقوب بن هارون بن وهب ويحيى بن زبيل بن ثوب المسلمي مولى أم هانئ الواسطي أحد الأعلام الحفاظ المشاهير قبل نسخة من بخاري قال أحمد كان حافظا للحديث قال ابن أبي عمير مارق في عدة من مصنف ثقة وقال الجعفي ثقة يثق وقال أبو حاتم ثقة له صدوق لا يسل عن تهذيب التهذيب ج ١١ ص ٣١١ - ٣١٢

عن مثله، وأما ابن أبي ثناب^(١) فهو محمد بن عبد الرحمن بن المغيرة بن الحارث بن أبي ثناب القرشي العامري من لغة المنى أحد الاعلام أخرج له ستة قال أحمد يشبه بلبن المسيب وهو أصلح وأرفع وأقوم بالحق من مالك، وأما سعد بن سمعان^(٢) فهو الاتصاري الزرقى أخرج له أبو داود والترمذي والنسائي والبخاري في جزء لقراءة قال النسائي ثقة وذكره ابن حبان في الثقات وقال البرقاني عن دار فطلى ثقة وقال الحاكم تابعي معروف وقال الأزدى ضعيف قبح.

وهذا ما وجدناه بخط الشيخ المنى فخص سره وقد طلعت على طائفة من الأحاديث الصحيحة الواردة في ذكر المهدي فأوردتها تامة وتعميما للفائدة واليكم تلك الأحاديث:

(١) ابن أبي ثناب فهو محمد بن عبد الرحمن بن المغيرة بن الحارث بن أبي ثناب القرشي العامري وأبو الحارث المنى قال أحمد صدوق الفضل من مالك إلا مالكا لشد ثقة للرجل منه وقال ابن معين ابن أبي ثناب ثقة وكل من روى عنه ابن أبي ثناب ثقة إلا أبا جابر البجلي وكل من روى عنه مالك ثقة إلا عبد الكريم ليا أمة وقال ابن حبان في الثقات كان من طهارة أهل المدينة وعبداهم وكان قول أهل زعمه للحق إتيانهم تهذيب ج ٩ ص ٢٧٠ - ٢٧٢.

(٢) سعد بن سمعان الاتصاري الزرقى مولاهم المنى تهذيب التهذيب ج ١ ص ١٠ وقال الحافظ في التريب سعد بن سمعان الاتصاري الزرقى مولاهم المنى ثقة لم يصب الأزدى في تضعيفه من الثقة (٢٣٨ طبع في بيروت ١٤٠٨ هـ).

الذيل والاستدراك

الحديث (١) : عن أبي هريرة رضي الله عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم كيف أنتم إذا نزل ابن مريم فيكم وإسلامكم منكم^(١) رواه الإمام البخاري في صحيحه في كتاب الأنبياء باب نزول عيسى ابن مريم عليه السلام ج ١ ص ٤٩٠.

الحديث (٢) : وعن جابر بن عبد الله الاتصاري رضي الله عنه قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول لا تزال طائفة من أممي يقتلون على الحق قاهرين إلى يوم القيامة قال فينزل عيسى ابن مريم عليه السلام فيقول لهم نعم تعال صل لنا فيقول لا إن بعضكم على بعض لسراء تكرمه الله هذه الأمة (أخرجه الإمام مسلم في صحيحه ج ١ ص ٨٧).

الحديث (٣) : وعن الحارث بن أبي أسامة حدثنا أسماعيل بن عبد الكريم حدثنا إبراهيم بن عليل عن أبيه عن وهب بن منبه عن جابر رضي الله عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ينزل عيسى ابن مريم عليه السلام فيقول لهم نعم المهدي تعال صل لنا "المنيت"، ذكره الشيخ ابن القيم في المنار المنوفا ١١٧ وعزاء الحافظ ابن أبي أسامة في مسنده وقال وهذا سند جيد.

(١) "إسلامكم منكم" معناه يسلم (أي عيسى عليه السلام) معكم بالجماعة والإسلام من هذه الأمة (صحة القاري ج ١ ص ٤٠) وقال ملا علي القاري والحاصل أن إسلامكم واحد منكم دون عيسى عليه السلام (مرقا شرح المشكاة ج ٢ ص ٢٢٢) وقال الحافظ ابن حجر قال أبو الحسن الفصيح الأيوبي في مناقب الشافعي فوارق الأخبار بأن المهدي من هذه الأمة وإن عيسى عليه السلام يسلم خلفه فيخرج البخاري ج ١ ص ٤٩٣.

قول الحارث بن أبي اسامة هو الامام الحافظ أبو محمد الحارث بن محمد أبي اسامة القتيبي البغدادي صاحب المسند المتوفى ٢٨٢ هـ. (١) وأما اسماعيل بن عبد الكريم فهو اسماعيل بن عبد الكريم بن معقل بن منبه أبو هشام الصنعائي صدوق لفرج له أبو دلود في سننه وابن ماجة في تفسيره (٢) وأما إبراهيم فهو ابن عقيل بن معقل صنعائي صدوق لفرج له أبو دلود (٣) وأما عقيل فهو ابن معقل بن منبه القمي بن أخ وهب بن منبه صدوق لفرج له أبو دلود (٤) وأما وهب فهو ابن منبه بن كامل القمي أبو عبد الله الأنباري بفتح الهيمزة وسكون الواو بعده ثوبن ثقة أخرج له أصحاب الستة سوى ابن ماجة وهو لفرج له أيضا في تفسيره (٥) فالعاصل لسناد هذا الحديث جيد كما قال الشيخ ابن القيم وقد صرح فيه وصف الامير المذكور بأنه المهدي فيكون هذا الحديث مفسرا للمراد بهذا الحديث الذي أورده البخاري ومسلم فتيه.

الحديث (٤): وعن جابر رضي الله عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم يخرج النجال في خفة من الدين وتكر النجال ثم قال ثم ينزل عيسى ابن مريم عليه السلام فينادي من السحر فيقول يا أيها الناس ما يمنعكم أن تخرجوا إلى القرب الخبيث فيقولون هذا رجل جنى فينطلقون فإذا هم بعيسى ابن مريم عليه السلام فتكلم الصلوة فيقال له تقدم يا روح الله فيقول ليتقدم امامكم فيصلي بكم فإذا صلوا صلوة الصبح خرجوا إليه قال فعين يراه الكذاب ينمك كما ينمك الملع في الماء (رواه الحاكم في المستدرک وقال هذا حديث صحيح الإسناد ولم يخرجاه .

(١) رسالة المستطرفة ص ٥٦.

(٢) تقريب التهذيب ص ٨.

(٣) أيضا ص ٩٦.

(٤) أيضا ص ٣٩٦.

(٥) أيضا ص ٥٨٥.

وقال الشيخ الذهبي في تقييده هو على شرط مسلم (١).
 "يتقدم امامكم فيصلي بكم" والاسم حينئذ هو المهدي كما جاء التصريح في الحديث رقم ٤٠.

الحديث (٥): وعن أبي هريرة رضي الله عنه عن النبي صلى الله عليه وسلم قال تتم امتي في زمن المهدي تعة لم ينعموا قط ويرسل السماء عليهم مدرارا ولا تدع الأرض شيئا من ثباتها الا لفرجه (أورده الهيثمي في مجمع الزوائد وقال لفرجه الظرف في الأريط ورجاله ثقات) (٢).

الحديث (٦): عن أبي اسامة الباهلي رضي الله عنه مرفوعا فقلت لم شريك بنت أبي العكر يا رسول الله صلى الله عليه وسلم فإن العرب يومئذ قال هم يومئذ قاتل وجنهم بيت المقدس وامامهم رجل صالح قد تقدم يصلي بهم الصبح في نزل عليهم ابن مريم الصبح فرجع تلك الاسام يتكلم بعيسى القهقري ليتقدم عيسى بن مريم يصلي بالناس فيضع عيسى يده بين كتفيه ثم يقول له تقدم فصل فتألف لك قيمت فيصلي بهم امامهم الحديث.

رواه الحافظ ابن ماجة القزويني وذكره المحدث لكشميري في كتابه التصريح ص ١٤٢ وعزه إلى ابن ماجة (٣) وقال اسناده قوي "وأما في الحديث "وامامهم رجل صالح" فالمراد به المهدي كما جاء التصريح به في الحديث الذي مر سابقا تحت رقم ١١.

الحديث (٧): وعن عثمان بن أبي العباس رضي الله مرفوعا "وينزل عيسى عليه السلام عند صلوة الفجر فيقول له اميرهم يا روح الله تقدم صل فيقول هذه الامة امرأه بعضهم على بعض فيتقدم أميرهم فيصلي الحديث".

(١) المستدرک ج ٤ ص ٥٣٠.

(٢) مجمع الزوائد ج ٧ ص ٣١٧.

(٣) سنن ابن ماجة في سنن طبريز ص ٣١٧، ٣١٨.

رواه الحاكم في المستدرک وصححه ولورده الشيخ الهيثمي في مجمع الزوائد عن احمد والطبرانی ثم قال وفيه علي بن زيد وفيه ضعف وقد وثق وبقي رجالها رجال الصحيح (١).

الحديث (٨) وعن علي بن أبي طالب رضي الله عنه أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال تكون في آخر الزمان فتنة يحصل الناس فيها كما يحصل الذهب في المعين فلا تصبوا أهل الشام ولكن سبوا شرارهم فإن فيهم الإبدال يوشك أن يرسل على أهل الشام سبب من السماء فيغرق جسامتهم حتى لو قتلتهم الثعالب غلبتهم فعند ذلك يخرج خارج من أهل بيته في ثلث رايات المعثر يقول لهم خمسة عشر ألفا والمقاتل يقول اثنا عشر إماراتهم امت امت يلقون سبع رايات تحت كل راية رجل يطلب الملك فيقتلهم الله جميعا ويرد الله في المسلمين الفتنهم ونعيمهم وفاسيهم وذاتهم.

قال الشيخ الهيثمي لفرجه الطبرانی في الأوسط وفيه ابن لهيعة وهو ثقف وبقي رجاله ثقات ورواه الحاكم في المستدرک وقال صحيح الإسناد ولم يخرجاه وقرره الذهبي وفيه رواية ثم يظهر الهاشمي فيرد الله الناس الفتنهم وليس في هذا الطريق ابن لهيعة وهو اسنك صحيح كما ذكر (٢).

الحديث (٩) وعن أم سلمة زوج النبي صلى الله عليه وسلم قالت سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يذكر المهدي فقال هو حق وهو من بني فاطمة رواه الحاكم في المستدرک من طريق علي بن قول عن سعيد بن المسيب عن أم سلمة

(١) المستدرک ج ١ ص ١٧٨ ومجمع الزوائد ج ٧ ص ٣١٦.

(٢) مجمع الزوائد ج ٧ ص ٣١٧ والمستدرک ج ١ ص ٥٥.

وسكت وسكت أيضا عنه الإمام الذهبي (١) ولورده التواب صديق حسن خان قفوجي في الإقاعة وقال صحيح (٢).
قد تم التحقيق والتحقيق والاستدراك بعون الله عز اسمه على يد العامل حبيب الرحمن القاسمي في ١٢ ربيع الثاني سنة ١٤١٤ هـ والله الصمد أولا وأخيرا وصلى الله على نبي الأُمى خاتم النبيين والمرسلين..

(١) المستدرک ج ١ ص ٥٥٧.

(٢) الإقاعة لما كان ويكون من يدى المساحة ص ٦٠ مطبوعة المحققين بريس ١٩٩٤ هـ.

مصادر الكتاب

- ١- الصحيح البخاري : الإمام أبو عبدالله محمد بن إسماعيل البخاري م: ٢٥٦هـ.
- ٢- الصحيح لمسلم : الإمام أبو الحسين مسلم بن الحجاج القشيري م: ٢٦١هـ.
- ٣- سنن الترمذي : الحافظ أبو عيسى محمد بن عيسى الترمذي م: ٢٧٩هـ أو ٢٧٥هـ.
- ٤- سنن أبي داود : الحافظ أبو داود سليمان بن الأشعث السجستاني م: ٢٧٥هـ.
- ٥- سنن ابن ماجه : الحافظ أبو عبدالله محمد بن يزيد ابن ماجه القزويني م: ٢٧٣هـ أو ٢٧٥هـ.
- ٦- المستدرک للحاکم مع المذهب للأخيه : الحافظ أبو عبدالله محمد بن عبدالله الحاكم القشيري م: ٤٠٥هـ.
- ٧- مجمع الزوائد ومنبع الفوائد : الحافظ نور الدين علي بن أبي بكر أبو الحسن الهيثمي م: ٨٠٧هـ.
- ٨- مصنف ابن أبي شيبة : الإمام أبو بكر عبدالله بن محمد بن أبي شيبة م: ٢٤٥هـ.
- ٩- مسند إسماعيل : الإمام أبو عبدالله إسماعيل بن محمد بن حنبل الشيباني م: ٢٤١هـ.
- ١٠- مشكاة المصابيح : الشيخ ولي الدين محمد بن عبدالله الخطيب البغوي م: ٧٤١هـ.
- ١١- شرح المسلم للنووي : الحافظ محي الدين أبو زكريا يحيى بن شرف النووي م: ٦٧٦هـ.
- ١٢- فتح قباري : الحافظ شهاب الدين أبو الفضل إسماعيل بن علي ابن حجر السجستاني م: ٨٥٢هـ.
- ١٣- صفة القاري : الحافظ أبو محمد محمود بن إسماعيل الحلي م: ٨٥٥هـ.
- ١٤- مرقاة المفاتيح شرح مشكاة المصابيح : الشيخ نور الدين علي بن سلطان محمد قهروي المعروف بالقاري م: ١٠١٤هـ.
- ١٥- عون المعبود شرح أبي داود : الشيخ حسن الحق البغدادي م: ١٢٢٩هـ.
- ١٦- المنار البنيف : العلامة أبو عبدالله محمد بن أبي بكر المعروف بـابن القيم الجوزية.
- ١٧- نظم المستدرک من الحديث المتواتر : الشيخ العلامة محمد بن جعفر الكاظمي م: ١٣٤٥هـ.
- ١٨- الإضاءة للشرائط السادة : الشيخ محمد خير الدين الكندي م: ١١٠٣هـ.
- ١٩- الإضاءة لما كان ريفون بين ردي السادة : الشيخ توفيق سفيان حسن خان القوي ثم البغدادي م: ١٣٠٧هـ.
- ٢٠- التصريح بما تواتر في نزول المسيح : الشيخ العلامة المحدث نورخدا الكشميري ثم البغدادي م: ١٣٥٦هـ.

- ٢١- مجمع البحار الأثر : الشيخ المحدث محمد بن طاهر البغدادي م: ٩٨٦هـ.
- ٢٢- حاشية على الدرر : الشيخ مهيب بن صالح بن عبدالرحمن البوزياني.
- ٢٣- تهذيب التهذيب : الحافظ ابن حجر السجستاني م: ٨٥٢هـ.
- ٢٤- تقريب التهذيب :
- ٢٥- علامة الطالب : العلامة صفى الدين أحمد بن عبدالله الأنصاري م: بعد عام ٩٢٢هـ.
- ٢٦- الإعلام : العلامة خير الدين الزركلي المتوفى م: ١٣٩٦م.
- ٢٧- الرسالة المستخرجة لبيان مشهور كتب السنة المشرفة : العلامة محمد بن جعفر الكاظمي م: ١٣٤٥هـ.
- ٢٨- تلبات نيله : الشيخ شاد رفيع الدين البغدادي م: ١٢٢٢هـ.
- ٢٩- لوائح الأثر الجيدة : الشيخ محمد بن أحمد البغدادي م: ١١٨٨هـ.
- ٣٠- سيرة الرشيد الشهيرة (بعد خلاص) رئيس التحرير فضيلة الشيخ عبد الرشيد الرشيد.

